



شامِ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا



شامِ

نور

• خاتون جست کے لئے فرشتے کی ہارت

• خاتون جست کے چلنے اور گھنکو کرنے کا انداز

• خاتون جست کا ڈوقی نماز

• خاتون جست کا لائچ و جنیر

• کاشانہ قاطمہ میں فاقہ گشی کا عام

• خاتون جست کی وصیخیں

• خاتون جست کے کنف کا بھی پرده

• خاتون جست کو کس نے غسل دیا؟



(جعفر بن عاصی)

الحمد لله رب العالمين

سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ سے
متعلق 12 بیانات پرشیل حسین گلدستہ

شانِ خاتونِ جنت

مُؤْتَبِّسُونَ: مَدَنِی عَلَما

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابیات سردار آباد

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیکم بار رسول اللہ وعلی الرَّحْمَنِ رَحْمَانِ بَنِی جَبَرِ اللَّهِ

نام کتاب : شانِ خاتونِ جنت

مرتبتین : مدنی علماء (شعبہ فیضانِ صحابیات)

پہلی اشاعت : جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013 تعداد: 15000

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

180

02-02-2013

حوالہ نمبر:

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى الله وأصحابه أجمعين
تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”شانِ خاتونِ جنت“

(مطبوعہ نوکتبہ المدینہ) پنجیں تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی
ہے۔ مجلس نے اسے طالب و مذاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کپوڑنگ یا اکتابت کی
محل تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)
غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

02-02-2013

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

بادداشت

دوران مطالعہ ضروری امداد رائیں سمجھئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۖ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۖ

”شان خاتون بنت کے گیارہ حروف کی نیت سے اس کتاب پر پڑھنے کی“ 11 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ ”نِیۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہِ“ یعنی: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبراني، الحدیث: ۲۴۹۵، ج: ۶، ص: ۵۸۱)

دو مَدَنِی پھول: ۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

۳) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور ۴) تَعُوْذُ تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی (ای صفحہ پر اپر دی ہوئی دو عزیزی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ۵) رضاۓ الہی کے لئے اس کتاب کا اڈل تا آخر مطالعہ کروں گی۔ ۶) حتیٰ الْوُسْع اس کا باڑھو اور قبلہ رُوم طالعہ کروں گی۔ ۷) جہاں جہاں ”اللّٰه“ کا نام پاک آئے گا وہاں

عَزَوَّجَلَ اور ۸) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ پڑھوں گی۔ ۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔

۱۰) اس حدیثِ پاک ”تَهَادُوا تَحَابُوا“ ایک دوسرے کو تقدہ و آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، الحدیث ۱۳۷۱، ج: ۲، ص: ۷۰)

۱۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تکفہ دوں گی۔ ۱۲) اپنی اصلاح کے لئے مَدَنِی انعامات پر عمل کی کوشش کروں گی۔

۱۳) سیرتِ فاطمہ پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ۱۴) کتابت وغیرہ میں شرعاً غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطلع کروں گی۔

(مصطفیٰ یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی افلات صرف زبانی بتانا خاص مفہیم نہیں ہوتا)

اجمالي فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	پہلے اسے پڑھئے!	
2	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	
3	خاتونِ جنت کی شان و عظمت	
4	خاتونِ جنت کی کرامات	
5	خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت	
6	خاتونِ جنت کا عشقِ رسول	
7	خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت	
8	خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز	
9	خاتونِ جنت اور امور خانہ داری	
10	خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام	
11	خاتونِ جنت کے فاقہ	
12	خاتونِ جنت کا زہد	
13	وصال رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیات	
14	خاتونِ جنت کا وصال	
15	تفصیلی فہرست	
9		
7		
13		
47		
75		
113		
157		
217		
271		
313		
349		
379		
401		
441		
479		

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۖ

المدينة العلمية

از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطا رقاوری رضوی ضیائی دامت برکاتُهُمُ الْعَالِیَّہُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی احسانِہِ وَبِفَضْلِ رَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو نکسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی، تحقیقی کے علماء و مفتیان کرام کثیر ہمُ اللّٰہُ السَّلَامُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- (۱) شعبۃ کتب علیٰ حضرت
- (۲) شعبۃ درسی کتب
- (۳) شعبۃ اصلاحی کتب
- (۴) شعبۃ ترقیتیں کتب
- (۵) شعبۃ تجزیع کتب

”المدینة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکار علیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۃ شمع رسالت، مجدد دین و مللت، حامی سنت، ماحی پدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن کی گرال مایہ تصانیف کو

عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتی الوضع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی یہیں اس علمی تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی تسب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بُشمول ”المدینة العلمیہ“ کو دون گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرمائ کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضر اشہادت، حکمتِ ابیقیع میں مدفن اور حکمتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(امین بیجاۃ النبیی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پھلے اسے پڑھئے!

اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں صحابیات و صالحات کا کردار مشعل راہ ہے۔ تبلیغ اسلام اور خدمتِ دین کے معاملے میں ان کی خدمات سے چند اس انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن بد فتنتی سے آج کے دور میں اس موضوع پر ثبت و مستند مواد بہت کم ملتا ہے اور اسلامی بہنوں اس حوالے سے کمی محسوس کرتی نظر آتی ہیں چنانچہ اسلامی بہنوں کی اس انتہائی اہم ضرورت اور ان کے دریینہ مطالبے کے پیش نظر تبلیغ قران و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے چینل ”مدنی چینل“ پر ایک سلسلہ بنام ”فیضانِ صحابیات“ شروع کیا گیا، جس میں رکنِ شوریٰ، نگرانِ پاکستان انتظامی کا بینہ، حاجی ابو رجب محمد شاہ عطاء ری مدد حفظہُ العالی اپنے ایمان افروزانداز میں صحابیات رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں کو اجاگر فرماتے ہیں اور مدنی چینل کے ناظرین کیلئے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں۔

مجلس ”المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)“ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں قائم شعبہ فیضانِ صحابیات نے اس سلسلے کو اسلامی بہنوں کے لئے مفید جانتے ہوئے ضروری ترمیم، اضافے اور تخریج کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسکی پہلا کڑی زیر نظر کتاب ”شان خاتون بخت“ ہے۔

بارگاہ ربُّ العزت میں دعا ہے کہ اس سعی سعید کی تیکمیل میں معاون تمام

اسلامی بھائیوں کی کاوشیں اپنی عالی پارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُمْدُنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کتاب ”شانِ خاتونِ جَنَّتْ“، کو خود بھی مکمل پڑھے اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“، کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بثثمنوں فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُمْدُنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شعبہ فیضانِ صاحیبات (سردار آباد)

مجلس المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)

۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بطبق ۵ جنوری 2013ء



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اے لوگو! میں نے

تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو
گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت۔

(سنن الترمذی، ص ۸۵۸، حدیث ۳۷۹۲)

بیان نمبر ۱

خاتونِ جنت کی شان و عظمت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون جنت کی شان و عظمت

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہ ولایت، مولا علی، مشکل گشا، علیٰ المرتضیٰ گرام

اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهُهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں : ہر شخص کی دعا پر دے میں ہوتی ہے یہاں تک
کہ سید ناصح صلی اللہ تعلیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ اور اہل محمد پر دُرُود پاک پڑھے۔

(المعجم الاوسط، ج ۲۱، ص ۷۲۱، الحدیث)

عَلَّامَهُ كَفَايَتٌ عَلٰى كَافِي شَهِيدٍ عَلٰيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَحِيدُ فرماتے ہیں :

دُعا کے ساتھ نہ ہوئے اگر دُرُود شریف	نہ ہوئے حشر تک بھی برآ اور حاجات
قویت ہے دُعا کو دُرُود کے باعث	یہ ہے دُرُود کے ثابت کرامت و برکات
(کافی کی نعت از علامہ کفایت علی کافی علیٰ رحمة اللہ الشافی)	

صَلُوٰا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

فرشے کی بشارت برائے خاتون جنت

حضرت سید ناصح لیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : ”میں

شان خاتون بنتؐ فرموده: میں نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی اقیدا میں نمازِ مغرب ادا کروں اور عرض کروں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میرے اور تمہارے لئے دعاۓ مغفرت فرمائیں۔ حضرت سیدنا حنفہ یفسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نبی کریم، رءوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت بایکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی اقیدا میں نمازِ مغرب پڑھی؛ جب آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ نبی غیب دا، رسول ذیشان صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری آواز سنی تو فرمایا: کون؟ کیا خدا یفسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مُكَلَّفٌ يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى تَمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے بھی زمین پر نہیں اُترتا، اس نے اپنے ربِ عزَّوجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ ”بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ“ یعنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی

سُردار ہیں اور حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جبّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول الله، باب مناقب حسن بن

علی بن ابی طالب، ص ۸۵۷، حدیث ۳۷۸۸)

صَلَّوْا عَلَى الْحَجِّبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رسالت، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ نے نورِ نبوٰت سے حضرت سید ناحدؑ یقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بیچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی معلوم کر لی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہہ ان کے لئے اور ان کی والدہ کے لئے دعا یے مغفرت بھی فرمادی۔

ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ پر کچھ پوشیدہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، پُرانچہ ”بخاری شریف“ میں ہے، سرکارِ مدینہ مُوّرہ، سردارِ مکہ مگر مَدْکَرِ مَدْكَرِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”أَهُدْ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ“ یعنی اُحد پہاڑِ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب خرص التمر

ص ۴۱۴، حدیث ۱۴۸۲)

سیدی اعلیٰ حضرت عَلٰیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ ”حدائق بخشش شریف“

میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں ڈروں

(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح کلام رضا:

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ آپ کی شانِ عظمت نشان کے
کیا کہنے! شبِ معراج میں جاتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے
پاک پر زور دگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیب الغیب ہے وہ بھی اپنے
فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نہیں یعنی چھپا
رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ پر کروڑوں بار دُرود و سلام کا نزول ہو۔

صلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ
صلوٰا عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سید ناحد یفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنہ سے مردی ایمان افرزو حدیث پاک سے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کی
شہزادی کی شانِ عظمت نشان کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے
نوا سے حسین کریمین، طیبین، طاہرین، سیدین، حلبیین، قمرین، شہیدین کی شان
و شوکت بھی ظاہر ہوئی کہ یہ دونوں شہزادے حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلتی

جو انوں کے سردار ہیں۔

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العوت)

شرح کلام رضا:

اے رضا! اس کرم و رحمت کے گلشن کی کیا بات و مثال ہے جس کی کلی غنچہ
حضرت سید شناfatمۃ الرَّہرَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طیبہ طاہرہ اور جس کے پھول جنتی جوانوں
کے سردار حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد وآلہ وسالم
صلوٰا علی الحبیب!

سیدہ فاطمہ کا مختصر تعارف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 872
صفحات پر مشتمل کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ“ صفحہ 697 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ
مولانا عبد المصطفیٰ عظیم علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سید شناfatمۃ الرَّہرَاءِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا شہنشاہ و کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم کی سب سے
چھوٹی مگر سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں،⁽¹⁾ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا نام ”فاطمہ“ اور لقب ”زہراء“ اور ”بت رسول“ ہے۔ امام عبد الرحمن بن علی

(1) یاد رہے کہ ہمارے پیارے آقاضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم کے 3 شہزادے اور 4 شہزادیاں.....

بُو زَيْنَى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِيِّ فَرَمَّا تَبِعَتْ بِإِعْلَانِ نُبُوتٍ سَهْ لِحَضْرَتِ
سَيِّدِ شَهْرَادِيُّوْنَى فَاطِمَةَ الرَّأْزَرِ اَعْرَاضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْ يَدِيْشَ هُوَيْ— وَاللَّهُ تَعَالَى اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ
اَعْلَمُ اَعْزَوْجَلَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (الْمَوَاهِبُ الْلَّذِيْنَيَّةُ مَعَ شَرْحِ الزُّرْقَانِيِّ،

الفصل الثاني في ذكر أولاد الكرام ج ۴، ص ۳۲۱)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

الْقَابَاتُ

حضرت سید شنا فاطمة الرأزراز رضی الله تعالیٰ عنہا کے بے شمار القابات
بیں جیسے اُمُّ السَّادَاتِ، مخدومہ کائنات، دُخْرِ مُصْطَفِیٰ، بانوئے مرتضیٰ، سردار خواتین
جهاں وِجْتَانِ، حضرت سیدہ، طبیبہ، طاہرہ، فاطمہ زہراء اور بتوں، زاکریہ، راضیہ،
مرضیہ، عاپدہ، زاپدہ، محیر شہ، مبارکہ، ذرکریہ، عذراء، سیدۃ النساء، خیر النساء، خاتون
جنت، مُعْظَمَہ، اُمُّ الْهَادِیَوْنَ، اُمُّ الْحَسَنَیَنَ وَغَیرَہ (۱) جیسی عظیم کُنیتیں اور کثیر القابات

..... تھیں، شہزادوں کے نام حضرت سید ناقاتِ اسم، حضرت سید نابراہیم، حضرت سید نعبد اللہ رضی
الله تعالیٰ عنہم اور شہزادیوں کے نام حضرت سید شنازینب، حضرت سید شمار قیہ، حضرت سید شنا اُم
کاثوم، حضرت سید شنا فاطمہ رضی الله تعالیٰ عنہن، حضرت سید شنازینب رضی الله تعالیٰ عنہا
شہزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ (الْمَوَاهِبُ الْلَّذِيْنَيَّةُ مَعَ شَرْحِ الزُّرْقَانِيِّ، الفصل الثاني
في ذكر أولاد الكرام، ج ۴، ص ۳۱۴، ۳۱۳ ملتفطاً)

(۱) اُمُّ السَّادَاتِ یعنی سادات کی اصل۔ مخدومہ کائنات یعنی تمام کائنات کے لئے قابل.....

آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی شخصیت کوہی موزوں ہو سکتے ہیں۔

آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ایک خاص کنیت "اُمِّ ابِيهَا" بھی ہے۔

(الْمُفْجُمُ الْكَبِيرُ، ذکر سن فاطمة رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، ج ۹، ص ۳۶۱)

(حدیث ۱۸۴۱۸)

فاطمه کی وجہ تسمیہ

خاتونِ حُجَّت کے باباجان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ حُمْدَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةٌ لِأَنَّ اللَّهَ فَطَمَهَا تعظیم۔ دُخترِ مصطفیٰ یعنی پیارے آقا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یئی۔ بانوے مرتضی یعنی

حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ابیہی۔ سردارِ خواتین جہاں و جہاں یعنی تمام دُنیا اور حُجَّت کی عورتوں کی سردار۔ حضرت سیدہ یعنی سردار۔ طبیہ یعنی پاکیزہ۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ فاطمہ زہرا یعنی روشن۔ بتوں (کامعی ہے منقطع ہونا، کٹ جانا) کوئہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَنِیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھگل تھیں۔ لہذا آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا لقب بتوں ہوا۔ زادکیہ یعنی نیک۔

راغبیہ یعنی راضی رہنے والی، مرضیہ یعنی پسندیدہ۔ عابدہ یعنی عبادت گزار۔ زابدہ یعنی دنیا سے بے رغبت۔ مخدیہ یعنی احادیث بیان کرنے والی۔ مبارکہ یعنی بارکت۔ ذکریہ یعنی پاک۔ عذراء یعنی پاک دامن دوشیزہ۔ سیدۃ النساء یعنی تمام عورتوں کی سردار۔ خیر النساء یعنی عورتوں میں سب سے بہتر۔ خاتونِ حُجَّت یعنی حُجَّتی عورت۔ مُعْظَمہ یعنی عظمت والی۔ اُمُّ الْهَادِیَّاتُ اُمُّ الْحَسَنَیَّنِ یعنی پد ایت

یا فتحگان سیدِ دین کشین کریمین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ماں۔

وَمُحِبِّيهَا عَنِ النَّارِ ترجمہ: اس (یعنی میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے مُحِبِّین کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (کنز الغمال، کتاب الفضائل، الفصل الثاني فضل اهل البیت مفصلہ، ج ۱۲، ص ۵۰، حدیث ۳۴۲۲۶)

حضرت سید ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتها علی النار ترجمہ: بے شک فاطمہ نے پاک و امنی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاکِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب فاطمة احصنت فرجھا...الخ، ج ۴، ص ۱۳۵، حدیث ۴۷۷۹)

حضرت سید نواس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے حضرت فاطمۃ الزہرا عرضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ”کَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيَلَةَ الْبُدرِ“ یعنی سیدہ چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین و جمیل تھیں۔ (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاکِمِ، کتاب معرفة الصحابة، ذکر ما ثبت

عندنا من اعقاب فاطمة...الخ، ج ۴، ص ۱۴۹، حدیث ۴۸۱۳)

بُتُّ—ول وفاطمہ، زہر القلب اس واسطے پایا

کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی گاہت^(۱)

(دیوان سالیک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان)

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّد

صلوا علی الحبیب!

(۱) خوشبو

2 الْقَابَاتُ كَيْ وَجْهٍ تَسْمِيهِ

﴿ زَهْرَاءُ (بَنِي بَتْتَ الْأَفَلَى) ﴾ ۱

شارِحٌ مُشْكُوٰة، حَكِيمُ الْأُمَّةِ مفتی احمد يارخان نعیمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ
الْغَنِیٰ آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کے نام اور لقب کی وجہ بیان کرتے ہوئے
فرماتے ہیں: ”اللَّهُ تَعَالَی نے جَابِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا، آپ رَضِیَ اللَّهُ
تَعَالَی عَنْهَا کی اولاد، آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کے مُحِبِّین کو دوزخ کی آگ سے
دُور کیا ہے اس لئے آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کا نام ”فَاطِمَة“ ہوا۔ چونکہ آپ
رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہذا ”بَتُول“
لقب ہوا، ”زَهْرَا“، بمعنی کلی۔ آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ
رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کی بھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں
اور آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کے جسم سے جنت کی خوبیوں تی تھی جسے حضور صَلَّی
اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سُونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا کا
لقب ”زَهْرَا“ ہوا۔ (مرآۃ المُنَاجِیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت
النبی، ج ۸ ص ۴۵۲ نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿ طَاهِرَہ وَذَاكِیَہ ﴾ ۲

اس کا مطلب ہے: ”پاک و صاف“۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا

بچپن ہی سے اپنے بابا جان رحمت عالمیان صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظر

رحمت اور فیضان سے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکی حاصل کر چکی تھیں تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حِیض و نفاس سے بھی مُنْزَہٗ و مُبِرٌّ (م۔ ز۔ ز۔ م۔ ب۔) رَاعِنْی
پاک صاف تھیں جیسا کہ حضرت سید ناعلہ معلاء الدین علی مُتَقْبَلٍ ہندی علیہ رَحْمَةُ اللہِ
الْغَنِیٰ خاتون بنت کی شان عظمت نشان میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ شاہ ہر دوسراء، مکنی مَدَنِی آقا، والدِ ماجد زہراء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک ہے۔“
(کَنْزُ الْعِمَالِ، کتاب الفضائل، الفصل الثانی: فضل اهل البيت مفصلاً، ج ۶)

الجزء الثاني عشر، ص ۵۰، حدیث (۳۴۲۲۱)

صادقة صالحہ صائمہ صابرہ صاف دل نیک ٿو پارسا شاکرہ
عابدہ زايدہ ساجدہ ذاکرہ سیدہ زاہرہ طبیہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پ للاکھوں سلام^(۱)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْعَبِيبِ!

فضائل بتول بربان رسول

(۱) مذکورہ آشعار میں بیان کردہ مشکل الفاظ کے معانی: صادقة یعنی سچ بولنے والی صالحہ یعنی نیک۔ صائمہ یعنی روزے رکھنے والی۔ صابرہ یعنی صبر کرنے والی۔ نیک ٿو یعنی اچھی خصلت والی۔ پارسا یعنی نیک۔ شاکرہ یعنی شکر کرنے والی۔ عابدہ یعنی عبادت کرنے والی۔ زايدہ یعنی دُنیا سے بے رغبت۔ ساجدہ یعنی سجدے کرنے والی۔ ذاکرہ یعنی ذکر کرنے والی.....

شان خاتون بخت ۴ شان خاتون بخت کی شان بخت
جو پچھڑائی خوش ہے خدا کو وہی عزیز
خاتم المُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ، جَابِ صَادِقٍ وَامِنٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سید شاہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ”تمہارے غضب سے غضب الہی ہوتا ہے اور تمہاری رضا سے رضاۓ الہی۔“ (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاکِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب نداء يوم المحشر.....الخ، ج ۴، ص ۱۳۷، حدیث ۴۷۸۳)

2۔ ہم کو سے وہ پسند جئے آئے تو پسند

دری آمنہ، سرتاج عائشہ، والدہ فاطمہ صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے حُسْنِ کا حصہ (مکٹرا) ہے جو اسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار جو اسے پسند وہ مجھے پسند، روز قیامتِ سوائے میرے نسب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتہوں کے تمام نسب مُنقطع (یعنی ختم) ہو جائیں گے۔“ (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاکِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب دعلہ دفع الفقر.....الخ، ج ۴، ص ۱۴۴، حدیث ۴۸۰۱)

3۔ جگر گوشہ رسول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنْزَہٗ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ”فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تمام جہانوں کی عورتوں اور طیبہ یعنی پاک و صاف۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ شہزادی کو نین، امُّ الْحَسَنَیْنِ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی کی طرح پاکیزہ طہارت والی ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات حضور صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے لئے راحت جان ہے۔“

سب جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔“ مزید فرمایا: ”فَاطِمَةُ بِضُعْهَةِ مِنْيَ فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي“ یعنی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا مکٹرا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔“ اور ایک روایت میں ہے، ”يُرِيْنِيْ مَا آرَاهَهَا وَيُوْذِيْنِيْ مَا اذَاهَا“ یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف میری تکلیف ہے۔“ (مشکوٰۃ المصالیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی... الخ، ج، ۲، ص ۴۳۶، حدیث ۶۱۳۹)

سیدہ ، زاہدہ ، طبیہ ، طاہرہ

جان احمد کی راحت پر لاکھوں سلام

(حدائق بخشش از امام اهلست علیہ رحمۃ رب العزت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایات سے پتاجلا کہ اللہ عَزَّوجَلَ نے سیدۃ النساء، والدہ ام کاشم و زینب و رقیہ حضرت سید شنا فاطمۃ الوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی ذات مقتدا سے کو فضائل حمیدہ و مکالات کثیرہ سے سرفراز فرمایا تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوشی کو اپنی خوشی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دیا یہاں اُن بنصیبوں کے لئے مقام غور ہے جو سیدہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد پاک کی گستاخیاں کرتے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضی مولے کر اخزوی بتائیں

کاسامان کرتے ہیں۔

باغ جنت کے ہیں بھر مرح خوان اہل بیت

تم کو مُشردہ نار کا اے دُشمنان اہل بیت

(ذوق نعمت از شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

یعنی اہل بیت کی تعریف و توصیف کرنے والوں کے لئے جنت کے باغات ہیں

اور اے اہل بیت کے دُشمنو! تمہارے لئے دوزخ کی بشارت ہے۔

صلوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

وَوَبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صلوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اہل بیت کرام علیہم الرِّضوان سے محبت

کرتے ہیں اور اللہ و رسول عزوجل وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضاپاتے ہیں

کیونکہ شاہزاد و دوسرا والد فاطمۃ الزہرا عاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کو خوش کرنے والی

چیز حضرت فاطمۃ الزہرا و آل فاطمہ علیہم الرِّضوان سے محبت و عقیدت ہے اور جسے

خوش قسمتی سے رسول پاک، صاحبِ الولاک، سیارِ افلاک صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ کی رضا حاصل ہو گئی اُسے رب تعالیٰ کی ریاضا مل گئی کیونکہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضاۓ محمد

(حدائق بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح کلام رضا:

دونوں جہاں دنیا و آخرت خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اور رب تعالیٰ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوش رکھنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:

”وَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ (پ، ۳۰، الْضُّخْمِ: ۵) ترجمہ کنز الایمان: اور بے

شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّد

تصویر مصطفیٰ

ام المؤمنین حضرت سید شناع اکثر، صدر لیقہ، طبیہ، طاہر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شبہست (رنگ روپ) اور بات چیت

میں فاطمہ عفیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بڑھ کر کسی کو محضوری اکرم (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کے با تحفہ حکام کرآن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

زہراء بجدوں وی آئیاں کھڑے ہو گئے رسول

امنہوں کہوں شفقت یا پیار فاطمہ

اور جب حُسُور پُر نور، شافعِ یومِ الشُّور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا حُسُور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوس دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

(سننِ أبو داؤد، كتاب الادب، باب ما جاء في القيام، ص ۸۱۲، حدیث ۵۲۱۷)

رسول اللہ کی جیتنی جاگتی تصوری کو دیکھا

کیا نظرِ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبووت^(۱) کا

(دیوانِ سالِک از حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَی مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ روئیں پھر ہنس پڑیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدُتُنا عائشہ صدیقہ، طبیبہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا فرماتی ہیں: آقا کی شہزادی، خاتونِ حُجَّتِ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا سرورِ رِکا نَاتِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت با برکت میں حاضر ہوئیں ان کا چلنما ہو بہو (یعنی بالکل) رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشایہ تھا، جب محبوب رب شہنشاہ عرب و حجم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے میری بیٹی! مرحا! پھر ان کو بٹھایا، پھر ان

(۱)یعنی سیدہ فاطمہ الرَّبِّر اعرَضَیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا۔

شان خاتون بنت کے شان، علیہ مرتضیٰ وَسَلَّمَ فِي قَوْنَاتِنَّ بَنْتَ کَلْمَانَ، عَلَيْهِ مُصَدَّقَةٌ مُؤْكِدَةٌ

سے سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات کبی) جس کو سن کر شہزادی بیہت روئیں۔ جب محبوب رب شہنشاہ عرب و عجم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ ہنس پڑیں (حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہَا فَرَمَّاَتِی بَیْنَ:) جب حضور پُر نور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو گئے تو میں نے خاتون جنت سے پوچھا: آپ سے رسول خدا صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا سرگوشی کی تھی؟ خاتون جنت نے کہا: میں رسول اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا راز افشا (یعنی ظاہر) نہیں کروں گی، (حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہَا فَرَمَّاَتِی بَیْنَ:) جب اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رفیقِ اعلیٰ سے جاملے (یعنی محبوب رب ذوالجلال صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہو گیا) تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں، مجھے بتائیے: رسول اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ خاتون جنت نے کہا: ہاں! اب میں بتاتی ہوں، پہلی بار حبیب پروردگار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبریل (عَلَیْہِ السَّلَامُ) مجھ سے ایک بار قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے 2 بار دوڑ کیا ہے، اب میرا یہی گمان ہے کہ میرا وقت قریب آگیا ہے، تم اللَّهُ تَعَالَیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا، بے شک میں تمہارا اچھا

پیشوں ہوں، خاتون جنت نے کہا: یہ سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوا (یعنی میں رونے لگی)۔ جب بابا جان، محظی رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: ”يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرُدُّضِينَ آنَ تَكُونُنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ“ ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتیوں کی بیویوں یا موننوں کی بیویوں کی سردار ہو؟“

خاتون جنت نے فرمایا: پھر مجھے ہنسی آگئی۔ (مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۵، الحدیث ۶۱۳۸)

10 فضائل فاطمہ

﴿1﴾ خاتون جنت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا سر سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفیٰ تھیں۔

﴿2﴾ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کی چال ڈھال ہر دفعہ قطع خور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی۔

﴿3﴾ اللہ عزوجل نے انہیں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاتی تصویر بنایا تھا۔

﴿4﴾ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمَنِ ام الحَسَنَین شہزادی کوئین رَضِیَ اللہُ

تعالیٰ عَنْہَا کی شان میں عرض کرتے ہیں:

شان خاتون بخت ۴۷ فتاویٰ بخت کی شان، علماً
 رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
 کیا ناظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبُوٰ وَّت کا
 (دیوان سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

﴿5﴾ حضور صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب خاتون بخت فاطمۃ الرَّحْمَةُ ہر اعراض پر اللہ تعالیٰ عنہا کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے۔

﴿6﴾ جب خاتون بخت فاطمۃ الرَّحْمَةُ ہر اعراض پر اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں تو تمام امہات المومنین موجود تھیں مگر شاہ بخروف بر، رسول انور صَلَوَاتُ اللَّهِ تعالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے راز کی بات صرف اپنی لاڈلی شہزادی سے کی۔

﴿7﴾ ماوِ رمضان میں قران کا دُور کرنا سنتِ رسولی بھی ہے اور سنتِ جبریلی بھی (قرآن پاک کا دُور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک پڑھے اور دوسرا سنے، پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے، معلوم ہوا حبیب خدا صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے وصال مبارک کا پہلے سے ہی علم تھا کہ اگلےِ رمضان سے پہلے ہی ہماری وفاتِ ظاہری ہو جائے گی)۔

﴿8﴾ اے فاطمہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا)! جیسے تم ہماری حیات شریف میں طبیبہ طاہرہ، مُتَّقیَّہ، صابرہ رہی ہو ایسے ہی ہماری وفات کے بعد بھی رہنا، تمہارے پائے استقلال (اس-تقت-لائل یعنی مستقل مراجی) میں بُجُبُش (بُمُّ-بُش یعنی حرکت) نہ

آنے پائے، خاتونِ جنت نے اس پر عمل کر کے دکھادیا، رونا صبر کے خلاف نہیں،

نوح، پیٹنا وغیرہ صبر کے خلاف ہے یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کبھی نہیں کیا۔

(۹) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی کو جتنی لوگوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی بشارت دی۔

(۱۰) حضرت سید نا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ فرماتے ہیں: طہارت نفس اور شرفِ نسب میں خاتونِ جنت حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہْراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکاة المصایب، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۳ تا ۴۵۵)

ایک اور روایت میں ہے: حضرت سید شنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسول کریم، رُوفٌ رَّحِیم، محبوب رب عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہْراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بلا یا اور کان میں کوئی بات فرمائی وہ بات سن کر خاتونِ جنت رونے لگیں، آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات فرمائی) تو خاتونِ جنت ہنسنے لگیں، حضرت سید شنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے خاتونِ جنت سے کہا: آپ کے بابا جان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے کان میں کیا فرمایا جو آپ روئیں

اور دوبارہ سرگوشی میں کیا فرمایا جو آپ ہنسیں؟ خاتونِ حجت نے کہا: میرے بابا جان رحمتِ عالمیان، محبوبِ حُمَن صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفاتِ ظاہری کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ کے اہل میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

(صَحِيْحُ البُّخَارِي، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲۰)

حدیث ۳۶۲۵، ۳۶۲۶ ملتقطاً

اس حدیث میں کئی غیبی خبریں ہیں:

﴿1﴾ خاتونِ حجت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا وقت وفات۔

﴿2﴾ نوعیت وفات کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا خاتمہ ایمان، تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ درجہ پر ہوگا۔

﴿3﴾ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا قبر و حُشْر میں اُول نمبر کامیاب ہونا۔

﴿4﴾ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا پُل صراط سے بخوبی گزر جانا۔

﴿5﴾ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا حجت کے اعلیٰ مقام پر ہی کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہنا۔ (مِزَاجُ الْمَنَاجِيْح، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل

بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۵)

جن کا نام مبارک ہے بی فاطمہ جو خواتین عالم میں ہیں عالیہ

عابدہ ، زاپدہ ، ساجدہ ، صالح سیدہ ، زاہرہ ، طبیہ ، طاہرہ

جان احمد کی راحت پر لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُهُ عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت اور اس کی شرح فضائل

فاطمہ اور مکالاتِ مصطفیٰ کا حسین امتحان (ام۔ ت۔ زاج یعنی آمیرش) ہے، ایک

طرف حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان عظمت نشان کے پھول

کھلتے ہیں تو دوسری طرف علوم و مکالاتِ مصطفیٰ کے گلشن مہکتے ہیں، ایک طرف

لاڈلی شہزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملنے والا قرب الہی، ان کی بقیہ دنیوی زندگی اور

آخر دنیا اور اکرامات کی خبر دی جا رہی ہے تو دوسری طرف فضل و مکالِ مصطفیٰ

کے باب بھی روشن تر ہوتے جا رہے ہیں جن کو حکیمُ الاممَت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ

سمیت ہر صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) نے اپنی ساط (یعنی بہت) کے مطابق سمجھا

اور عشق رسول و عقیدت بتول کوفہ وں (ف۔ زوں یعنی زیادہ) کرنے والے خوشنما

پھولوں کا مردنی گلستانہ ماری طرف بڑھایا۔

صلوٰاتُهُ عَلَى الْحَبِيبِ!

تبیح فاطمہ کی فضیلت

سید کو نین صَلَوَاتُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری لاڈلی صاحبزادی،

خاتونِ جنت، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود تنگر میں روٹیاں لگایا کرتیں، گھر میں جھاڑ و دیتیں اور چکل پیشی تھیں جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بانہوں میں چھالے پڑ گئے تھے، رنگ مبارک متغیر اور کپڑے گز دا لوڈ ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ خادم کی طلب میں بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوئیں تو تسبیح فاطمہ کا تحفہ ملا چنانچہ حضرت سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید شنا فاطمۃ الرّہبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا آقائے نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَمَ سے خادم کا سوال کیا: «حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَمَ نے فرمایا: "تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، کیا میں تمہیں الیکی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو 33 بار سُبْحَنَ اللَّهِ، 33 بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور 34 بار اللَّهُ أَكْبَرْ پڑھ لیا کرو۔"» (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعائی والنوبۃ والاستغفار، باب

التسبیح اول النهار و عند النوم، ص ۱۰۴۸، حدیث ۲۷۲۸)

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمدَ
 شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد عطاء ر قادری رضوی دامت برکاتہمُ العالیٰ نے جو شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ اسلامی بہنوں کیلئے بنام 63 مدینی انعامات بصورت

سوالات عطا فرمائے ہیں، اس میں مدّنی انعام نمبر (3) ہے کہ کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آئیہ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟

تو آئیے! نیت کر لیجئے کہ اس مدّنی انعام پر ضرور عمل کریں گی۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ!

صَلُّوا عَلَى الْعَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں کے لئے سیدت صالحات امت

مخدومنہ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذکر کردہ واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی لاڈلی شہزادی کے لئے یہی پسند فرماتے ہیں کہ وہ گھر کے کام کا ج خود ہی کریں، اس سے اسلامی بہنوں کے لئے ایک راہِ عمل مُتَعَيّن ہوتی ہے، چنانچہ

سیرت صالحات

دعتِ اسلامی کے اشاعی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679

صفحات پر مشتمل کتاب ”جتنی زیور“ صفحہ 60 پر شیخ الحدیث علامہ مفتی عبدالصطفی

عظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: عورت کے

فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھر بیو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا کام کاج خود کر لیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُقدَّس صاحزادی حضرت سیدِ مثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں، کوئی میں سے پانی بھر کر اور اپنی مُقدَّس پیٹھ پر مُشک لاد کر پانی لا یا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آتا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحزادی حضرت سید شنا اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت سید ناز بیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجروں کی گھٹلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی ماش بھی کرتی تھیں۔

مزید فرماتے ہیں: ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمد نی اور

گھر کے آخر اجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلانے کہ

عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمد نی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر
بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر
نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھایا اور خدا غَرَّ وَجَلَ نہ کرے اس
قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھر بیوی زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور
میاں بیوی کی زندگی تگک ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت
کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمد نی ہواں کے
مطابق خرچ کرے اور گھر کے آخر اجات کو ہرگز ہرگز آمد نی سے بڑھنے نہ دے۔
(جنتی زیور، ص ۶۰)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

گھر بیو کام کاج کرنے کے ۱۱ فوائد

گھر بیو کام کاج کرنے کے بہت فوائد ہیں، یہاں ان میں سے چند

بیان کئے جاتے ہیں:

(1) 26 شعبان المُعْظَم 1432ھ کو اجتماع رِدَالْوَشی کے سلسلے میں ہونے
والے مَدَنی مذاکرے میں شیخ طریقت، امیر الہلسُنَّۃ حضرت علامہ مولانا محمد
الیاس عطّار قادری دامت برَّگانِہمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: اپنا کام اپنے ہاتھ سے
کرنا سفت مصطفیٰ ہے۔ اسلامی بہنوں کو اس پیاری پیاری سفت پر عمل کرنا

چاہئے۔ گھر کے کام کا جو غیرہ کرنے سے ہاتھوں کی ریگیں متحرک رہیں گی اور نسیں سخت نہیں ہوں گی۔

(2)..... اپنے گھر کے کام کا ج خود کرنا اور بوقت نماز دیگر تمام مصروفیات ختم کر دینا سنتِ مصطفیٰ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب خدمة الرجل في

اہلہ، ص ۱۳۷۵، حدیث ۵۳۶۳)

(3)..... گھر میں رہتے ہوئے اسلامی بہنوں کا دست کاری کرنا اور کسب حلال کے ذرائع اپنا ناسفتِ امُم الْمُؤْمِنِين و سنتِ صحابیات ہے۔

(سنن نسائی، کتاب الزينة، لبس البرود، ص ۸۴۲، حدیث ۵۳۳۱)

(4)..... گھر کے کام کا ج کرنا سنتِ سیدہ فاطمہ ہے۔ اس کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ آٹیوکیسٹ ”شہزادی گوئین کی سادگی“ میں مل جائے گی۔

(5)..... گھر بیو کام کا ج کرنے والی اسلامی بہن کی گھر میں اہمیت ہوتی ہے یوں اسے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔

(6)..... گھر کے کام کا ج پر توجہ دینے سے سُسرالی جھگڑے خصوصاً ساس بہو کی چیقلشیں ختم ہونے کی امید واثق ہے۔ پھر بھی اگر یہ جھگڑے ختم نہ ہوں تو مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ بنام ”ساس بہو میں صلح کاراز“ حاصل کیجئے اور اس میں دینے ہوئے نسخہ پر عمل کیجئے۔

(7)..... بے کار شخص شیطان کا آل کار بنتا اور تلقّرات کے ہجوم میں گھر جاتا ہے

جبکہ گھر کے کام کا ج کرنا بے کاری، سستی اور کاہلی کو دور کرتا اور شیطانی خیالات و بحومِ تفکرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(8) خود کو جسمانی طور پر اسپاٹ اور ذہنی طور پر چاق و چوبندر کھنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ چیز گھر بیلو کام کا ج کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(9) گھر بیلو کام کا ج میں ورزش ہے اور ورزش بیماریوں سے بچاتی اور صحت کی بہاریں لاتی ہے۔

(10) اگر گھر بیلو کام کا ج تھکا دیں تو سیرتِ فاطمہ کے مطالعہ اور سیخ فاطمہ کے وِرد سے اس کا علاج کیجئے۔

(11) آج کل ڈپریشن اور ٹینشن کی شکایت عام ہے، اس سے بچنے کا بہترین نسخہ مصر و فیت ہے۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

عبادت ہو تو ایسی.....!

نورِ نظرِ مصطفیٰ، دلبرِ علیٰ الرضا، راحتِ فاطمۃ الزهراء حضرت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا عرضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ رات کو مسجد بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتی یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو

جاتا، میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سن، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی ذات کے لئے کوئی دعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امی جان (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دعا نہیں کرتیں، فرمایا: ”پہلے پڑوں ہے پھر گھر۔“ (مَآرِجُ النُّبُوْت

(مترجم)، ج ۲، قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں ان اسلامی بہنوں کے لئے کئی نصیحت آموز مدد فی پھول ہیں جو نوافل تو و رکنا فرائض سے بھی غفلت بر تی ہیں، دو جہاں کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی، خاتونِ حیثت حضرت سید شفافاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو راتیں عبادتِ الہی میں گزاریں مگر ان کی راتیں غفلت میں گزرتی ہیں، کبھی ”گناہوں بھرے چینلز“ کے سامنے ”فلمیں ڈرامے“ دیکھتے، کبھی مہندی کی تقریب میں بے حیائی کرتے اور کبھی شادی کے موقع پر خوب ڈھول پیٹتے، باجے بجائے اور ڈنس کرتے گزرتی ہیں، بے حیائی کو عار سمجھتی ہیں نہ بے پردگی سے خارکھاٹی ہیں، حالانکہ نورِ زنگاہ رسول حضرت سید شفافاطمہ بقول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پردے کا اس قدر مدد فی ذہن کہ جیتے جی، ہی نہیں بلکہ سفر آخرت پر گامزن ہوتے وقت بھی اس کے بارے میں متھیگر تھیں اور اس کی پابندی کی تاکید فرمائی، چنانچہ

بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پرده

مولیٰ مشکل گشا حضرت سید ناعلیٰ المرتفعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت فاطمۃ الزہر اعرضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موت کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر شہ پڑے۔“ (مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ (مترجم)، ج ۲، قسم دوہم، انوار الدین، نک، اولاد کرام، ص ۶۴)

تمام اسلامی ہیں دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے، باپر دہ و باعڑت زندگی
گزارنے اور شرم و حیا کے ساتھ جینے کا ڈھنگ سیکھنے کے لئے تبلیغ قرآن و سنت کی
علمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں،
دعوتِ اسلامی کے ستوں بھرے اجتماعات میں شرکت کا معمول بنائیں ان شاء اللہ
عَزَّوَجَلَّ! اپنی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گی، آئیے! اپنا ایمان
تازہ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت کی عظیم الشان مدنی
بہار ملاحظ فرمائیے پھانچ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سفت“ (جلد اول)، صفحہ 561 پر ہے:

70 دن پُرانی لاش

3رمضان المبارک 1426ھ بروزہفتہ پاکستان کے مشرقی حصے میں

خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں مظفر آباد (کشیر) کے علاقہ ”میر اتسولیاں“ کی مُقیم ۱۹ سالہ نسرین عطّاریہ بنت غلام مُسلمین جو کوہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وارستوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، شہید ہو گئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے ۸ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ شب پیرات تقریباً ۱۰ بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مشام دماغ مُعطر ہو گئے! شہادت کو ۷۰ ایام گزر جانے کے باوجود نسرین عطّاریہ کا کفن سلامت اور بدن پا لکل تروتازہ تھا!

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَ جَلَّ كَيْ أَنْ پَرَ رَحْمَتُ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ

ھماری مفترت ہو، امینِ بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ	عطائے حبیب خدامت نی ما حول
ہے فیضانِ غوث و رضامد نی ما حول	(۱)
بچے بدنظر سے سدامد نی ما حول	سلامت رہے یا خدامد نی ما حول
سو ہے بہت کام کامد نی ما حول	اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی
یہ تعلیم فرمائے گا مدد نی ما حول	تمہیں سُتوں اور پردے کے احکام
قیامت تک یا الہی سلامت	رہے تیرے عطّار کامد نی ما حول

(وسائل بخشش از امیر اهلست دامت برکاتہم العالیہ، ص ۶۰۲ تا ۶۰۴)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

(۱) دعوتِ اسلامی کے ستوں بھرے اور نیکیوں سے لبریز ما حول کو ”مد نی ما حول“ کہا جاتا ہے۔

خاتونِ جنت کا وصال با کمال

وصلِ نبوی کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک سن 11 ہجری منگل کی

رات سیدہ، طبیہ، طاہرہ حضرت سید شنا فاطمۃ الزہر اعرضی اللہ تعالیٰ عنہا نے داعیِ آجُل کو تبیک کہا۔ حضرت سید ناعلیٰ المرتضیٰ یا حضرت سید ناعمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتُ البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوتِ) (متترجم) قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام، ج ۲، ص ۶۲۴)

مُنْقَبَتِ خاتونِ جنت

بے رتبہ اس لئے کوئین (۱) میں عصمت (۲) کا عِفت کا شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زبرد سے نسبت کا جو جانا خلد (۳) میں ہو پائے زبرد سے پیٹ جاؤ جسے کہتے ہیں جنتِ ملک ہے خاتونِ جنت کا نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زیست ہیں بیان کس سے ہوان کی پاک طینت پاک طمعت (۴) کا انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں یہی ہیں جمیع بھریں (۵) سرچشمہ پیدا یت کا رسول اللہ کی جنتی جاتی تصویر کو دیکھا کیا ناظرہ جن آنکھوں نے تقسیرِ بُثُوت کا بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت (۶) کا نبی کی لاذیلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی بیان جلوہ نبویت کا ولایت کا شہادت کا

(۱) دو جہاں (۲) پارسائی (۳) جنت (۴) پتہ جنہیں (۵) دو سُندُر، اشارہ

ہے حضرات کشین کریمین یعنی حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف (۶) خوشبو۔

تَعَالَى اللَّهُ أَسْعَدَ إِنَّ (١) كَمْ جُوْزَ كَمْ كَيْا كَهْنَا
 كَمْ رَحْمَتَ كَمْ لَهْنَ زَهْرَهُ عَلَى دَلِيلِهِ لِإِلَيْتَ كَا
 وَهُعْرَتْ (٢) جُوكَمْ أَمْتَ كَمْ لَكَمْ قَرْآنَ ثَانِيَ هَيْ
 نَبِيَ كَمْ كَاهْنَ لِيْمَنَ شَجَرَاسَ پَاكَ مَنْبَتْ (٣) كَا
 وَهُجَادِرَ حَسَ كَا آنَچَلَ چَانِدِ سُورَجَ نَهْبَيْنَ دِيكَهَا
 بَنِيَ گَيِّهِ شَخَرَ مَيْلَ پَرَدَهِ لَغَنَهُ گَارَانَ أَمْتَ كَا
 اَگْرَسَ لِكَ بَھِيَ يَارِبَ دِعَوَيِّ بَھَتْ كَرَهَ، حَقَ هَيْ
 جَوَهَهُ زَهَرَهُ كَيِّيَ هَيْ بَھِيَ تَوَهَهُ خَاتُونَ بَھَتْ كَا
 (ديوانِ سالِكِ از حکیمِ الامّتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَانِ)
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 صَلَّوْا عَلَى الْعَبِيْبِ!

آواز بیٹھ جائے تو تین علاج

﴿١﴾ نمک کا چھوٹا سا مکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر
 فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بجھا دیجئے، پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے
 نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار یہ علاج کرنے سے ان شاء اللہ
 عَزَّوَجَلَّ! فائدہ ہو جائے گا۔ ﴿٢﴾ ایک تچھ جو شریف کے دانے چجائیے
 اور چو سے پھر آخر میں نگل جائیے۔ ﴿٣﴾ خشناش کے چھلکے اور اجوائے
 ہم وزن لیجئے اور پانی میں ابال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد
 اس پانی سے غرارے کیجئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ٦٠)

(۱)..... دومبارک سیارے، یہاں مراد مولیٰ مشکل گشا حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اور حضرت سید ثنا فاطمۃ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں (۲)..... نسل پاک (۳)..... جائے پیدائش۔



بيان نمبر ۲

خاتونِ جنت کی کرامات

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون حنفیت کی کرامات

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل کتاب ”مدفنی شیخ سورہ“ صفحہ 164 پر ہے: شہنشاہ کون و مکاں، غنچو اور بیکساں، شیخ مجری مال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عاقیت نشان ہے: اے لوگو! بے شک تم میں سے بروز قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھا ہوگا۔

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الیاء، ج ۹، ص ۱۲۹، الحدیث ۲۷۶۸۶)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کرم پر سلام ہر دم
کیا خوف مجھ کو پیارے نا بھیم سے ہو تم بشفیع مُحْشَر تم پر سلام ہر دم
(ذوقِ نعمت از شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن)

صَلَوٰةً عَلٰى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

شاہی دعوت

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346

صفحات پر مشتمل کتاب ”کرامات صحابہ“ صفحہ 330 تا 333 پر شیخ الحدیث حضرت

شان خاتون بنت کی کرامات ﷺ

علّامہ عبد المصطفیٰ عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: برداشت ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم، رَءُوفَ رَحِیْم صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالم کے میزبان حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گنے لگے اور عرض کیا: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللَّهُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! میری تمنا ہے کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کرو۔

چنانچہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان تک جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پڑے تھے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت سیدنا علی کرَمَ اللَّهُ تعالیٰ وجہَهُ الْکَرِيمُ نے اس دعوت سے متأثر ہو کر حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! آج میرے دینی بھائی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر قدم کے بد لے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنا

ہے کہ کاش! ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔

حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر نامہ رحمت سیدنا علیہ المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ النگریم کے اس جوش تاثر سے متأثر ہو کر کہا: یہت اچھا، جائیے، آپ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی قسم کی دعوت دیتے آئیے ان شاء اللہ عز و جل! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا انتظام ہو جائے گا۔

پھنانچہ حضرت سیدنا علیہ الرضا کرم اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیدنا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلوت (یعنی تہائی) میں تشریف لے جا کر خداوند قدوس عز و جل کی بارگاہ میں سربخود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: ”یا اللہ عز و جل! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب محبوب علیہم الرضوان کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھے ہی پر بھروسہ ہے لہذا میرے رب عز و جل! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تو عالم غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے انتظام فرم۔“

یہ دعا مانگ کر حضرت سیدنا بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہاتھیوں کو چلوہوں پر چڑھا دیا۔ خداوند تعالیٰ کا ذریعے کرم ایک دم جوش میں آگیا اور

اس رَّزِّاقِ مُطْلَقِ (بغیر کسی قید کے رزق عطا فرمانے والے) نے وَمِ زَوْنَ میں (یعنی فوراً) ان ہانڈیوں کو جَنَّتَ کے کھانوں سے بھردیا۔

حضرت سید شنا بنی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا کا ناشروع کر دیا اور حُضور عَلیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اپنے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُمْ کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے لیکن خدا عَزَّوَجَلَ کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُمْ ان کھانوں کی خوبیوں اور لذت سے حیران رہ گئے۔ حُضور رَأَى كَرَمَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُمْ کو مُتَّحِیْر (مُ-ت-ح-ی-ر۔ یعنی حیران) دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُمْ نے عرض کیا: نہیں، یا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَلِہِ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَلِہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جَنَّتَ سے بھیج دیا ہے۔

پھر حضرت سید شنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہَا کو شہزادہ تھامی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دعا مانگنے لگیں: يَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَ! حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہَا) کو اتنی امداد اعمت نہیں ہے لہذا اے خداوند

عَالَمُ عَزَّ وَجَلَّ! جِهَادُ تُونِي مِيرِي خاطِرِ جَنَّتْ سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے
وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ان قدموں کے
برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے گنہگار بندوں کو جہنم سے آزاد فرمادے۔

حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بُوں ہی اس دعا سے فارغ
ہوئیں ایک دم ناگہاں (یعنی اپاںک) حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام یہ بشارت
لے کر بارگاہ رسالت میں اُتر پڑے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دُعا بارگاہ الہی میں مقبول ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ ہم نے آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر قدم کے بد لے میں
ایک ایک 1000 گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

(جامع المُعْجزات (مصری)، ص ۶۵، بحوالہ سچی حکایات)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیٖ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت محبوب رب العزت صَلَّی
اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عَمَّیَّت، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے جذبہ سخاوت اور ملکہ جنت کی عظمت و کرامت کی بین (یعنی واضح) دلیل ہے۔

نہی غیب دال صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پیچان لیا کہ یا ج کی دعوت کا کھانا

کہاں سے آیا، حضرت سید ناعثمان دُو انگورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دولت کدہ (یعنی مکان عالیشان) کی طرف بڑھنے والے ہر قدمِ نبی پر غلام آزاد کئے، اور اللہ مُعْطی عَزَّوَجَلَّ نے بنت رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے مہمانوں کی میزبانی کے لئے جست کا کھانا بھیج کر اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرم کر اس دعوت کی طرف اٹھنے والے ہر قدمِ نبی کے صدقے ہزار ہزار گناہ گاروں کی شفاعت کا وعدہ فرم کر خاتون جست کوتاچ کرامت سے نواز دیا۔

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ پِرَ رَحْمَتُ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ

ھماری مفترت ہو۔ امِین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کرامت حق ہے

اہل سنت کا منفیقہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرِّضوان اور اولیاء عطا رَحْمَمُ اللَّهُ السَّلَامُ کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامات کا صد و رُوٹ ہو رہتا ہے اور ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع (مُنْ-قٰطٰع) نہیں ہو گا، بلکہ ہمیشہ اولیاء اللہ رَحْمَمُ اللَّهُ سے کرامات صادر و ظاہر ہوتی رہیں گی۔

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شان خاتون بنت کی کرامات
شان خاتون بنت کی کرامات
دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد اول صفحہ 58 پر صدرُ الشَّریعہ، بدْرُ الطَّریقہ حضرت علَّا مہ مولیٰ بیان مفتی محمد امجد علیٰ عظیم علیٰ رحمةُ اللہِ القویٰ کرامت کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ”ولی سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔“

قرآن سے کرامات کا ثبوت

قرآن و سنت میں کئی مقامات پر اولیاء کرام رَحْمَةُ اللہِ السَّلَامُ کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے اس سلسلے میں دو قرآنی واقعات پیش کئے جاتے ہیں:

﴿۱﴾ وَجِئْتُكَ مِنْ سَمَاءٍ بِنَبِيَّا يَقِيْنٍ ﴿۲﴾ إِنِّي وَجَدْتُ اُمْرًا لَّتَلِكُمُوهُمْ وَأُوْتَيْتُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۳﴾ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّيْءِ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ وَرَبِّيْنَ
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ لَا يَسْجُدُوا لِهِ الَّذِي نَمْنَى
يُخْرِجُ الْخَبْرَ فِي السَّيْوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُحْكُمُونَ وَمَا تُعْلَمُونَ ﴿۴﴾ أَللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۵﴾ قَالَ سَنَنْتُرُ أَصْدَقَتْ أَمْكُنْتَ مِنْ الْكِنْبِيْنَ ﴿۶﴾ إِذْهَبْ
إِنْكِشِيْ هَذَا فَالْقِهَةِ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْتَرِ مَا ذَيْرُجُونَ ﴿۷﴾ قَاتَلَ يَأْمَاهَا الْمَلَائِكَةُ إِنِّي
أَلْقَى إِلَى كِتْبِ كَرِيمٍ ﴿۸﴾ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَنَ وَإِنَّهُ يَسْمِ اللَّهَ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ لَا

تَعْلُوْ اَعْلَى وَأَتُوْنِي مُسْلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قَاتَتْ يَا يَاهَا الْمَلَوْا افْتُوْنِي فِي اَمْرِيْ مَا كُنْتْ قَاطِعَةً

اَمْرًا حَتَّى تَسْهِدُونَ ﴿٨﴾ قَالُوا تَحْنُ اُولُو اقْوَى وَ اُولُو ابْا سَشِيْيُّهُ وَ الْا مُرِ الْيَكْ

فَانْظِرْيَ مَاذَا تَمْرِيْنَ ﴿٩﴾ قَاتَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً اَمْسَدُوهَا وَ جَاهَلُوا اَعْزَةَ

اَهْلِهَا اَذْلَةَ وَ كَذِلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿١٠﴾ وَ اِنِّي مُرْسَلَهُ إِلَيْهِمْ بِهِدَايَةٍ فَنَظَرْتُ بِمَا يَرْجُمُ

اَمْرُسَلُونَ ﴿١١﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَيْنَ قَالَ اَتِسْدُونَ بِسَالِ فَمَا اتَتْنَاهُ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا اتَّشَكُمْ

بَلْ اَنْتُمْ بِهِدَايَتِنُمْ تَفْرُحُونَ ﴿١٢﴾ اِرْجِعْهُمْ اِلَيْهِمْ فَنَأَتْتِيْهُمْ بِجُنُودٍ لَا قَبْلَهُمْ بِهَا

وَ لَكُوْجَهُمْ مِنْهَا اَذْلَةَ وَ هُمْ صَفَرُونَ ﴿١٣﴾ قَالَ يَا يَاهَا الْمَلَوْا اَمْيُكُمْ يَا تَبِعُونِي بِعَرْشِهَا

قَبْلَ اَنْ يَأْتُوْنِي مُسْلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ عَفْرِيْتُ مِنَ الْعِجَنِ اَنَا اتَّيْكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ تَقُومَ مِنْ

مَقَامِكَ وَ اِنِّي عَلَيْهِ لَقَوْيُ اَمِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَبِ اَنَا اتَّيْكَ بِهِ

قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا سَارَ اَهُ مُسْتَقْرَأْعِنَدَهَا قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَسُولِيْنَ

لِيَبْلُوْنِي اَشْدُرْ اَمْرَا كُفُرٍ وَ مَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيْ عَنْيَ

كَرِيمٌ ﴿١٦﴾ (پ ۱۹، النَّفْل: ۲۲، تا ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: (بُد بُنے کہا) اور میں شہر سبا

سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لا یا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی

ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا برا اخخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ

اللَّهُ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان

کو سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ راہ نہیں پاتے۔ کیوں نہیں سجدہ کرتے اللَّهُ کو جو نکالتا ہے

شان خاتون بنت کی رامات ۴۷ خاتون بنت کی رامات

آسمانوں اور زمین کی بُھپی چیزیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو، اللہ ہے
کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا: اب ہم
دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہیا تو جھوٹوں میں ہے، میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے
الگ ہٹ کر دیکھ کر وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ عورت بولی اے سردار! بیشک میری طرف ایک
عزت والا خط ڈالا گیا، بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو
نہایت مہربان حرم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردان رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔ بولی:
اے سردار! میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو، میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی:
جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے
ہیں اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے بولی: بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل
ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں اور
میں ان کی طرف ایک تحفہ سمجھنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ اپنی کیا جواب لے کر پڑے پھر جب
وہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا
وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا بلکہ تم اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو پلٹ جا ان کی طرف تو
ضرور ہم ان پر وہ لشکر لا نہیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے
ذلیل کر کے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے سلیمان نے فرمایا: اے دربار! تم میں
کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر

حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا: میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبیل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں پیش کس پر قوت والا، امامتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میر ارب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

﴿۲﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأٌ عَمْرَانَ رَبِّيْ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلَ

مَنْعِيْ حَإِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿فَلَمَّا وَضَعَهَا قَاتَتْ رَبِّيْ إِنِّي وَضَعَهَا أُنْثِيَّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الدَّكْرُ كَالْأُنْثِيَّ وَإِنِّي سَيِّدُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيْدُ هَاهِيلَكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيْمِ ﴾فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولِ حَسِّنٍ وَآتَيْتَهَا بَيْتًا حَسَّنًا وَكَفَلَهَا زَكِيرِيَا طَلْمَانًا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكِيرِيَا الْبُحْرَابَ وَجَدَ عَنْهَا رِزْقًا قَالَ يَسِيرِيْمُ أَفَلَكِ هَذَا طَقَالَتْ هُوَ مِنْ عَنِّ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرِدُّ قَمَنْ يَسِيرَأَعْبَيْرِيْ حَسَابٍ ﴾(پ ۳، ایل عمرن: ۳۵ تا ۳۷) ترجمہ کنز الایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی: اے رب میرے! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیش میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی ہے منتا جانتا پھر جب اُسے جتنا بولی: اے رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ

وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سانہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے آپسی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی عقبہ بانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیازق پاتے کہا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

صَلَوٰةٌ عَلَى الْحَسِيبِ ! صَلَوٰةٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

أَفْضَلُ الْأُولَيَا

علماءِ کرام وَا کابرین اسلام رحمہمُ اللہُ السَّلام کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہؓ کرام رضوانُ اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِمْ اَجْمَعِينَ "أَفْضَلُ الْأُولَيَا" ہیں، قیامت تک کے تمام اولیاءُ اللہ رحمہمُ اللہ اگرچہ و راجہ و لایت کی بلندترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی زینۃ اللہ تَعَالَیٰ عَنْہُ کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ ربُّ العزَّةِ عَزَّوَ جَلَّ نے مصطفیٰ جانِ رحمت، شیع بزم رسالت، نوشہ بزم جیت صَلَوٰةٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْہِ وَلِہِ وَسَلَّمَ کے غلاموں کو ولایت کا وہ بلند و بالامقام عطا فرمایا اور ان مُقدَّس هستیوں رضوانُ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُمْ اَجْمَعِینَ کو ایسی ایسی عظیم الشان کرامتوں یعنی بُرگیوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اولیاءُ کرام رحمہمُ

اللہُ السَّلَامَ کے لئے اس معراجِ گمال کا تھوڑا بھی نہیں کیا جا سکتا، اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابہؓ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہمُ اجمعین سے اس قد رزیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اولیاءؓ کرام رَحْمَهُمُ اللہُ السَّلَامَ سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، افضلیتِ ولایت کی دلیل نہیں کیونکہ ولایت درحقیقت قرب بارگاہِ احادیث کا نام ہے اور یہ قربِ الہی جس کو جس قد رزیادہ حاصل ہوگا اُسی قد رأس کا درجہ ولایت بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابہؓ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہمُ اجمعین چونکہ نگاہِ نبوّت کے آنوار اور فیضانِ رسالت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے، اس لئے بارگاہِ دربِ لَمْ یَزَلُ میں ان بُرُرگوں کو جو قُرُب و تَقْرُب حاصل ہے وہ دوسرے اولیاءِ اللہ رَحْمَهُمُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگرچہ صحابہؓ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہمُ اجمعین سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی ان کا درجہ ولایت دیگر اولیاءؓ کرام رَحْمَهُمُ اللہُ السَّلَامَ سے حد درجہ افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالم سے ملاقات کا عالم عالم میں ہے معراجِ گمالات کا عالم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا ان سے ہے راضی کیا کہنے صحابہؓ کی کرامات کا عالم
(بیاناتِ عطاریہ، حصہ ۳، ص ۳۴۲)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَسِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتون جست رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کرامت پر مشتمل ذکر کردہ روایت میزبانی و مہمانی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہمارے اسلاف کرام مہمان نواز تھے وہ اپنی بساط بھر میزبانی کرتے اور مہمان کو عزت دیتے، ان نفوسِ قدسیّہ کے نقش قدم کو راہ منزول بناتے ہوئے مہمان نوازی کا ذہن رکھنا چاہئے اور اس کے لئے حتیٰ الوعظ کوشش کرنی چاہئے۔ احادیث مبارکہ میں کھانا کھلانے کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں، جیسا کہ

”ناظمه“ کے ۵ حروف کی نسبت سے کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی ۵ فرائیں مصطفیٰ

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سفت“ جلد اول صفحہ ۵۱۹ پر ہے:

﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور جو سلام کا جواب دیتا ہے۔ (مسندِ احمد، مسند الانصار، حدیث صہیب رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۷۰۲، حدیث ۲۴۶۵۲)

﴿۲﴾ مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے کھانا کھانا اور سلام کو عام کرنا ہے۔ (مکارمُ الأخلاق لابن ابی الدنيا، باب فضل اطعام الطعام،

ص ۳۷۰، حدیث ۱۵۸)

﴿٣﴾ جب تک بندے کا ستر خوان بچھا رہتا ہے، فرشتے اس پر حمتیں نازل

کرتے رہتے ہیں۔ (شعب الإيمان، باب فی اکرام الضیف، فصل فی التکلف

للضیف، ج ۷، ص ۹۹، حدیث ۹۶۲۶)

﴿٤﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلانے یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو جائے اور اسے (پانی) پلاٹئے حتیٰ کہ وہ (پانی پی کر) سیراب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

(مسند ابی یعلیٰ، ثابت البناوی عن انس، ج ۳، ص ۱۳۸، حدیث ۳۴۲۰)

﴿۵﴾ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے سایہ عرض نے جگہ عطا فرمائے گا۔ (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنيا، باب فضل اطعام الطعام،

ص ۳۷۳، حدیث ۱۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ احادیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ مغفرت، دعائے ملائکہ اور سایہ عرض پانے اور بارگاؤالہ میں بہتر آدمی قرار پانے کا ایک ذریعہ دوسروں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ ان عظیم الشان انعامات کے حُصول کے لئے اس عمل پر ضرور کاربندر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت کے ساتھ نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سایہ عرش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! از روئے حدیث کھانا کھلانے والے کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا اس کے علاوہ بھی کئی ایسے اعمال ہیں جن کے صلے میں روزِ قیامت سایہ عرش نصیب ہوگا، اس کو بالتفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۸۸ صفحات پر مشتمل کتاب ”سایہ عرش کس کو ملے گا۔۔۔؟“ کامٹالعمر فرمائیے، ان شاء اللہ عزوجل انیک اعمال کثرت سے بجالانے کا مد نی ذہن نصیب ہوگا۔

صلوٰا علی الْحَبِیْبِ
صلی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکم مادر سے ندا

دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور تصحیحتیں“ صفحہ ۵۳۲ پر حضرت سیدنا شیخ حریفیش علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: جب کفار بدآطوانے آپ صلی اللہ تعلی علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ہمیں چاند کے دوڑھے کر کے دکھائیں۔ ان دنوں حضرت سید شنا خاگدیجہؓ الکبری رضی اللہ تعلی عنہا کے بطن اظہر میں حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہۤرا عرضی اللہ تعلی عنہا کا حمل مبارک ٹھہر چکا تھا۔ حضرت سید شنا حمدیؓ الکبری رضی اللہ تعلی عنہا نے فرمایا: ”وَ كَتَنَذِيلٍ وَ رُسَاہے جس نے

ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حُجھاً لایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے بہتر نبی اور رسول ہیں۔ تو حضرت سید شنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے شکم مبارک سے ندادی: ”اے امی جان (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! آپ غمزہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ عزوجلّ میرے والدِ محترم (صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا مددگار ہے۔“ (الرُّؤْشُ الْفَائِقُ، المجلس

الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب... الخ ص ۲۷۴)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوْجَلَّ کی اُن پر حمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو، امین بیجاءہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

ٹو ہے عین نور، تیرا سب گھرانا نور کا

(حدائق بخشش از امام اهلست علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح کلامِ رضا:

یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کی پاکیزہ اولاد میں بچہ بچوں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات بھی سراپا نور ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سارا گھر انہ نورانی ہے۔

صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سارا گھر انہ نورانی ہے۔

صَلُوا عَلَیَ الْحَبِيبِ!

خاتونِ جنت کی کرامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں سروورِ ذیثان، صاحبِ کون

و مکانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سید شنا خدیجہ الْمُبَرَّة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و شان کے ساتھ ساتھ حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّوْحَن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عظمت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بے شک یہ اس پیکرِ عفت و رفت کی عظیم الشان کرامت ہے کہ ماں کے پیٹ میں ہی گفتگو کو سن کر سمجھ لیا اور آنے والے حالات کے مطابق اُس کا جواب بھی دے دیا۔ اللہ قادرِ مطلق عزوجل کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ماں کے پیٹ میں پلنے والے کوہم و گویائی کی قوت دے کر باکرامت بنادے۔ حضرت سید شنا فاطمہ، زہرا، طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اٹھاہار میں سے ایک عظیم الشان شخصیت حضرت سید ناشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت عطا فرمادی، چنانچہ

غوثِ جلی مادرزاد باکرامت ولی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ

415 صفحات پر مشتمل کتاب ”رسائل عطاریہ“ حصہ دوم صفحہ 273، 274

پر ہے: ہمارے غوث الاعظیم علیہ رحمة اللہ الکرم مادرزادوی تھے۔ (۱) آپ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتیں تو آپ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہتے۔ (۲) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار پسوسو اللہ پڑھنے کی رسم کے لیے کسی بُرگ کے پاس بیٹھے تو اعودُ اور بِسُمِ اللہِ پڑھ کر سوڑہ فاتحہ اور الْمَ سے لے کر اٹھا رہ پارے پڑھ کر سنادیئے۔ اُس بُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا: بس مجھ اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ پَرِ رَحْمَتُ هُوَ اُوْرَأَنْ كَيْ صَدْقَهِ

ہماری مفترت ہو، امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
اہن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت قادری پائیں تصدق مرے دو لہا تیرا
(حدائقِ بخشش از امام احسنست علیہ رحمۃ رب العزت)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ!

بوقت ولدت فضا منور

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش رحمة اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے

ہیں: جب حضرت سید شنا فاطمۃ الرّہمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رُخ انور کے نور سے ساری فضامُوئر ہو گئی۔

(الرَّوْضَةُ الْفَائِقَةُ، المجلس الثامن والعشرون في ازواج على بن أبي طالب... الخ

ص ۲۷۴ ملخصاً)

صلوٰ علیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمدَ

نسوانی عوارض سے مُبرا^(۱)

نجی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک ہے۔“ (کنزُ الْعُمَال، کتاب الفضائل، فضل اهل البیت، ج ۱۲، ص ۵۰)

حدیث (۳۴۲۲۱)

صلوٰ علیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمدَ
پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رب العزت عزوجل نے حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پورا نور بنایا، حیض و نفاس جیسے نسوانی عوارض سے دُور رکھا اور اس کے علاوہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات ستودہ صفات کو منع برکات (یعنی برکتوں کا سرچشمہ) بنایا جیسا کہ

(۱) یعنی عورتوں کو پیش آنے والے معاملات سے پاک۔

برَكَتُ وَالِي سِينِي^(۱)

زمانہ قحط میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے بھوک محسوس کی تو بنتِ رسول حضرت سید شا فاطمہ بُنُول رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا نے (سینی میں) ایک بوٹی اور دو روٹیاں ایشارہ کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! ادھر آؤ۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ھُو رِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے آپ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا سے استفسار فرمایا: ”أَنِّي لَكِ هَذَا؟“ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا نے عرض کیا: ”هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ“ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمام تعریفِ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم رضیَ اللہُ تَعَالَیٰ عنہا) کے مشابہ بنایا۔

(۱) یعنی دھات کا بنا ہوار وٹی سالن رکھنے والا خوان۔

پھر حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ نے حضرت علی، حضرات حسن و حسین اور دوسرے اہل بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناؤ ل فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرت سید ثنا بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔ (تفسیر روح البیان، پ ۳، ال عمرن، تحت الایہ ۳۷، ج ۲، ص ۳۱)

صَلَوٌا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عز و جل کی پیاری بندی، آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ کی شہزادی حضرت سید ثنا فاطمۃ الرَّہمۃ عَنْہَا کی دل جوئی کے لئے کبھی جنتی کھانے حاضر ہوں اور کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی برکت سے تھوڑا سا کھانا اہل بیت اور پڑوس کے کئی افراد کو کفایت کرے اور جب پوچھا جائے کہ یہ سب کیسے ہو گیا تو سیدہ، عابدہ، زاہدہ کا جواب کہ یہ سب کچھ اللہ رَزْاق عز و جل کی طرف سے ہے، اس میں ہمارے لئے تعلیم ہے کہ جب بھی کوئی فضل و مکال حاصل ہو، دینی و دُنیوی عزَّت و عظمت نصیب ہو تو اس کو من جانب اللہ (یعنی اللہ عز و جل کی طرف سے) ہی تصور کرنا چاہئے، اپنی ذات کی طرف اس کی نسبت نہیں کرنی چاہئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بندے کو جو بھی دین و دُنیا کی

شان خاتون بنت کی کرامات

۶۸

نعمت و کرامت ملتی ہے مشیت ایزدی (م۔ شن۔ سیت۔ ایز۔ وی) یعنی اللہ کی مرضی، تقدیر (اللہ) اور جناب (اللہ) سے ملتی ہے، اب بندے کی مرضی کہ وہ اس حقیقت کا مُقر رہے یا نس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں الجھ کر اپنی محنت و کوشش کا نتیجہ تصوّر کرے۔ بہر کیف قول فعل اور زبان و دل ہر لحاظ سے اپنے آپ کو عاجز تصوّر کرنا اور ہر کمال کی نسبت ذات (اللہ) کی طرف کرنا اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں اور بندیوں کا شعار ہے۔ وہ بلند سے بلند مقام تک رسائی پا کر بھی خود کو عاجز و مُخواض (م۔ ش۔ ذ۔ ضع یعنی اکساری کرنے والے) رکھتے ہیں اور بتقاضاۓ بُشريت (یعنی انسان ہونے کے ناطے) اگر دل میں اپنے بلند مقام کا تصوّر بھی آجائے تو اس تصوّر کو بھی تکمیر جانتے اور اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ

اپنے دل کی نگرانی کرتے رہوا!

دعتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب ”تکمیر“، صفحہ 50 پر ہے: حضرت سید نابایزید سلطانی فدیس یسرہ السالیمی کو ایک مرتبہ یہ تصوّر ہو گیا کہ میں بہت بڑا بُرُو رُگ اور شیخ و قُشت ہو گیا ہوں، لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکمیر کا آئینہ دار ہے۔ چنانچہ فوراً خداوند کا رخ کیا اور ایک منزل پر پہنچ کر دعا کی: ”اے اللہ عزوجل!“

شان خاتون بنت کی کرامات ﷺ

جب تک ایسے کامل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے روشناس (یعنی آگاہ) کر اسکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔“ تین دن اسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بُرُّگ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أُونٹ پر آئے اور آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو قریب آنے کا اشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اُونٹ کے پاؤں زمین میں دھستے چلے گئے۔ انہوں نے چھپتے ہوئے لہجہ میں کہا: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر لوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بازی یہ سمت پورے سلطام کو غرق کر دوں؟“ یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟“ جواب دیا کہ ”جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے 3,000 میل (تقریباً 4828 کلومیٹر) دُور تھا اور اس وقت میں سیدھا وہیں سے آ رہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قلب کی غُرماںی کرتے رہو۔“ یہ کہہ کر وہ بُرُّگ غائب ہو گئے۔ (تذکرۃ الْاویلیاء، (مترجم)، حضرت بازیید کے حالات و مناقب، ص ۱۰۳)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ پَرِ رَحْمَتُ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مفترت ہو۔ امِین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جب دریائے دجلہ استقبال کے لئے بڑھا.....

حضرت سید نابایزید سلطانی قُدُس سُرُّہ السَّامی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ

میں دریائے دجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے استقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ”محبّتی تیرے استقبال سے (اَن شَاء اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ) شَمَّهْ بر ابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غُر نہ ہو گا کیونکہ میں اپنی 30 سالہ ریاضت کو تکمیل کر کے ہر گز ضائع نہیں کر سکتا۔“ (ایضاً من ۱۱۲)

**اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ پِرَ حَمْتْ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَهُ
هماری مغفرت ہو، امین بجاه النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ**

فخر و غور سے ٹو مولی مجھے بچانا
یا رب! مجھے بنا دے پیکر ٹو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش از امیر اهل سنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۹۵)

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٖ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ دو حکایتوں سے یہ درس ملتا ہے کہ بندہ خواہ کیسا ہی بلند مقام پالے اور کتنے ہی انعامات حاصل کر لے اپنے نفس کو قابو سے باہر نہ ہونے دے۔ اگر دل میں کوئی ایسا خیال اُبھرتا محسوس ہو تو فوراً بارگاہِ الہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ حاضر ہو کرتا ہب ہوتا کہ وساوسِ شیطانی سے دل پاک ہو اور عمل شفاف ہو اور اسی طرح شیطانی و نفسانی شُرُور سے محفوظ رہتے ہوئے با ایمان موت سے ہم کنار ہوں کہ با ایمان موت دُنیوی زندگی کی انتہائی کامیابی ہے اور اس کامیابی تک رسائی نیکی اور نیک ما حل سے

ممکن ہے، اس پُرآشوب دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی بہترین ماحول فراہم کر رہی ہے۔ دنیا و آخرت کی بہتری پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستگی بہت مفید ہے دعوتِ اسلامی کے مشکل بار مدنی ماحول میں انوکھی انوکھی مدنی بہاروں کا ظہور بھی ہوتا رہتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 35 صفحات پر مشتمل رسائی ”سینگوں والی دلہن“ صفحہ 10 پر ہے:

دل کا سوراخ

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی دادی اماں دل کی مریضہ تھیں جس کی وجہ سے سینے میں شدید درد اٹھتا تھا، ٹیسٹ کروانے پر پتا چلا کہ دل میں سوراخ ہے لہذا آپریشن کے بعد بھی بچنے کے Chances (یعنی امکانات) کم ہیں، بظاہر یہ چند دن کی مہمان ہیں، دعا کریں اور بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر ان کی خدمت کریں۔ بہر حال وہ اسلامی بھائی دادی اماں کو گھر لے آئے تو کسی نے مشورہ دیا کہ تن طریق، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات استعمال کروائیں۔ یہ اسلامی بھائی جامعۃ المدینہ (سردار آباد) میں زیر تعلیم تھے لہذا انہوں نے وہیں سے تعویذات عطا ری ہاصل کرنے۔ الحمد للہ عز و جل! چند دن کے

اندر اندر درد بالکل ختم ہو گیا، جب دوبارہ میسٹ وغیرہ کروا یا تو ڈاکٹر حیرت زده رہ گئے کہ دل کا سوراخ بند ہو چکا تھا انہوں نے پوچھا کہ پچھلے دنوں کون سی دوا استعمال کی ہے؟ جواب دیا کہ امیر الہستاد کامت بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ کے تعویذات استعمال کروائے ہیں۔ یہن کر ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ ہماری زندگی کا پہلا واقعہ ہے کہ اس قسم کی مریضہ کو اس طرح شفافی ہو۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ**! ہماری دادی جان (یہ بیان دینے تک) حیات ہیں اور انہیں دل کی کوئی تکلیف نہیں۔

(سینگوں والی دلہن، ص ۱۰)

کھلا میرے دل کی گلی غوثِ اعظم

مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم هند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! **صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ**

موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی عورت

حضرت سید شمامعا ذہد ویہ رئنڈاٹ تھاں عتبہ روزانہ صبح کے وقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرتا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرتا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۱۵۱)



بيان نمبر ۳

خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۖ

خاتون جنت کا ذوق عبادت

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ ست“ جلد دوم کے ایک باب ”یہکی کی دعوت حصہ اول“ صفحہ 147 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاً ر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابومنظر محمد بن عبد اللہ خیام سرقندی عالیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور انہوں نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت سیدنا حضرت علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسَّلَام ہیں۔ میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر انہوں نے اپنانامِ حضرت بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُرُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ الیاس علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ عزوجل آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرو رکانات، شہنشاہ موجودات، محبوب رب الارض والسموات، احمد مجتبی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

با۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہوا رشادِ پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے روایت کر سکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سناء: ”جو شخص مجھ پر ذُرُود پاک پڑھے اُس کا دلِ نفاق سے اس طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّی اللہُ عَلَیٰ مُحَمَّد“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، الْبَابُ الثَّانِيُ فِي ثَوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، ص ۱۳۷)

ساقی حوض کوثر پہ لاکھوں سلام دنوں عالم کے سروار پہ لاکھوں سلام
 جس کا ابرِ کرم سب پہ سایہ فَقَنَ ایسے پیارے پیغمبر پہ لاکھوں سلام
 جس کی خوبیوں سے طیبہ کی گلیاں بسیں
 ایسے جسمِ معطر پہ لاکھوں سلام
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی ”صَلَّی اللہُ عَلَیٰ مُحَمَّد“
 پڑھنے کی عادت بنائیے اور اپنے اوپر رحمتوں کے خوب خوب دروازے کھلوائیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
 صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

سیدہ فاطمہ کا ذوق نماز

حضرتِ عَلَّامَ شَيْخِ عَبْدِ الْحَكِيمِ مَدْبُوْلِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُوَّی ”مَدَارِجُ النُّبُوَّة“ میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سید نا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بس اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھرنماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (مدارج النبوة (مترجم)، قسم پنجم، در ذکر اولادِ کرام، سیدہ فاطمة الزهرا، ج ۲، ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کس قدر عبادت کا ذوق تھا کہ پوری پوری رات اللہ عز و جل کی عبادت میں گزار دیتی تھیں الہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حقیقی الفت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہم نہ صرف فرائض بلکہ سُنن و نوافل کی ادائیگی کو بھی اپنا معمول بنائیں۔ نماز کی الفت و محبت کو اجاتگر کرنے کی نیت سے فضائل و برکات نماز پر مشتمل ۳ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

نماز کی برکتیں

﴿1﴾ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سو ستم سرما میں باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھپڑ رہے تھے، آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان کے پتے جھپڑ نے لگے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: یا ر سُوْلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امیں حاضر ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: بیشک جب کوئی مسلمان بنده اللہ عز و جل کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے

گناہ ایسے حظر تے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھوڑ ہے ہیں۔ (مسند احمد،

مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ج ۸، ص ۵۷۳، حدیث ۲۲۱۷۷)

﴿2﴾ حضرت سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک بہترین عمل ہے جو اس میں اضافہ کر سکتے تو وہ ضرور کرے۔ (الترغیب

والترهیب، کتاب الصلاة، الترغیب فی الصلاة مطلقاً، ص ۱۳۰، الحدیث ۹)

﴿3﴾ نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے اور "الْحَمْدُ لِلَّهِ" میزان کو بھردیتی ہے اور "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ" زمین و آسمان کے درمیان کو بھردیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقۃ دلیل یعنی رہنمای ہے، صبر و شکر ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف جگت ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ص ۱۰۶، حدیث ۲۲۳)

شیخ الحدیث حضرت علام مولانا عبد المصطفیٰ عظیم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُویٰ نے اسلامی بہنوں کے لئے نماز کی ترغیب پر مشتمل منظوم کلام لکھا ہے، فرماتے ہیں:

دیدارِ حق دکھائے گی اے بیبیو! نماز جگت تمہیں دلائے گی اے بیبیو! نماز

دربارِ مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جائے گی خالق سے بخشواہے گی اے بیبیو! نماز

عزّت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبیو! نماز

جگت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر آرام سے سُلائے گی اے بیبیو! نماز

شان خاتون بخت شان خاتون بخت
فناون بخت کا ذر عبارت ۴

خدمت تمہاری کریں گی حوریں ادب کے ساتھ رتبہ بہت بڑھائے گی اے یبیو! نماز
کوثر کے سلسلیں کھلائے گی اے یبیو! نماز
میوے تمہیں کھلائے گی اے یبیو! نماز
سب عطر و پھول ہوں گے چحاور پسینے پر
خوبی میں جب سائے گی اے یبیو! نماز
رمت کے شامیانوں میں خوبی کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے یبیو! نماز
باغ بہشت روضہ رضواں بہارِ خلد
سab کچھ تمہیں دکھائے گی اے یبیو! نماز
حوریں ترانے گائیں گی اور جھوم جھوم کر
نغمے تمہیں سنائے گی اے یبیو! نماز
پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں
سab کچھ تمہیں دلائے گی اے یبیو! نماز
فاقہ سے مُفلسی سے جہنم کی آگ سے
سab سے تمہیں بچائے گی اے یبیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامان آخرت
محشر میں کام آئے گی اے یبیو! نماز
باتِ عظیٰ کی ماں نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے ملائے گی اے یبیو! نماز

(جنتی زیور، ص ۶۵۸-۶۵۹)

بے نمازی کا درد ناک انجام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آحادیث مبارکہ میں جہاں نماز پڑھنے
کے اس قدر فضائل وارد ہیں وہیں نماز نہ پڑھنے کے بے شمار دُنیوی و آخری
نقصانات وعداً بات بھی بیان کئے گئے ہیں پُرانچہ اس ضمن میں ۵ فرامینِ مصطفیٰ

ذکر کئے جاتے ہیں:

”مصطفیٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل ۵ فرمان مصطفیٰ

﴿۱﴾ جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔

(المعجم الكبير، عکرمہ عن ابن عباس، ج ۵، ص ۳۸۱، الحدیث ۱۱۶۱۷)

﴿۲﴾ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ اس میں داخل ہوگا۔ (کنز الغمال، کتاب الصلاة، الترغیب عن ترك الصلاة، ج ۴،الجزء السابع، ص ۱۳۲، حدیث ۱۹۰۸۶)

﴿۳﴾ جس نے نماز چھوڑی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و دولت چھن گئے۔ (ایضاً، حدیث ۱۹۰۸۵)

﴿۴﴾ جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑ و کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا۔

(مسند احمد، مسند القبائل، حدیث ام این، ج ۱۱، ص ۲۷۱، الحدیث ۲۸۱۲۶)

﴿۵﴾ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عمل بر باد کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک کہ وہ توبہ کے ذریعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الصلاة، الترہیب من ترك الصلاة تعتمداً... الخ، ص ۱۸۵، الحدیث ۱۸)

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض گر قبر سُن لے آگ سے جائے گی بھر
بے نمازی تیری شامت آئے گی قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں دُنُوں ہاتھوں کی ملیں جوں انگلیاں
عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کر لے تو آغفلت سے باز
کر لے قبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی گردی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۶۷، ۶۶۸)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

اللَّهُ أَعْزَّ وَأَجَلَ ارشاد فرماتا ہے:

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُتْهِكُمْ
ترتمہ کنز الایمان: اے ایمان والو!
آمُوَالَّكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ
تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز
اللَّهُ وَمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ
تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے
ہُمُ الْخَسِرُونَ ⑨ اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان

(پ ۲۸، المناقبون ۹) میں ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 173 پر شیخ طریقت، امیر

اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلاں محمد الیاس عطّار قادری
دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں: مفسرین کرام رحمہم اللہ السالم فرماتے ہیں
کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مراد ہیں، پس
جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد
میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے
ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير
الصلوة... الخ، ج ۱، ص ۲۴۹)

شدیدِ ذخیمی حالت میں نماز

جب حضرت سید ناصر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرقاتلا نہ جملہ ہوا تو
عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وفات ہے) فرمایا، جی ہاں، سننے! جو شخص
نماز کو ضائع کرتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سید ناصر
فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدیدِ ذخیمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔
(المرجع السالیق، ج ۱، ص ۲۰۵)

بیماری و کلفت کے باوجود مشغول عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ بُحْت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنهَا کی طبیعت عالیہ ہم وقت عبادتِ الہی کی طرف متوجہ رہتی تھی، آپ رضی اللہ

شان خاتون بخت شان خاتون بخت
تَعَالَى عَنْهَا أَپِنے گھر بیوکام کا ج کی آنجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عبادتِ
اللہی میں بھی مشغول رکھا کرتی تھیں خواہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی بھی کام میں
ہوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر وقت یادِ اللہی میں مگن رہتیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی
یادِ اللہی سے غافل نہ ہوتیں اور یہاری اور تکلیف کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی
عبادت ترک نہ کرتیں۔ آپ نے خاتونِ بخت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جذبہ عبادت
کے متعلق ملاحظہ فرمایا بِ ذُوقِ تلاوتِ ملاحظہ تجویز کیجئے۔

مصروفیت میں بھی ذکرِ ربوبیت

حضرت سید ناسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک
مرتبہ حضور پُر نور، شافعِ یومِ الشور صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے سیدہ فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حسین
کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سور ہے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کو پنچا جھل
رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص
حالتِ رقت طاری ہوئی۔ (سفینۃ نوح، حصہ دُوُم، ص ۳۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خاتونِ بخت
سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تلاوت کرنے کا کس قدر ذوق تھا کہ اپنی گھر بیوی
مصطفیٰ کے دوران زبان سے تلاوت قرآن کا وزد بھی جاری رکھتیں جبکہ ہماری

مصروفیت کے دوران گانوں باجوں اور موسیقی کا شور و غل جاری رہتا ہے جس کی نحوس سے گناہوں کا میٹر چلتا رہتا ہے اے کاش! سب اسلامی بہنوں کا یہ مد نی ذہن بن جائے کہ گھر یلو کام کا ج میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کوڈ کرو اذکار سے ترکھیں اس سے نہ صرف اپنی نیکیوں میں اضافہ ہو گا بلکہ اولاد بھی اس سے مُستفید ہو گی، جیسا کہ

شکمِ مادر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مشتمل رسالے ”منے کی لاش“ صفحہ 5 پر شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں: (حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بسمِ اللہ پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بُرگ کے پاس بیٹھے تو اعود اور بسمِ اللہ پڑھ کر سوڑہ فاتحہ اور الہم سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنادیئے۔ اس بُرگ نے کہا، میٹے اور پڑھئے! فرمایا، بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

قرآن پاک پڑھنے کا ثواب

قرآن مجید، فرقان حمید اللہ ربُّ الانام عزَّوجَلَّ کا مبارک کلام ہے،

اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآن پاک کا ایک حرف

پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ خاتمُ المُرْسَلِین، شفیعُ الْمُذَنبِین، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان لِلنَّشِين ہے: ”جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس (۱۰) کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا اللہ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب مل佳، فی من

قرأً حرفًا من القرآن، ص ۶۷۶، حدیث ۲۹۱۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868 صفحات پر مشتمل کتاب ”اصلاحِ اعمال“، جلد اول صفحہ 277 پر عارف باللہ، ناصحُ الأمة حضرت علام عبد الغنی بن اسما عیل نائبی حنفی علیہ رحمۃ اللہ العلیٰ اس حدیث پاک کو نقل کر کے فرماتے ہیں: اگر ہم اس ”اللَّمَ“ کے ہر حرف یعنی ”الْفَ، لَام اور میم کو مزید پھیلانے کا اعتبار کریں تو ان تینوں کے اپنے حروف 9 بنیں گے تو یوں تمام کے مجموعے کے برابر 90 نیکیاں ہوں گی۔“

تلاوت کی توفیق دے دے الہی!

گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

بہترین شخص

نَبِيٌّ مَكْرُّمٌ، نُورٌ مُجَسَّمٌ، رَسُولٌ أَكْرَمٌ، شَهِنَشَاهٌ بْنٌ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرَانِ مُعَظَّمٌ هُوَ خَيْرُ كُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَمَهُ، يعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِيحُ البُخَارِيُّ، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ص ۱۲۹۹
 حدیث ۵۰۲۷) حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قرآن پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اسی حدیث مبارک نے مجھے یہاں بٹھا کر کھا ہے۔
 (فَيُصَلِّيُّ الْقَدِيرُ، حرف الخاء، ج ۳، ص ۶۱۸، تحت الحدیث ۳۹۸۳)

اللَّهُ مَجْهَهُ حَافِظُ قُرْآنَ بَنَادَے

قُرْآنَ كَهْ أَحْكَامَ پَهْ بَهْجَهُ كَوْ چَلَادَے

(وسائل بخشش از امیر اهلست دامت برگانهتم العالیه، ص ۱۰۱)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

قرآن شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم، نورِ مُجَسَّمٌ، رَسُولٌ مُحْتَشَمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کافِرَانِ مُعَظَّمٌ ہے: جس شخص نے قرآن پاک سیکھا اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے اس پر عمل

کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جہت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق، باب العین، عقیل بن احمد، ج ۴، ص ۳، المکتبۃ الشاملۃ)

اللّٰہ! خوب دے دے شوق قرآن کی تلاوت کا

شرف دے گندید خدا کے سامنے میں شہادت کا

صلوٰۃ علَیٰ الْعَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللّٰہ تَعَالٰی قِیامٰتٰ تک أَجْرٌ بِرْهاتا رہے گا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا

علم کا ایک باب سکھایا اللہ عزَّ وَ جَلَّ قیامت تک اس کا اُجُر بڑھاتا رہے گا۔ (الجامع

الصغریٰر مع فیض القدیر، حرف المیم، ج ۶، ص ۲۳۶، الحدیث ۸۸۶۴)

عطاؤ ہوشوق مولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد اول“ صفحہ 545 تا 546 پر صدر اشریعہ،

بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی نقل فرماتے ہیں: ایک آیت کا

حفظ کرنا ہر مسلمان مُکلَّف (یعنی عاقِل و بالغ) پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا

حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل

مثلًا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔ (الدُّرُّ الْمُخَتَار،

كتاب الصلاة، باب فی صفة الصلاة، ويجهر الإمام، ج ۲، ص ۳۱۵)

دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے قرآن پاک کی تعلیم و تعلم کے متعلق ملاحظہ فرمایا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستگان اس سعادت سے کس قدر رفیض یا ب ہو رہے ہیں، یہ بھی ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب **فیضانِ سنت** جلد دوم کے ایک باب ”نیکی کی دعوت حصہ اول“ صفحہ 564 پر ہے: ۱۴ رَمَضَانُ الْمُبارَك ۱۴۳۵ھ، 15 اگست 2011ء تک صرف پاکستان میں برائے حفظ و ناظرہ مدنی متون کے تقریباً 766 اور مدنی متون کے تقریباً 316 مدارسِ المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن میں مدنی متون اور مدنی متون کی ملا کر کل تعداد تقریباً بہتر ہزار (72,000) ہے۔ نیز اسلامی بھائیوں کے مَدْرَسَةُ المدینہ بالغان (عموماً وقت بعد عشاء دورانیہ: تقریباً 40 منٹ) کی تعداد تقریباً تین ہزار تین سو سو لے (3,316) ہے اور اسلامی بہنوں کے مَدْرَسَةُ المدینہ باللغات (عموماً وقت صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف

وقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹے 12 منٹ) کی تعداد تقریباً اکتالیس ہزار نو سو اٹھیں (39,938) ہے۔ نیز (۱۰ رجب المُرَجَّب ۱۴۳۲ھ - 12-6-2011 تک) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعاتِ المدینہ کی تعداد تقریباً تو ہے (90) اور اسلامی بہنوں کے جامعاتِ المدینہ کی تعداد تقریباً بہتر (72) ہے، طلبہ کی تعداد تقریباً چھ ہزار چھ سوا کہتر (6671) اور طالبات کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو اکتالیس (2841) ہے۔ ان تمام جامعاتِ المدینہ (لِلْبَيْنِ وَلِلْبَيْنَاتِ) اور مدارسِ المدینہ (لِلْبَيْنِ وَلِلْبَيْنَاتِ) میں مفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے آخر اجاتِ مُخْتَر (مُخْتَر - مُخْتَر) اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ برائے کرم! آپ بھی اپنی زکوٰۃ و عشر اور صدقات و خیراتِ دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑیسوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرم اکر دعوتِ اسلامی کو دینے کا ذہن بنائیے۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَبِيبِ!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نئی دلہن عبادت میں مگن

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب، ”حکایتیں اور نصیحتیں“، صفحہ 541 پر مبلغ اسلام حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش علیہ رحمۃ اللہ القیدیر نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا

فاطمۃ الرَّحْمَةُ هر اعرضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 حضرت سید ناعلیٰ المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو
 حضرت سید ناعلیٰ المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 محبت بھری گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ جب رات کا اندر ہیراچھا گیا تو آپ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا رو نے لگیں۔ حضرت سید ناعلیٰ المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے
 پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا آپ خوش نہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں اور
 آپ میری بیوی ہیں؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری
 رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ
 رہی ہوں کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا،
 آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔
 آج رات ہم اپنے ربِ عزّ و جلّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ
 وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“ اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے
 ہو کر ربِ قدیر عزّ و جلّ کی عبادت کرنے لگے۔ (الرؤش الفائق، المجلس الثامن

والاربعون في ازواج على بفاطمة... الخ، ص ٢٧٨ ملخصاً)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا الفاظ ”آپ

تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، ”بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس پر اسلامی بہنوں کو غور کرنا چاہئے کہ ان کے دل میں اپنے ”بچوں کے اتو“ کا کتنا احترام ہے اور وہ اپنے ”بچوں کے اتو“ کے لئے حقوق ادا کرتی اور ان کی رضا کے لیے کیا کیا کوششیں کرتی ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ میں سیدی اعلیٰ حضرت،

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے بیان کردہ حقوق کا مفہوم پیشِ خدمت ہے: شوہرو بی بی کے متعلقہ امور میں مطلقاً شوہر کی اطاعت یہاں تک کے ان امور میں شوہر کی اطاعت والدین کی اطاعت پر بھی مقدم ہے، شوہر کی عزت اور مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیرخواہی، ہر وقت جائز کاموں میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اُسے اپنا مولیٰ جاننا اور نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جاشکایت نہ کرنا اور خدا تو فیق دے تو درست شکایت سے بھی بچنا، اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں نہ جانا (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر جانا پڑ جائے تو صرف محارم یعنی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن اور وہ بھی صح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، بچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد جاسکتی ہے اور بلا اجازت شوہرات کو کہیں بھی نہیں جاسکتی۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰ ملخصاً) اور اگر وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو، یعنی میں تمہاری مملوک ہوں جو چاہو کر و مگر راضی ہو جاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۷۱ ملخصاً)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالے ”سقٹ نکاح“ میں سے بھی ایک حدیث مبارک مُلاکظہ فرمائی جا چکی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سرتک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔“

(مسندِ احمد، مسند انس بن مالک ج ۵، ص ۴۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیر المؤمنین حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رکھتیں، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب نماز کے لئے تشریف لاتے اور راستے میں سید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر سے گزرتے اور گھر سے چکی کے چلنے کی آواز سنتے تو نہایت درود محبت کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے: یا اَرْحَمَ الرّحِيمِينَ! فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ریاضت و فقامت کی جزاً نہیں عطا فرمادا اور اسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرم۔

(سفینہ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵)

خاتونِ جنت کی دعائیں

حضرت سید نا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بعض مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سید شیخ فاطمہ الرَّہبر اعرضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شام سے صح تک عبادت وریاضت اور اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری اور نہایت عاجزی سے التجاوڑا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمام دعائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش اور بھلائی کے لئے ہوتیں۔ (المرجع السالیق)

شیخ محقق حضرت علامہ عبد الحق محمد شیڈ ڈہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی
 ”مدارج النبوة“ میں فرماتے ہیں، امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسلمان مردوں اور خورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعائیں کرتے دیکھا، انہوں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعاء مانگی۔ میں نے عرض کیا: ”اے مادر مہربان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دعائیں مانگتیں؟ فرمایا: اے فرزند الجوارثُم الدَّار! یعنی پہلے ہمسایہ ہیں پھر گھر۔ (مدارج النبوة (مترجم)، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد کرام،

ج ۲، ص ۶۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرت فاطمہ پر ہمارے دل و جان

قربان! آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَوَمَّتِ مُسْلِمَه کا کس قدر درد تھا کہ ہم ناتوانوں کے لئے بعض اوقات ساری ساری رات دعا کیں مانگتی رہتیں اور اپنی سہولت و آسانی کے لئے رب کائنات کی بارگاہ میں کبھی ملٹجی نہ ہوتیں حالانکہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر میں اکثر ویشتر فاقہ رہتا، مکمل تن وھا نبینے کے لئے کپڑا تک نہ ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں تو کل اس درجے کا تھا کہ کبھی بھی دنیا کی فانی نعمتوں کے متعلق سوال تک نہ کیا۔

ہمیں بھی اپنے ربِ کریم کی بارگاہ میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے کہ مسلمان کی دعا مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بہت جلد قبول ہوتی ہے نیز دعا کی قبولیت کے سلسلے میں کسی کے حق میں دوسروں کا دعا کرنا خود اس کے اپنے حق میں دعا کرنے سے بہتر ہے چنانچہ منقول ہے کہ ”حضرت سید ناموی علیہ الصلوٰۃ والسلام“ کو خطاب ہوا: اے موی! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الہی! اوہ منہ کہاں سے لا اؤ؟ (یہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توضیح ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دعا کرو، کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا۔

(مثنوی مولانا روم (مترجم)، دفتر سوم، ص ۲۴۵)

امیر المؤمنین حضرت سید ناصرؑ فاروقؑ اعظم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ

مُؤَرَّه کے پھول سے اپنے لئے دُعا کرتے کہ دُعا کرو عمر بخشا جائے۔

(فَضَائِلِ دُعا، ص ۱۱۲)

دُعا کے ۳ فوائد

اللَّهُ عَزَّوجَلَّ كَرِمُ حُبُوبٍ، وَأَنَّا نَسْأَلُهُ غُيُوبَهُ، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرِمَاتَ هُنَّ بِنَدَاءِ كَيْ دُعا تِينَ بَاتُوا سَعَى خَلِيلِنِيْنِ هُوتِيْ:

﴿۱﴾..... اُسے دنیا میں فائیدہ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿۲﴾..... یاؤں کے لئے آخرت میں جمع کی جاتی ہے۔ ﴿۳﴾..... یا بقدر دعا اُس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ (سنن ترمذی، احادیث شنتی، باب فی الاستعاذه، ص ۸۲۳، الحدیث ۳۶۰۷) ایک روایت میں ہے مومن (کہ جب آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مُستحب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں) تمتا کرے گا، کاش! دنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں)۔

(المُسْتَدِرُكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاْكَمِ، كِتَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ... الخ، باب يَدْعُوا اللَّهَ بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ج ۲، ص ۱۶۴، الحدیث ۱۸۶۲)

دُعا میں ۴ سعادتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا رائیگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اس کا دنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی

جائے گا۔ لہذا دعائیں سُستی کرنا مناسب نہیں۔

پیاری کے چار حروف کی نسبت سے ۴ مکنی پھول

(1) : پہلا فایدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اس کا حکم ہے مجھ سے دعا منگا کرو جیسا کہ قرآن پاک میں ارشادِ خدا یے پاک ہے:

ترجمہ کمز الایمان: مجھ سے دعا کرو
اُذُوْنِيْ اَسْتِجِبْ لِكُمْ
میں قبول کروں گا۔ (پ، ۲۴، مؤمن: ۶۰)

(2) : دُعاء مانگنے سُستی ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکنی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات دُعاء مانگتے۔ لہذا دُعاء مانگنے میں انتباہ سُستی کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

(3) : دُعاء مانگنے میں اطاعتِ رسول بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کو دعا کی تاکید فرماتے رہتے۔

(4) : دُعاء مانگنے سے یا تو بندے کے گناہ معاف کئے جاتے ہے یا دنیا یا میں اس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

صلوٰ علی الْعَبِیْبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدَ

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعماں نگنے میں اللہ ربُّ
 الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب، مہر رسالت، ماہِ نُبُوت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت بھی ہے، دُعماں نگنست بھی ہے، دُعماں نگنے سے
 عِبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدَّد فوائد حاصل ہوتے
 ہیں۔ بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قُبُولیت کیلئے یہت جلدی
 مچاتی بلکہ مَعَاذَ اللہ باتیں بناتی ہیں کہ میں تو اتنے غرصہ سے دُعا میں مانگ رہی
 ہوں، بُرُور گوں سے بھی دُعا میں کرواتی رہی ہوں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ
 وظائف پڑھتی ہوں، وہ اوراد پڑھتی ہوں مگر اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ میری
 حاجت پُوری کرتا ہی نہیں بلکہ بعض یہ بھی کہتی سنی جاتی ہیں:
 ”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی مجھے سزا مل رہی ہے۔“

نمازوٰ نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا نہیں!!!

اس طرح کی ”بھروس“ رکانے والیوں سے اگر دریافت کیا جائے کہ
 بہن! آپ نمازوٰ پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے، ”بھی نہیں۔“ دیکھا آپ
 نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی

ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے! اور نماز کے معاملے میں ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (معاذ اللہ) کوئی گناہ ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!
استغفِرُ اللَّهِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

قبولیت دعا میں جلدی نہ کرے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعا کی قبولیت میں جلدی نہیں مچانی چاہئے پتنا مجھ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائل دعا“ صفحہ 97 پر رئیسُ الْمُتَكَلِّمِینْ حضرت علامہ مفتی نقی علی خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ دعا کے آداب اور قبولیت کے اسباب ذکر کرتے ہوئے 48 وال آداب یہ بیان فرماتے ہیں: ”دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے“، اس آداب کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فرماتے ہیں: سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک امیدواری میں گزارتے ہیں، صبح و شام ان کے دروازوں پر دوڑتے ہیں اور وہ ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، دل تنگ ہوتے ہیں، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، مگر یہ نہ امید توڑیں نہ پیچھا چھوڑیں اور أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، أَكْرَمُ

الْأَكْرَمِينَ عَزَّ جَلَّهُ كَدْرَوْازَهُ تَوَآتَاهِي كُونَهُ هَيْهُ اُورَآئِي بَهْجِي تو
اُكتَاتَهُ، طَبَرَاتَهُ، كَلَهُ كَاهُوتَاهُ آجَهُ هَوْجَانَهُ، اِيكَهُ هَفَتَهُ كَچَهُ پَرَهَتَهُ گَزَرَا اور
شَكَایتَهُ هَوْنَهُ لَگِي، صَاحِبَهُ پَرَهَا توْقَهَا کَچَهُ اَثْرَنَهُ هَوْا، يَهْمَقَ اپَنَهُ لَيْهُ اِجاْبَتَهُ
(قوْلَتَهُ) کَادْرَوْازَهُ خَوْبَنَدَ کَرَلَيْتَهُ ہِيْسَ - رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَّا تَهُ
ہِيْسَ: ”تَهَمَّارِي دُعَاءَ قَبُولٍ هَوْتَيْهُ ہِيْسَ جَبَ تَكَ جَلَدِي نَهَ کَرَوْکَهُ مِيْنَ نَهَ دُعاَ کَیْتَهُ،
قَبُولَنَهُ هَوْنَهُ ہِيْسَ۔“ (سنن الترمذی، احادیث شتی، باب فی الاستعاذه، ص ۸۲۳)

الحدیث (۳۶۰۸)

اوْرَپَھَرْ بَعْضَ تَوَاسُ پَرَالِيْسَهُ جَامِهُ سَے باهِرَهُ هَوْجَاتَهُ ہِيْسَ کَه اَعْمَالَ وَادِعَيَهُ
(یعنی وَظَانَفَ دُعَاءَوْاں) کَه اَثَرَ سَے بَے اِعْتِقادِ بلَكَهُ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) کَه وَعْدَهُ وَكَرْمَهُ
سَے بَے اِعْتِقادِ - وَالْعِيَادَةُ بِاللَّهِ الْكَرِيمِ الْجَوَادِ
ایسُوں سَے کَہا جَانَهُ کَه اے بَے حَیَا! بَے شَرْمَوْا! ذَرَا اپَنَهُ گَرِیبَانَ مِيْنَ
مَنَهُ ڈَالَو، اگر کوئی تَهَمَّارِا بِرَا بِرَا دَوْسَتَهُ تَمَ سَے ہَزَارَ بَارَ کَچَهُ کَامَ اپَنَهُ کَہے اوْرَتَمَ اسَ
کَا ایک کَامَ نَهَ کَرَو، تو اپَنا کَامَ اسَ سَے کَہتَهُ ہَوْنَهُ اُولَ تَوَآ پَلَجَاوَهُ (یعنی شَرْمَادَهُ) گَے
کَہ ہُمَ نَهَ تَوَاسُ کَا کَہنَا کَیَا ہِيْ نَہِيْسَ ابَ کَسَ مَنَهُ سَے اسَ سَے کَامَ کَوْکَہِيْنَ اورَ اگر
”غَرْضَ دِیوانِيْ ہَوْتَيْهُ ہِيْسَ“ کَہے بَھِيْ دِيَا اوْرَ اسَ نَهَ کَیَا تَوَاصِلَهُ (یعنی باَکَلِ بَھِيْ) مَحَلِّ
شَكَایتَهُ نَهَ جَانُو گَے کَہ ہُمَ نَهَ کَبَ کَیَا تَهَا جَوَوَهُ کَرتَا۔

اب جان پجو کہ تم مالک علی الاطلاق غَوْجَل کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔
 اس کا حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی خواہی (یعنی زبردستی رنا چار) قبول چاہنا
 کسی بے حیائی ہے، اوحمق! پھر فرق دیکھ اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر، ایک
 ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں، تو
 سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پھر ادے رہے
 ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحبت و عافیت، بلاوں سے حفاظت،
 کھانے کا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روائی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں
 روشنی، بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض
 خواہشیں عطا نہ ہوں کس منہ سے شکایت کرتا ہے، تو کیا جانے کہ تیرے لیے
 بھلانی کا ہے میں ہے، تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس دعا نے دفع
 کی، تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے، اس کا
 وعدہ سچا ہے، اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں (جو پیچھے گزر چکیں) جن میں ہر پہلا
 پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں! بے اعتقادی آئی تو یقین جان کر مارا گیا اور ابلیس لعین
 نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ والیعاز بالله سُبْحَنَهُ وَ تَعَالَى۔ (فضائل دُعاء، ص ۱۰۰)

صَلَّوَاعَلَى الْحَبِيبِ!

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!

صَلَّوَاعَلَى الْحَبِيبِ!

پڑوسیوں کی خیرخواہی

پیاری بیماری اسلامی بہنو! خاتون بنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت سے ہمیں یہ مدد فی پھول بھی چننے کو ملا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمسایوں کے لیے زیادہ دعا فرمایا کرتیں اور فرماتیں: پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر۔ ایک ہم نادان ہیں کہ ہمسایوں کا ہمیں خیال تک نہیں۔ ہم اپنے گھر میں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں، عمدہ عمدہ ملبوسات پہننے ہیں اور ہم میں میں سے بعضوں کے ہمسایوں کو یہ چیزیں میسر نہیں ہوتیں اور ہمیں ان کا خیال تک نہیں آتا اور اگر وہ کسی چیز کا سوال کریں تو ہم پھر بھی نہیں دیتے۔

مفسِر شہیر، حکیم الأمت مفتی احمد یار خان نعییٰ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِیٰ
پارہ 30 سورۃ الماعون، آیت نمبر 7، ”وَيَسْعَونَ إِلَيْا عَوْنَ ؟“ ترجمہ کنز الایمان: اور برتنے کی چیز مانگنے نہیں دیتے۔“ کے تحت ”تفسیر نور العرفان“ میں جو کچھ فرماتے ہیں، اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ معمولی برتنے کی چیزوں کو ماعون کہا جاتا ہے، جیسے سوئی، نمک، آگ، پانی وغیرہ یعنی منافقین کی عبادتیں بھی خراب ہیں اور معاملات بھی گندے کہ اپنے پڑوسیوں کو معمولی برتنے کی چیزیں عاریۃ بھی نہیں دیتے، آگ، پانی، نمک پران کی جان لکھتی ہے، یا یہ لوگ اپنی ضرورت سے بچی چیزیں جوان کے لیے بے کار ہیں، کسی کو

نہیں دیتے، اگرچہ خراب ہی ہو جاویں، اس آیت سے وہ زمیندار عبرت پکڑیں
جو اپنا فاتح نامہ بازار میں نہیں لاتے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عاریت کسی کو
کوئی چیز نہ دینا منافقین کے کام ہیں۔ مسلمانوں کو تو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا
چاہئے، پڑوسیوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا
فرمان باقرینہ ہے: حضرت جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں
وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا
حددار بنادیں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاة بالجار،

ص ۱۵۰۰، حدیث ۶۰۱۵)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں عورت نمازو روزہ،
صدقة کثرت سے کرتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے۔
سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔

(مسند احمد، ج ۴، مسند ابی هریرہ، ص ۶۳۵، حدیث ۹۹۲۶)

10 چیزیں ظلم سے ہیں

حضرت سید ناسفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: 10 چیزیں

ظلم میں سے ہیں۔

(1) کوئی مرد یا عورت اپنے لئے تو دعا مانگے مگر اپنے والدین اور عام مومنین کے لئے نہ مانگے۔

(2) جو روزانہ قرآن پاک پڑھے اور 100 آیات کی تلاوت نہ کرے۔

(3) جو شخص مسجد میں داخل ہو اور دور کعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر ہی باہر نکل آئے (جبکہ وہ وقت مکروہ ہے ہو)۔

(4) جو آدمی قبرستان سے گزرے مگر ان پر سلام نہیں کرے اور نہ ہی ان کے لیے دعا مانگے۔

(5) جو شخص جمعہ کے دن شہر آئے پھر جمعہ پڑھے بغیر ہی چلا جائے۔

(6) جن لوگوں کے محلے میں کوئی عالم آئے اور اس کے پاس علم سیکھنے کوئی بھی نہ پہنچے۔

(7) ایسے دوآدمی جو ایک دوسرے کے رفیق بننے مگر کوئی بھی اپنے دوست کا نام نہ پوچھتے۔

(8) ایسا آدمی جسے کوئی دعوت پر بلاۓ مگر وہ نہ پہنچے (کوئی مجبوری ہو تو مضاائقہ نہیں)۔

(9) وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی بے کار ضائع کر دی، علم و ادب کچھ نہ سیکھا۔

(10) ایسا آدمی جو خود شکم سیر ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہے اور یہ اسے کھانے کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ (تَبِيَّنُ الْفَاغِلِينَ ، بَابُ حَقِّ الْجَارِ ، ص ۷۸)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

پڑوں کا حق کیا ہے؟

نُبیٰ کریم، رَءُوفٌ رَّحِیْمٌ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے اپنے مال اور اہل پر خوف کرتے ہوئے پڑوں پر دروازے کو بند کیا تو وہ مومن نہیں اور وہ شخص بھی مومن نہیں جس کے فتنے سے اس کا پڑوں ایک من میں نہ ہو، جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اگر وہ تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ مفلس ہو جائے تو اس کی حاجت روائی کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، اگر کوئی خوش حاصل ہو تو اسے مبارکباد دو، اگر مصیبت پہنچ جو تعزیت کرو، اگر مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ، اس کے مکان سے اپنا مکان اونچانہ بناؤ کہ اس کی ہوار و ک دو مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں، ہانڈی کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دو مگر یہ کہ ایک چلو اسے بھی بھیج دو، جب پہل خرید کر لاؤ تو اس کے گھر تھفہ بھیجو ورنہ خفیہ لے کر آؤ اور تمہاری اولاد پہل لے کر باہر نہ نکلے تاکہ ان کے بچے ناراض نہ ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم

جان نتے ہو بمسایہ کا کیا حق ہے؟ اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے! بمسایہ کے حق کو بہت تھوڑے لوگ پورا کرتے ہیں جن پر اللہ ربُّ
الْعِزَّة عَزَّوَجَلَ رحمت فرماتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں : رحمت عالم، نورِ مجسم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صحابَةَ کرام کو بمسائے کے حق کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے خیال کیا
کہ عنقریب بمسائے کو وارث بنادیا جائے گا۔

(شُعبُ الائِتَّانِ لِلتَّبَّهِقِ، باب فی اکرامِ الجارِ، ج ۷، ص ۸۳، حدیث ۹۵۶۰)

کتنے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟

حضرت سید نامام زہری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُوَى سے مروی ہے کہ ایک شخص
نے حضور پر رحمت و شفقت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بمسایہ کی
شکایت کی تو نجی اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا کہ مسجد کے
دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ ساتھ کے 40 گھر بمسائیگی میں داخل
ہیں۔ امام زہری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُوَى فرماتے ہیں کہ 40 ادھر، 40 ادھر، 40 ادھر،
40 ادھر اور چاروں طرف اشارہ فرمایا۔ (احیاء العلوم، کتاب ادب الالفۃ
والاخوة، حقوق الجوار، ج ۲، ص ۲۶۵)

صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سیدۃ النساء، بتول زہرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کا ذوقِ عبادت، نماز میں خشوع و خضوع، کھانا پکاتے بھی تلاوت
قرآن اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعاؤں کے متعلق پڑھا۔ آئیے! آپ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی زندگی سے ایک درس حاصل کریں اور اپنے اوپر غور کریں کہ کیا
ہمارے اندر بھی عبادت و ریاضت کا جذبہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے دل
میں بھی کبھی خوفِ خدا سے رُقت پیدا ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ عبادت و ریاضت اور
خوفِ خدا کا جذبہ پانا چاہتی ہیں تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک
دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ ان شاء اللہ
عز و جل! آپ کو خوفِ خدا کی دولت ملے گی، جب دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا
تو نمازوں کی پابندی کرنے، سنتوں کا پیکر بننے اور باپر دہ رہنے کا جذبہ ملے گا۔
اور ان شاء اللہ عز و جل! دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ دعوتِ
اسلامی کے مدنی ماحول کی بُرکتوں کے کیا کہنے؟ یقیناً اچھی صحبت رنگ لا کر رہتی
ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی
ایک قابلِ رشک موت کا تذکرہ ملا لاظھ فرمائیے اور رشک کیجئے، چنانچہ عطاً آباد
(جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری

امی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطاریہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطا ریہ بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول کی برکت سے الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! پنج وقت نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صبح امی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلےٰ ہی پر تھیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ ڈھونکیا اور نمازِ اشراق کی نیت باندھ لی۔ جب پہلی رکعت میں سجدہ کیا تو سرناہ اٹھایا۔ گھروالے سمجھے کہ شاید امی جان کو دورانِ نماز نیندا آگئی ہے، جب بیدار کرنے کی غرض سے انہیں ہلا یا جھلایا تو وہ ایک طرف لڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی! اِنَا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امی جان کو شہنشاہ بغداد ڈھونرو گوٹھ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْأَكْرَمِ کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول سے وابستگی کام آگئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے ذا عینی اَجَلِ کو لیک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد ان کا چہرہ بھی بہت فورانی ہو گیا تھا۔ انتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد لعین 2 ربیع الثور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ ان کی قبر کی سل گرگئی اور قبر میں مٹی بھر گئی۔ درستی کیلئے بُوں ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے

پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اٹھے کہ آئی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹی نکال لی گئی تو میرے بھائی نے امی جان کے قدموں کو پُجھوا تو اللہ حمد للہ عز و جل! ان کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے الٰو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید رو رانی ہو چکا تھا۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سلیمان قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارک و تروتازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ مد فین کے وقت ان کو قبر کے پیچے میں لٹایا گیا تھا!

دہن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ کپڑتا ہے،
تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اسی طرح اللہ عز و جل اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مددنی ماحول سے وابستہ ہونے والا بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگلگھاتا اور بسا

اوقات ایسی شان سے پیک اجل کو لبیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر شک
کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اس عاشقہ رسول کی دنیا
سے ایمان افروز خصتی اور بعدِ فن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گلاب کے
پھولوں کی خوشبو کا آنا کافی و بدن کا سلامت ملنا مسلک حق الہست کی صداقت کی
غیبی تائید ہے۔ اللہ عز و جل اس خوش نصیب اسلامی بہن کو پُل صراط، حشر اور میزان
ہر جگہ سُر خرو فرم کر جنت الفردوس میں سیدہ فاطمۃ الزہر اعرضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پڑوں
عطافرمائے۔ امین بجاء النبي الامین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر برسر
میں گرچہ ہوں تمہارا خطوا وار یا رسول !

(پردی کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بن رہا ہو گا کہ
بے پر دگی، نمازوں میں مستقی، فلموں ڈراموں، گانے باجوں وغیرہ تمام
گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے اور راہِ سنت پر آ کر نمازوں کی پابندی، تجدہ،
تلاؤت اور ذکر و درود میں اپنے شب و روز صرف کرنے چاہئیں۔ لیکن جیسے ہی یہ
کتاب رکھیں گی تو شیطان آپ کو یہ سب کچھ بھلانے کی کوشش کرے گا اور (معاذ
اللہ) بعض نادان اسلامی بہنیں پھر گناہوں میں بتلا ہو جائیں گی۔ اگر آپ واقعی

نیک بننا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔
 ہفتہ وار اجتماع میں ہر ہفتہ شرکت کا ذہن بنائیے اور مکتبۃ المدینہ سے مدنی
 انعامات کا رسالہ حاصل فرمائیے اور روزانہ فلکِ مدینہ کرتے ہوئے اپنی یہاں کی
 ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائجئے، ان شاء اللہ عز وجل! اس کی برکت سے
 پاندیشنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے گودھنے کا
 ذہن بننے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری
 دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے
 مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے
 محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عز وجل

اللَّهُ كَرِيمٌ إِيَّاكَرَمْتُ تَحْكُمُ بِهِ جَهَنَّمُ مِنْ
 اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مجی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت برکاتُهُمُ الْعَالِیَةُ، ص ۱۹۳)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

کرے گی۔ (الجامع الصغير، ص ۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)
 علمائے کرام رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مجلس وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے
 جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الكبائر، ج ۱، ص ۱۰۲)

بیان نمبر 4

خاتونِ جنت
کا
عشق رسول

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خاتون جنت کا عشق رسول

درود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 11 پر شیخ طریقت، امیرِ الہستت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت بر سرکارہم العالیہ نقل فرماتے ہیں، اللہ عزوجل کے محظوظ، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مشکلہ ہے: ”جس نے مجھ پر 100 مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جھمّ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروز قیامت شہدا کے ساتھ رکھے گا۔“ (مجموع الرؤاید، ج ۱۰، ص ۲۵۳، الحدیث ۱۷۲۹۸)

صلوٰا علٰی الحبیب!

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خواتین جنت کی سردار، جگر گوشہ سرکار

حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّحْمَنی اللہ تعالیٰ علیہ کو حضوری رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ سے اور حضوری رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

بیہت محبت فہمی اور مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہو
اس کی ہر ادا اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّہمۃ رضی اللہُ
 تعالیٰ عنہا نے خود کو ہر اعتبار سے سنت رسول کے سامنے میں ڈھال رکھا تھا۔
عادات و آطوار، سیرت و کردار، نشست و برخاست، چلنے کے انداز، گفتگو اور
صدقیت کلام میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیرتِ مصطفیٰ کا عکس اور نمونہ تھیں۔

هم شکلِ مصطفیٰ

حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّہمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر سے پاؤں تک ہم
شکلِ مصطفیٰ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چال ڈھال، وضع قطع حضور صَلَّی اللہُ
تعالیٰ علَیْہ وَالہ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی۔ اللہ عز و جل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول
اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علَیْہ وَالہ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی تصویر بنا لیا تھا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت
سیدنا عائشہ، صدیقہ، طبیبہ، طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علَیْہ وَالہ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّہمۃ رضی اللہُ
تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و آطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست
میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علَیْہ وَالہ وَسَلَّمَ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

رسون اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُوت^(۱) کا

(۱)لیعنی سیدہ فاطمۃ الرَّہمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سُبْحَنَ اللَّهُ أَكْبَرُ! حَاتُونِ جَتْ، اُمُّ الْأَكْثَرِ حَضْرَتِ سَيِّدِ شَهَادَةِ فَاطِمَةَ

الَّهُ رَأَى مَعْوِظَتَهُ عَلَيْهِ وَجَلَّ عَنْهَا كَيْ عَادَاتِ اپنے بابا جان صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عادات جیسی تھیں۔ حَاتُونِ جَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سیرت، آقا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت جیسی تھی۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا کردار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ستون کا آئینہ دار تھا۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی گفتار رسول اللَّه صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی گفتار جیسی تھی۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی نِشَست و برخاست یعنی اٹھنا یہ صنار رسول اللَّه صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جیسا تھا۔

(مفتقی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ علیہ "مراث" میں فرماتے ہیں): آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے جسم سے جَتْ کی خوشبو آتی تھی جسے حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا لقب زہرا ہوا۔
(مزادۃ التنایجیح، ج ۸، ص ۴۵۳)

بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی ناگہبত کا

(دیوان سالک از مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ علیہ)

خیال رہے کہ حضرت سید شنا فاطمۃ الزہرا، از سرتاقدم بالکل ہم شکل
مصطفی تھیں اور آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے صاحبزادگان میں یہ مشاہدہ تقسیم کر
دی گئی تھی حضرت سید نامام حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان رسول اللَّه

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ تھے اور حضرت سید ناام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے نیچے کے حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہت مشابہ تھے۔ حضرت سید ناام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھی۔

(مرأة المُناجِيَّ، ج ۸، ص ۴۸۰)

صلوٰ علیٰ الرَّحِیْب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

قدرتی مشابہت

حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ عزوجلٰ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے (جبیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوا،) ”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ انہی میں سے ہو گا۔ تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے اس کی محبویت کا کیا حال ہو گا۔ (الترجع السالیق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیث پاک کے تحت شاریح

مشکوٰۃ، حکیم الامم حضرت علامہ مفتی احمد یارخان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُویٰ فرماتے ہیں: یعنی جو شخص دنیا میں کفار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، ان کی سی شکل بنائے کل قیامت میں ان کے ساتھ اٹھے گا۔ اور جو مقی مسلمانوں کی سی شکل بنائے، ان کا لباس پہنہ وہ کل قیامت میں ان شاء اللہ عزوجلٰ! مقیوں کے زمرة

میں اٹھے گا۔ خیال رہے کہ کسی کی سی صورت بنانا تشبہ ہے اور کسی کی سی سیرت اختیار کرنا تخلق ہے یہاں تشبہ فرمایا گیا ہے۔ (المراجع السالیق، ج ۶، ص ۱۰۹)

بِهِ رُوپِیَا بَحْجَ کیا!

غرق فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے۔ مگر فرعونیوں کا ایک بہروپیا (بے روپ۔ یا، نقل) نج گیا۔ حضرت سید ناموی علیہ پیغمبر وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی: مولی عز وجل! یہ کیوں نج گیا؟ فرمایا! اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ مسلمان کو چاہئے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات میں بھی اچھوں خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نقل کرنے کی نیت کرے۔ دل لگے یا نہ لگے شکل تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سی بن جاتی ہے۔ ان شاء اللہ عز وجل! اصل کی برکت سے خدا ہم نقالوں کو بھی بخش دے گا۔ (المراجع السالیق، ج ۶، ص ۱۱۰)

عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے

یاد رکھئے! عورتوں کو مردانی وضع بنانا یعنی مردوں جیسا لباس وجوتے وغیرہ پہننا اسی طرح بال کٹو اک مردوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کر دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں“

سُوال جواب، صفحہ 65 پر شیخ طریقت، امیر الحسینت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت

علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں:

رحمتِ عالمیان، سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرتِ نشان

ہے: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے قیومُ ش اور مردانی وضع بنانے والی

عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۵۹۹، حدیث ۷۷۲۲)

مزید فرماتے ہیں: مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہننے

والیاں اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچپوں کے لڑکوں جیسے

بال بناوے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیئت وغیرہ پہنانے والے بھی

احتیاط کریں تاکہ بچی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش

سنن جانے اور بالغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اطوار شریعت کے مطابق

بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ”کبھی

جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“ یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے

سے محروم رہا ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں معاف

اللہ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد

رہے کہ ایک لمحہ کا کروڑ وال حصہ بھی جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا لہذا

ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جنتِ الفردوس میں بے حساب داخلے

کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ (پردی کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۵-۶۶)

کفن پھاڑ کر اُنھے بیٹھی!

شیخ طریقت، امیر الہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ایک بے پرده عورت کا عبرت ناک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غالباً شعبان المُعْظَم
 ۱۴۲۳ھ کا آخری جمعہ تھا۔ رات کو رونگی (باب المدینہ کراچی) میں مُمکنہ ہونے والے ایک عظیم الشان سُنُوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ عُفیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک بینڈ بیگ جس میں اہتمام کاغذات تھے وہ غلطی سے مپت کے ساتھ قبر میں دفن ہو گیا ہے۔ چنانچہ با مر مجبوری دوبارہ قبر کھودنی پڑی، جوں ہی قبر سے سل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چینیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُنھے بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفاک جانور اس سے چھٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھلکی بندھ گئی۔ اور بینڈ بیگ نکالے بغیر بُوں ٹوں مٹی

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جرم تو نہیں تھا، البتہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن اسیبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فیسی بال کٹوا کر بن سنو کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ مچھو دیکھ کر چلاو گی
(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ!

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاکظ فرمایا کہ فرعونی بہروپیا (بہروپیا، نقال) کو اللہ عز و جل نے اس وجہ سے غرق نہیں کیا کہ اس کا ظاہر اللہ عز و جل کے پیارے رسول حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا تھا۔ ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیں کہ ہمارا ظاہر کس طرح کا ہے؟ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بینیں جن کو دعوتِ اسلامی کامدئی کا ماحول میسر آ گیا کہ دعوتِ اسلامی

شان خاتون بخت ۷۰۰ غاتون جنت کا مشق جمل ۷۰۰

نے انہیں نماز میں پڑھنے کا ذہن دیا، حیا کا درس دیا، مدنی رُفع پہنایا، اسی ماحول کی برکت سے انہیں تلاوت قرآن کا ذہن ملا، درود وسلام کی ترغیب ملی، گھر درس کی سعادت نصیب ہوئی، مٹی کے برتن میں کھانا کھانے کا ذہن ملا اور اس کے علاوہ اچھی اچھی نتائیں کرنے، اذان کا جواب دینے، توبہ کے نوافل ادا کرنے، سنت کے مطابق سونے، فضول سوالات سے بچنے، غصہ کا علاج کرنے، آنکھ، کان، زبان کی حفاظت کرنے، باوضور ہنے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، مذاق مخحری، طنز، دل آزاری، نفاق سے بچنے کا ذہن اسی مدنی ماحول سے ملا۔
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَّ! اسی مدنی ماحول کی برکت سے ظاہر و باطن دُرست ہوا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمدٌ

سیدہ فاطمہ کے چلنے کا انداز

حضرت سید ناصر ورق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سید تبا
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم اللہ عز وجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی ازواج مُطہبہ اتر رضی اللہ تعالیٰ عنہن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
جمع تھیں اور ہم میں سے کوئی ایک بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت سیدہ فاطمہ
الزہرا رضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وہاں تشریف لا کیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وہاں کا چلنا حضور نبی
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔ (المُعجمُ الْكَبِيرُ، ما
رَوَتْ عائشةُ امُّ المؤمنينِ عَنْ فاطمَةَ جِوَادَ، ص ۳۷۳، حدیث ۱۸۴۶۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدہ فاطمۃ الرّضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیسی محبت تھی کہ آپ نے ملا جھٹ فرمایا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الرّضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چلنے کا انداز حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کے انداز کی طرح تھا، ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیتی ہیں کہ ہم جب گھر سے نکلتی ہیں تو ہمارا کیا انداز ہوتا ہے؟ جاذب نظر بننے کے لئے ہم کس کس طرح کے فیشن اپناتی ہیں؟ ہمارے چلنے کا انداز کیا ہوتا ہے اور چلنے میں ہم کس کی نقل کرتی ہیں؟ اسلامی بہنوں کو گھر سے نکلتے وقت کن کن احتیاطوں کی ضرورت ہے ملا جھٹ فرمائیے پڑھنچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 268 تا 270 پر شیخ طریقت، امیر الہسن، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سوال: عورت کا بنا و سنگھار کرنا، پخت یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک آپ کر سکتی ہے۔ بآجات شرعی مثلاً محارم رشتے داروں کے یہاں جانے کے

موقع پر گھر سے باہر نکلنے کیلئے لالی پاؤڑ اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر معااذ اللہ عز وجل دوں کے لئے جاذب نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپتا جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جگہ ابیں جس سے پاؤں کی پینڈ لیاں چکیں یا ایسے چھست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عضو مثلاً سینے وغیرہ کا ابھار نہیاں ہو غیر محرّم میں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوجود ننگی

حضرت سید نابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عز وجل کے محبوب، داناۓ غُریب، مُنْزَہٗ عَنِ الْعُيُوب صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو قسمیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہد مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو پہن کرنگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس کی خوشبو اتنی اتنی دوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب

اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات.....الخ ص ۸۴۶، حدیث ۲۱۲۸، مُلَخَّصًا)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ذکر کردہ حدیث پاک کے ان الفاظ ”جو پہن کرنگی ہوں گی“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ نگار کھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عجیب آج دیکھے جا رہے ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے نگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ، تقویٰ سے نگی ہوں گی۔ اور ”کوہاںوں کی طرح ہوں گے“ کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ وہ عورتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچانہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اوپنچی گردن کئے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں کوہاں اوپنچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اور نچے رہا کریں گے۔

(مِرَاةُ الْفَتَنَاجِعُ، ج ۵، ص ۲۵۵)

صَلَّوَ عَلَى الْحَسِيبِ!
صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ کا انداز گفتگو

حضرت سید شنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے انداز گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمۃ الرَّضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر مشایہت رکھنے

وَالْأَنْبِيَاءِ دِيْكَهَا۔“ (الآدَبُ الْمُفْرَدُ، بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ، ص٢٧٨)

(٩٤٧) حَدِيث

سَرِّ كَارِمَيْتَهُ، رَاحِتِ قَلْبِ وَسِينَةِ، فَيَقِنُ گَنْجِيْنَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانْدَازِ
گَفْنَتُو بَيَانَ كَرْتَهُ ہوَيْتَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضُرَتِ سَيِّدِ مَنَاعَاتِهِ صَدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بَيَانَ فَرْمَاتِیَ ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معرارج، سیارِ افلاکِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ (نہایت ہی وقار کے ساتھ) اس طرح (ٹھہر ٹھہر کر) گَفْنَتُو فَرِمَاتَتَهُ تَهُ کَمَگَرْ کوئی خَصْس
آپِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جملوں کو گُنَانِ چاہتا تو وہ گُنَان سکتا تھا۔ (صَحِّیْحُ
الْبُخَارِیُّ، کِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِیِّ، ص٩٠٨، حَدِيث٣٥٦٧)

آواز کا پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاڪِط فرمایا کہ سیدہ خاتون
جَسْتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانْدَازِ گَفْنَتُو بھی سَيِّدِ عَالَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے
مُشَاہِدَتِ رَكْنَهُنَّ وَالاتِّحَا اسلامی بہنوں میں سے بعض تو چلًا چلًا کر باقیں کرتی ہوں
گی۔ بعضوں کی آواز سے تو گھروالے کیا ہمسائے بھی پریشان ہوتے ہوں گے۔
آئیے! اس بارے میں بھی معلومات حاصل کیجیے کہ اسلامی بہنوں کی گَفْنَتُو کَانْدَازِ کیا
ہو۔ پُشاپُچِر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397
صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 90 تا 92

اور 254 تا 260 پر شیخ طریقت، امیر الہستت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولیٰ بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائیٰ دامت برَحْمَةُ نَبِيِّنَّهُمُ الْعَالِیَّهُ فرماتے ہیں:

عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن نامحرم پیر یادگار لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: صرف ضرورت کے وقت کر سکتی ہے۔ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہلی سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام مخاریم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندر یا شہر قتلہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۳)

پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگونہ کرنے والی میں بہتری ہو۔

پیر اور مریدنی کی فون پر بات چیت

سوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بد ریمعہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کی درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: کرتے سکتی ہے۔ مگر نامحرم پیر صاحب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضرور تباہی بات

کرنی پڑ جائے تو اس) سے لب و لبجھ قدرے روکھا سا ہو۔ آوازِ وجہ دار و زم اور انداز بے تکلفانہ، نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی سترا العورۃ، ج ۲، ص ۹۷، ملخصاً)

پھونکہ اس کی رعایت بہت مشکل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے محارم کے ذریعے پیر صاحب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر صاحب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مثلاً محض سلام دعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخل نہیں۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں پھر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے معن کیا کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھوں کو منا لے کر آواز شامیانے یا مکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاڈا پسیکر کے ذریعے عورت کی آواز نہیں مانگی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! اسکے مدینہ عنہ کو بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! ایک بار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ محفل میں ایک صاحبہ مائیک پر بیان فرمائی۔

تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نسوانی آواز نے رس گھولاتوان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے! جب آواز اتنی پُر کشش ہے تو خود کیتی ہو گی!!! وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سُتوں بھرے اجتماعات اور اجتماع ذکر و نعمت میں اسلامی بہنوں کیلئے لا ڈاپسیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لا ڈاپسیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعمت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعمتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا علیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ نے جواب ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی پھرپانے کی چیز) ہے اور عورت کی

خوش الحانی کہ اجنبی سے مخلک فتنہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا علیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ ایک اور سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے لئے (یعنی راگ و ترثیم) کی آواز جائے حرام ہے۔ "فتاویٰ رَوْاْزِل از فقیہ ابویث سرقندی (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا" "عورۃ"، یعنی مَحَلٌ سُتُر (چھپانے کی چیز) ہے۔ "کافی (از) امام ابوالبرکات نفی" میں ہے، عورت بلند آواز سے تکلیفیہ (یعنی لَبِيْكَ اللَّهُمَّ لَبِيْكَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قبل ستر (چھپانے کے قابل چیز) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۲)

علَّامہ شامی قُدِّیس سرہ السَّامی فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اوتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم اچھے اختیار کرنا اور ان میں تنگطیع کرنا (کاث کاث کر تخلیلی غرض یعنی لظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے، اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور ان مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کروہ

اذان دے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (رَدُّ الْمُخْتَار، کتاب الصلوٰة، مطلب فی ستر العورۃ، ج ۲، ص ۹۷، مُلَخَّصاً)

بِرآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سُوال: بِرآمدہ سے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بُلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مناسب ہے؟

جواب: یہ انتہائی غیر مناسب ہے کیونکہ اس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضروری کام ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا انٹر کام کے ذریعے بات چیت کر لے۔

بچوں کو ڈانٹنے کی آواز

سُوال: اچھا یہ بتائیے کہ بچوں کو ڈانٹنے و قش اسلامی بہن کا آواز بُلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسب اور مُضحكہ خیز ہے۔ بچوں پر بات بات پر چلا تے رہنا حماقت بھی ہے کہ اس طرح بچے مزید "آزاد" ہو جاتے ہیں۔ الہابار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچوں کو رُسو اکرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا تھا

سادل "باغی" ہو جاتا ہے۔ بچے کی موجودگی میں کسی معہ زشنس سے اُسی بچے کے بارے میں اس طرح کی شکایات کرنا مثلاً "اس کو سمجھا، یہ تنگ بہت کرتا ہے بہت شراری ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ" عقلمندی نہیں، کیوں کہ اس سے بچے کی اصلاح ہونا درکنار الٹا ذہن یہ بتتا ہو گا کہ مجھے ماں باپ نے فلاں کے سامنے ذیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فو قماد لیل و خوار کرنا بھی شامل ہوتا بعید از قیاس نہیں۔

ہے فلاں و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بکثر جاتا ہے نادانی میں

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوْا عَلَى الْعَبِيْبِ!

صِدَّاقَتِ سَيِّدَهِ زَهْرَاءِ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَيِّدَهِ عَائِشَةَ صَدِّيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَّاَتِ ہیں
کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سچا ان کے والد کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسنڈ عائشہ ج ۴، ص ۶۵، حدیث ۴۶۹۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتون حَدَّثَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا خود پچی

اور سچے نبی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادی ہیں۔ سچ کی بہت زیادہ برکات

ہیں، آئے! آپ کی خدمت میں اس کی چند برکات پیش کی جاتی ہیں پھر

سچ کی برکتیں

حضرت سید ناعبد الرحمن بن حارث بن ابو قر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے بیکر، تمام نبیوں کے سرزور، دو جہاں کے تابوہر،
سلطانِ بحر و مر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھے۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اس میں
اپنا ہاتھ ڈالا اور وضو فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم کے
غusalہ مبارک کی جستجو کی اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسالم نے فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ
عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم) کی محبت نے ارشاد فرمایا: اگر تم
چاہتے ہو کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم بھی تم سے
محبت کریں تو جب اما نسیق تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو اور جب تم
بولے لگو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑو سیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

(مجموع الرؤائد، ج ۸، ص ۴۸۴، حدیث ۱۶۰)

حضرت سید ناعبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حضرت نبی پاک، صاحب الولак، سیارِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم نے فرمایا:

”چار خصائص ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں ہوں تو تمہیں دنیا کی کسی محرومی کا احساس نہیں ہو گا: (۱) امانت کی حفاظت کرنا (۲) سچ بولنا (۳) حُسنِ اخلاق اور (۴) حلال کمالی کھانا۔

(مسندِ احمد، مسندِ عبد اللہ بن عمرو، ج ۳، ص ۵۸۴، حدیث ۶۸۱۲)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المبلغین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمائنت دیتا (یعنی ذمہ داری لیتا) ہوں، جھوٹ اگرچہ مزاح کے طور پر ہی ہو، تذکرے کرنے والے کو جنت کے وسط (یعنی درمیان) میں ایک گھر کی ضمائنت دیتا ہوں اور اپنے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمائنت دیتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حُسنِ الخُلق، ص ۷۵۵ حدیث ۴۸۰۰)

حضرت سیدنا منصور بن معتمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَهٗ عَنِ الْغَيْبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں بلا کتنے نظر آئے کیونکہ اسی

میں نجات ہے۔ (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنيا، ص ۱۱۱)

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق
تو مُنہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تُوْبُوا إِلَى اللَّهِ!

صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

جهوٹ کی نحوستیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ ایسی بری چیز ہے جو تمام ادیان میں حرام ہے اور ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں، اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی، قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، پڑھانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”صدق کو لازم کرو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عز و جل کے نزدیک صدیق لیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ بخور کی طرف لے جاتا ہے اور بخور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی بر جھوٹ بولتا رہتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمْ نَزَدَ يَكْرَهُ إِذَا جَاءَتْ هِيَ هُنَّ مَنْ سَمِعُوا
كَمْ نَزَدَ يَكْرَهُ إِذَا جَاءَتْ هِيَ هُنَّ مَنْ سَمِعُوا

کے نزدیک کہہ دیا جاتا ہے۔” (صَحِيحُ مُسْلِم، کتابُ البر والصلة،

بابُ قُبْحِ الْكَذِبِ.....الخ، ص ۱۰۰۸، حدیث ۲۶۰۷)

حضرت سید نا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کا ارشادِ عظیم ہے: جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے (یعنی حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا)، اس کے لیے وسیط جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (جامعُ الترمذی، کتابُ البرِّ

وَالصِّلَة، بابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ، ص ۴۸۴، حدیث ۱۹۹۳)

حضرت سید نا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔“

(جامعُ الترمذی، مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ، ص ۴۸۱، حدیث ۱۹۷۲)

حضرت سید ناسفیان بن اسید حضرتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی

خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المغاریض، ص ۷۷۸، حدیث ۴۹۷۱)

حضرت سیدنا ابوالاممہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لواک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: ”من کی طبع میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں۔“ (مسنند احمد، ج ۹، حدیث ۲۲۸۰۶) یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ! ہمیں جھوٹ سے، غیبت سے، چانا مولی! ہمیں قیدی نہ جہنم کا بنانا

اے پیارے خدا! از پے سلطان زمانہ جنت کے محلات میں تو ہم کو بسانا

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

اتسْغُفْرُ اللَّهِ توبوْا إلَى اللَّهِ

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سید شنا فاطمۃ الرضا رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ لگاتھا، سیدہ فاطمۃ

الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مشقت میں دیکھ کر

برداشت نہ کر سکتی تھیں، پھانچپے

بابا جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا

حضرت سید نابو شعلہؑ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں دور کعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد پہلے حضرت سیدہ فاطمۃ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اور پھر آزاد واج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھر تشریف لے جاتے، راوی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ فاطمۃ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے اپنا ہاتھ سر کار کے رخسار پر انوار پر کھدوایا اور عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پھٹے پرانے ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا ہے کہ روزے ز میں پر کوئی شہری اور دیہاتی گھرنے پچاگا مگر اللہ عز و جل تیرے باپ کے ذریعے یہ کام (یعنی دین اسلام) عزّت کے ساتھ پہنچا دے گا، یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک رات کی پہنچ ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، عُرُوهُ بْنُ رُوئِيْمَ لَخْيَيْ، ج ۹، ص ۲۶۴، حدیث ۱۸۰۴۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! ضمناً کچھ سفر کی سنتیں اور آداب ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ ۶۹۶ صفحات پر مشتمل کتاب ”نیک بننے اور بنانے کے طریقے“، صفحہ ۵۶۸ تا ۵۷۶ پر ہے: ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (أشفَّةُ الْلّمُقَاتِ، ج ۵، ص ۱۶۱)

چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعرات کو روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صَحِیحُ البَخَارِی، کتاب الجہاد والسیر، بَابُ مَنْ أَرَادَ

غَرْوَةً.....الخ، ص ۷۶۰، حدیث ۲۹۵۰)

چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کروائے اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

(بَهَارِ شَرِيعَةِ، ج ۱، حصہ ۶۴، ص ۱۰۵۲، مفہوماً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ سرکار مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافر مان باقریہ ہے: جس کے پاس اس کا بھائی مذدرت لے کر آئے تو وہ اس کا اعزز قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل

پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ (الْمُسْتَدِرُكُ لِلْحَاِكِمِ، کتاب البر والصلة، بروآباد، کم تبرکم ابناؤکم، ج ۵، ص ۲۱۳، حدیث ۷۳۴، ملتقطاً)
لباس سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "الحمد
اور قُل" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل دماں کی نگہبانی کریں گی۔

سفر پر جانے والے کو چاہئے کہ یہ ۵ سورتیں پڑھ لیا کرے۔

(۱)..... قُلْ يَا يَاهَا الْكُفَّارُونَ آخِر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفُتْحُ آخِر تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخِر تک۔ (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَقَاتِ آخِر تک۔ (۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخِر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مُحَمَّمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سید ناجیہ بن مطعمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اے جبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور تو شرمند سفر میں بڑھ کر رہو (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ الابالی نصیب ہو)؟“ ارشاد فرمایا: یہ ۵ سورتیں پڑھ لیا کرو: (۱)..... قُلْ يَا يَاهَا الْكُفَّارُونَ آخِر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفُتْحُ آخِر تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخِر تک (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَقَاتِ آخِر تک اور (۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخِر تک۔

ہر سورت کو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو (اس طرح ان پانچ سورتوں میں بِسْمِ اللَّهِ بار پڑھی جائے گی)۔ حضرت سید ناجیہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرِمَاتَهُ هِنَّ مَنْ نَأَنْ كُوپڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر
میں واپسی تک اپنے رفقاء میں سب سے زیادہ خوشحال اور تو شرہ سفر میں فارغ
البال رہنے لگا۔ (کَنْزُ الْعُمَال، کتاب السفر، من قسم الافعال، ج ۳ الجزء)

(السادس، ص ۳۱۴، حدیث ۱۷۶۴۵)

نوت ۱۱

اسلامی بہنیں ناپاکی کے ایام میں سورہ نصر و سورہ کافرون نہیں پڑھ
سکتیں باقی تینوں سورتیں لفظ قتل کے بغیر قران کی نیت کے بغیر بنت دعا و ثناء
پڑھ سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو اپنے مبارک کو مدّنی
قافلوں میں سفر کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب
سنئے، چنانچہ حضرت سید نابوآمامہ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم، نورِ محسم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالٰہٗ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کا چبرہ راہ
خدا میں گرداؤ دھو جائے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے
امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا میں گرداؤ دھو جائے میں اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔“

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، ج ۴، ص ۲۵۰، حدیث ۷۳۵۵)

مسافر کو چاہئے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچا اس وقت تک دعا مقبول ہے اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرو ر قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعا میں مستجاب (یعنی مقبول) ہیں ان کی قبولیت میں کوئی مشکل نہیں: (۱)..... مظلوم کی دعا (۲)..... مسافر کی دعا (۳)..... باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دعا۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما ذکر فی دعوة المسافر، ص ۷۹۳، حدیث ۳۴۸)

جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں: ”اعینونی یا عباد اللہ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“ (الْحِصْنُ الْحَمِيمُ، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۲ مُلْخَصًا) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سفت مبارک ہے۔ رسول اکرم، نورِ جسم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان معظّم ہے: ”جب سفر سے کوئی واپس آئے تو (گھر والوں کے لئے) کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھری ڈال لائے۔“ (کنزُ الْعَمَال، کتاب السفر، قسم الاقوال، ج ۳، الجزء السادس، ص ۳۰۱، حدیث ۱۷۵۰)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر تنہا تین دن کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِطمینان محرم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گنہگار ہو گی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ البتہ فقہاء متاخرین (مُ-ث۔ آخ۔ خرین) نے ایک دن کی مسافت پر عورت کے بے محرم جانے کو بھی منوع قرار دیا ہے۔ (مأْخُوذُ از رَدِّ الْمُحْتَار، کتاب الحج، مطلب فی قولهم

يَقْدُمُ حَقُّ الْعَبْدِ.....الخ ج ۳، ص ۵۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد اول صفحہ 752 پر ہے: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معفواہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، الباب الخامس عشر فی الصلوٰۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۵۶، ۱۵۷)

بیان کردہ مسئلہ میں ”تین دن کی مسافت“ کا ذکر ہے، خشکی کے سفر میں تین دن کی مسافت سے مراد سڑھے 57 میل کا فاصلہ ہے۔ (مأْخُوذُ از فتاویٰ

شان خاتون بنت ۱۴۳

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَشَّرَ مَوْلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ج ۸، ص ۲۷۰) کلمیٹر کے حساب سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر

بنتی ہے۔ (پردی کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۳، ۱۶۴ بِتَصْرِيفٍ)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

خاتون جنت کی نبی رحمت سے محبت

سیدہ فاطمۃ الرّضا بر ارضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن ہی سے بے حد صابر و شاکر، متکل، متین، سنجیدہ اور اطاعت شعار تھیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کی محبت والفت اور خدمت و رفاقت کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوب خوب حق ادا کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کی ذرا سی تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک روز ایک نابکار نے راہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کے سرِ مبارک پر خاک ڈال دی۔ آپ اسی حالت میں گھر تشریف لے گئے آپ کی صاحبزادی نے دیکھا تو پانی لے کر سرِ مبارک کو دھونے لگیں اور روتنی جاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ نے فرمایا:

”جان پدر! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو بچائے گا۔“

(سیرت رسول عربی، ص ۶۳)

اُونٹنی کا بچہ داؤ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32

صفحات پر مشتمل رسا لے ”بُدْهَا بُجَارِي“، صفحہ 28 پر شیخ طریقت، امیر الہست
 مولانا محمد الیاس عطا ر قادری دامت بر سر کا تھم العالیہ نقل فرماتے ہیں : ایک دن حضور
 سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کعبہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کے قریب نماز پڑھ
 رہے تھے اور کفار قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم
 ان کو دیکھ رہے ہو؟ پھر بولا : تم میں کون ایسا ہے جو فلاں قبلی سے ذبح کردہ اوثنی کا
 بچہ داں اٹھا لائے اور جب یہ سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے
 ؟ اس پر بد بخت عقبہ بن ابی معیط اٹھ کر چل دیا اور بچہ داں (یعنی وہ کھال جس میں
 اوثنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لا کر رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں
 مبارک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ اللہ عز وجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم اسی حال میں رہے اور سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا اور وہ سب کے سب
 قہقہے مار کر ہنستے رہے، بیہاں تک کہ خاتون بخت سیدہ فاطمۃ الزہرا زینتی اللہ تعالیٰ عنہا
 (جن کی عمر اس وقت بمشکل آٹھ سال تھی) آئیں اور انہوں نے حبیب اکبر عز وجل و صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پُشتِ اطہر سے اس گندگی کو اٹھا کر پھینکا۔ تب سرکار نامدار صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اقدس اٹھایا اور اپنے پروردگار عز وجل کے دربار میں
 عرض گزار ہوئے۔ یا اللہ عز وجل! ان قریشیوں کو کپڑ۔ یا اللہ عز وجل!
 ٹو ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن رَبیعہ، شیبیہ بن رَبیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف

اور عقبہ بن أبي معیط کو پکڑ۔ اس حدیث پاک کے راوی حضرت سید ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ بدر کے کنوئیں میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب المرأة تطّرُحُ عنِ المُصلَّی شَيْئًا مِنَ الْأَذَى، ص ۱۹۸، حدیث ۵۲۰)

نَأْتُهُ سَكَّةً كَمَا قِيمَتْ تِلْكَ خَدَاعَزَّوْجَلَ كَفْسَمْ
جَسْ كُوتُمْ نَفْرَسْ مِنْ نَظَرِ سَرْغَرَا كَچُورُ دِيَا
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

بارگاہ مصطفیٰ میں محبوبیت

ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے حضرت علیٰ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دل جوئی فرمائی۔ حضرت علیٰ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: نیا زسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ! آپ کو وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں یا میں؟ حضور اکرم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ مجھ تم سے زیادہ اور تم اس سے زیادہ پیارے ہو۔

ایک اور ایمان افروز روایت سنئے! حضرت سیدنا جمعیت بن عییر تیجی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرِمَاتَهُ بِهِ مِنْ مِنْ حَضْرَتِهِ سَادَةُ أُمَّةٍ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ
سَيِّدِ شَّرِيعَةِ صِدِّيقِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ خَدْمَتِهِ مِنْ حَاضِرِهِ بِوَتَانَ سَعْيٌ
كَيْ كَيْ: حَضُورِ أَقْدَسِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ زِيَادَهِ مُحْبَبٌ تَحْمَاهُ؟ فَرِمَا يَا:
فَاطِمَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهِ عَرْضُ كَيْ كَيْ: مَرْدُولِ مِنْ سَعْيِ؟ فَرِمَا يَا! اَنْ كَشْهُرِ،
جَهَانَ تَكَ مجْهَهُ مَعْلُومٌ هَهُ وَهَهُ بَيْتُ رُوزَ رَكْنَهُ وَالَّهُ اَوْرَكْشَتَ سَعْيَ قِيَامَ
كَرْنَهُ وَالَّهُ هَهُ - (سُنْنَتُ التِّرْمِذِيِّ، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ.....الخ، بَابُ فَضْلِ

فَاطِمَهُ، ص ۸۷۲، حَدِيثٌ ۳۸۷۷)

شارِحٌ مُشْكُوٰةٌ، حَكِيمُ الْأُمَّةِ مُفتَقِي اَحْمَدَ يَارِخَانَ نَسِيْحِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِيِّ
اسِ حَدِيثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں : یہ ہے حضرتِ عَائِشَةَ صِدِّيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا کی حق گوئی کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے یہ فرمایا کہ حضورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سب سے زیادہ پیاری ”میں“ تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جو
آپ کے علم میں حق تھا وہ صاف کہہ دیا اگر یہی سوال حضرتِ فاطِمَهُ الرَّهْبَرَہ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ہوتا تو آپ فرماتیں کہ حضورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو
زیادہ پیاری جنابِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تھیں پھر ان کے والد معلوم ہوا کہ
ان کے دل بالکل پاک و صاف تھے۔ افسوس ان پر جوان حضرات کو ایک
دوسرے کا دُمن کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ محبت بہت قسم کی ہے اور محبوبیت کی
نو عیتیں مختلف ہیں اولاد میں سب سے زیادہ پیاری جنابِ فاطِمَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

ہیں، بھائیوں میں سب سے زیادہ پیارے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ازواج پاک میں بہت پیاری جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، غرض کہ ایک محبت کے سلسلہ میں جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت پیاری دوسرے سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت پیاری۔ مقابلہ ایک سلسلہ کے افراد میں ہوتا ہے۔ (مرأۃ المناجیح، اہل بیت کے فضائل ج ۸، ص ۴۶۹)

جگر گوشہ رسول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمْحُوبٍ، دَانَى غَيْوَبٍ، مُنْزَهٌ عَنِ الْعَيْوَبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا إِرْشَادٍ هُوَ فَاطِمَةٌ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) تَكَامِ الْأَهْلِ جَنَّتِ يَامَنِينَ كَمْ عَوْرَتُوْلَى كَمْ سَرْدَارٍ هُوَ مَرِيدٌ فَرِمَّا يَا: فَاطِمَةٌ مِيرَ بَدْنٌ كَا إِيكَ مُكْثُرٌ هُوَ جَسَّ نَ فَاطِمَةٌ كُونَارَاضِ كِيَا أَسْ نَ مُجْهَنَ نَارَاضِ كِيَا، (مشکوٰۃ المصائب، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ، ج ۲، ص ۴۳۵-۶۱۳۸)

صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سفرِ مصطفیٰ کی ابتداء و انتہا

حضرت سید ناعبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات فرماتے اور جب سفر

سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا سے ملاقات فرماتے۔ (المُسْتَدِرَكُ لِلْحَاکِمِ، کتاب معرفة الصحابة، اذا سافر النبي الخ، ج ۴، ص ۱۴۱، حدیث ۴۷۹۲)

آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال

اممُ المؤمنین حضرت سید شنا عائشہ، صدیقہ، طیبیہ، طاہر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جب حُضور پُر نور، شافعِ یومِ النُّثُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّأْہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بُھاتیں۔ (سنن الترمذی، ص ۸۷۱، حدیث ۳۸۷۱ ملتفقاً)

امیر اہلسنت اور اتباعِ سنت

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا اندازِ سفر بھی کچھ اس طرح سے ہے کہ جب آپ سفر کے لئے یروں ملک تشریف لے جاتے ہیں تو اپنی شہزادی سے ملاقات کر کے جاتے ہیں اور جب واپس تشریف لاتے ہیں تو اکثر سب سے پہلے اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں بیٹی کے بہت زیادہ فضائل و ایراد ہیں، پرانچے

”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے ۴ فرمائیں مصطفیٰ

(۱) جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو رپِ ذوالجلال لڑکی کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسے خوب برکت پہنچاتا ہے اور کہتا ہے : کمزوری مخلوق کمزور سے پیدا ہوئی، اس کی نگہداشت کرنے والے کی قیامت تک مدد کی جائے گی۔

(المَعْجَمُ الْأَوَّسَطُ، باب الباء، من اسمه بكر، ج ۲، ص ۲۲۹، حدیث ۳۱۰)

(۲) جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جست میں جائے گا اور اسے راہِ خدا میں اُس جہاد کرنے والے کی بیشل آخر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نمازِ قائم کی۔ (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، الترغیب فی کفالة اليتیم الخ ص ۸۱۷، حدیث ۳)

(۳) جس کی تین بیٹیاں یا تین بیٹیں ہوں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو داخلِ جست ہو گا۔ (جامعُ الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاءَ فی النفقة الخ، ص ۴۷۰، حدیث ۱۹۱۳)

(۴) جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برنا و کرے یہاں تک کہ اللہ عز و جل انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحبِ مال ہو جائیں۔ آشعة اللئمات، ج ۴، ص ۱۳۲) تو اللہ عز و جل اس کے لئے جست واجب فرمادیتا ہے۔

یہ ارشادِ نبوی سُن کر صحابہؓ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضُوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو

لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شَرْحُ السُّنْنَةِ لِلتَّبَغُوِی، ج ۶، ص ۴۵۲)

حدیث ۳۲۵۱ مُلْخَصًا

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے

حضرت سیدنا اُس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا یہ معمول رہا کہ نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ”اے اہل بیت! نماز اللہ عز و جل تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھروالو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستر کر دے۔“ (سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الأحزاب، ص ۷۴۱)

حدیث ۳۲۰۶

پارہ 16، سورہ طہ، آیت نمبر 132 میں ارشادِ ربِ الْعَالَمِ ہے:

وَأَمْرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروالوں کو
نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

عَلَيْهَا

مُفَسِّر شہیر، حکیمُ الْأُمَّت مفتی احمدیار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَوَی

”تفسیر نور العرفان“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے اہل کھلاتے ہیں۔ بیویاں، اولاد، بھائی، برادر وغیرہ۔ دوسرا یہ کہ نمازی کامل وہ نہیں جو صرف خود نماز پڑھ لیا کرے بلکہ وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نمازی بنادے۔ تیسرا یہ کہ حکم نماز کی نوعیتیں جد اگاثہ ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بیوی کو مار کر نماز پڑھانے۔ بھائی برادر کو زبانی حکم دے۔ (تفسیر نور العرفان،

پ ۱۶، طہ، تحت الایہ ۱۳۲: ص ۳۸۶)

صدائے مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی پاک، صاحبِ لواک صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ روزانہ خاتون حجت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جاتے اور انہیں نماز کے لئے اٹھاتے۔ اسلاف اُمت کا بھی یہی معمول تھا۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ نماز فجر میں خود بیدار ہو کر اپنے محارم کو بھی بیدار فرمایا کریں، اگر آپ سے چھوٹے نماز میں سستی کرتے معلوم ہوں تو انہیں حسب موقع ڈانت کر نماز پڑھائیں اور بڑوں کو ادب کے دائرے میں رہ کر عرض کریں۔

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوت اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے!

شان خاتون بنت مولیٰ علیہ السلام
شان خاتون بنت مولیٰ علیہ السلام

اس سٹوں بھرے مَدْنیٰ ماحول نے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا، فیشن کے متوا لوں کو سٹوں پر عمل کا ذہن دیا، لندن، پیرس کے سپنے دیکھنے والوں کو مدینے کا دیوانہ بنایا اور نہ جانے کیسے کیسے بگڑوں کو راہِ راست پر لایا، ایسی ہی ایک مَدْنیٰ بہار مُلا کاظمؑ تجھے، پُناچہ پنجاب (پاکستان) میں مقامِ اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے اُلوٰ جان مسجد میں موذن اور بڑی بہن اور بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مَدْنیٰ ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی لذتوں میں بد مست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نمازیں قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنوں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سٹوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ ان کے مجھت بھرے انداز سے میرا دل پُسح گیا اور میں نے اجتماع میں شرکت کی نیت کر لی۔ جب وہاں گئی تو ایک مُبِّلَّغہ دعوتِ اسلامی نے "بے نمازی کی سزا میں" کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سُن کر میں تھرِ الٹھی اور میں نے کلی نیت کی کہ ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ ربیع الثُّو شریف کا موسم بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماع میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے "TV کی تباہ کاریاں" بیان کیں۔ اس بیان کو سن کر میرے رو نگئے کھڑے ہو گئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھٹری لگ گئی۔ وہ دن

اور آج کا دن میں دعوتِ اسلامی کے مَدْنَیِ ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اصلاح کی

کوششوں میں مصروف ہوں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷)

صلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! فیشن کی متواں کا ہفتہوار سُتُّوں بھرے اجتماع میں دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگئیں اور ان اسلامی بہنوں کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن گئیں جنہوں نے اسے اجتماع کی دعوت دی تھی کہ رسول اکرم، نوْحُمُّم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: ”إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ“ یعنی نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب العلم، ما جاء الدال على الخير کفاعله، ص ۶۲۸، حدیث ۲۶۷۰) آپ بھی اس فرمانِ عالی پر عمل کی نیت فرمائیجئے کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی اسلامی بہن کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو گا اور اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بننے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنایہ مَدْنَیِ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عزوجل! اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مَدْنَیِ انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محاروم کو، جن کی عمر ۲۲ سال یا اس سے زیادہ ہے،

”مَدْنِي قَافُلُونَ“ میں سفر کروانا ہے۔ إِن شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللهُ كَرَمٌ أَيْسَا كَرَمٌ تَجْهِيْهُ پَرِ جَهَانٍ مِّنْ

اَءَ دُعَوْتِ اِسْلَامِيْ تَرِيْ دُحُومٍ بُجَىْ ہُوْ !

(وسائلِ بخشش از امیر اهلست دامت برکاتُهُمُ الْعَالِيَّةُ، ص ۱۰۷)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

آپ بھی مَدْنِي ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی کے مَدْنِی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اللہ اور اس کے رسول

عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہم ربانی سے بے وقت پھر بھی انمول ہیرا

بن جاتا، خوب جگتا اور ایسی شان سے پیک ایکل کو بلیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا

اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی

دعوتِ اسلامی کے مَدْنِی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے

دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ دارستشوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے

اور شیخ طریقت امیر اہلست دامت برکاتُہم العالیَّہ کے عطا کردہ مَدْنِی انعامات پر عمل

کیجئے، إِن شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلا کیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے رب غفار مدینے کا

بیان نمبر 5

خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون جنت کا ایثار و سخاوت

دُرُود شریف کی فضیلت

صاحب مرویات کثیرہ حضرت سید نابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سر کار مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد باقرینہ ہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جو ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں جب وہ محافل ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے ان کی دُعا پڑا میں (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلسُّلْطُوْنِ، قسم الاقوال،

تتمہ حرف الهمزة مع النون ج ۳، ص ۱۲۵، الحدیث ۷۷۵۰)

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگزی بنے والے پر

بھیج اے میرے کردگار سلام

صلوٰعَلَى الْعَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کون نہیں جانتا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنهَا اس فقیدِ المثال (بے مثال) عظمت کے مالک باپ کی لخت جگر ہیں جن کے
قدموں میں دنیا بھر کے خزانے بچے رہتے تھے اور اسلام کے اس ماہی ناز فرزند کی
اہمیت ہیں جن کی شمشیر جوہر دار نے صخرہ ہستی پر آنٹ (نہ منے والے) نتوش ثبت
کر کے دنیا کو ورطہ حیرت (وز۔ ط۔ ح۔ ر۔ ت یعنی انتہائی حیرت) میں ڈال دیا تھا، دنیا اس
گھرانے کے قدس کی قسم کھاتی تھی، لیکن اس کے باوجود دخترِ خیرِ الانام کی زندگی
اس حالت میں گزری کہ کبھی پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا نہ کھایا، جو متنا اس کو
دوسروں پر نچحاو کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتیں اور جس مکاں میں
رہتیں وہاں آرائش وزیارت کا نام و نشان تک نہ تھا قیمتی اور خوبصورت بستر وغیرہ کا
ذگر ہی کیا وہاں تو بعض اوقات معمولی سا بستر بھی بمشکل میسر آتا۔ ایک دفعہ رسول
آؤ رَصَّلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی محبوب نورِ نظر سے ملنے تشریف لائے تو دیکھا
کہ اس قدر چھوٹی چادر اور ڈھر کھی ہے کہ سر ڈھانپتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور
پاؤں چھپاتی ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔

(ما خوذ از مکاشفة القلوب، باب فی فضل الفقراء ص ۱۸۰)

شان خاتون بخت ۴ شان خاتون بخت کالیبڑ بخت ۴

اس ناداری اور افلاس کی وجہ یہ تھی کہ دنیا کی دولت انہیں مل نہ سکتی تھی بلکہ یہ خاندانِ نبوٰت کا وہ امتیاز ہے جس نے فقر و استغنا کا آخری تصوّر قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جو اللہ عزوجلّ کے لئے جیتے اور مرتے ہیں دنیا کی زیبائش و آرام اور آشانہ دولت ان کے لئے خاک پا سے بھی کم ترجیحیت رکھتی ہے وہ دنیا کو دینے کے عادی ہوتے ہیں، لینے کے نہیں اور ناموری اس وقت مزید عروج و دوام پالیتی ہے جب بندہ افعالِ محمودہ پر کار بند اور اخلاقی حکم سے متعصّف ہو جاتا ہے بنت رسول فاطمہ بتوں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناموری اور نیک نامی سے کون مسلمان ناواقف ہے حسب وسیب کی برتری اور مذہب و ملت کی طرف سے ملنے والی بڑائی تو ہے ہی مزید نیک افعال و حُسنِ اخلاق نے سونے پر سہاگے کا کام کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہمیشہ کے لئے اور اقی تاریخ میں سنہری حروف سے مکتوب اور آذہاںِ مؤمنین میں منقوش ہو گیا۔

سائلین کی حاجت روائی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548

صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سنت“ جلد اول صفحہ 1442 پر ”تفسیر خزانِ العرفان“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضراتِ حشیثین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیر المؤمنین حضرت مولائے

رسول اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیر المؤمنین حضرت مولائے

کائنات، علیٰ المُرْتَضِیٰ، شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الْکَرِیم وحضرت سیدِ مشتبهی
بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سیدِ مشتبهی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان شہزادوں رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی صحبت یابی کے لئے تین روزوں کی مدت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحبت
دی، نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے؛ حضرت سید نامولی
علیٰ کَرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم ایک یہودی سے تین صاع ہوا نے، حضرت خاتون
جنت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں ۱۶۰ گرام کم) تینوں دن پکایا لیکن جب
افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مسکین، ایک دن پتیم اور ایک
دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں
ان سائلوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلے روزہ رکھ لیا۔ (خزانہ

العزفان، پ ۲۹، الڈھر تحت الایہ: ۸: ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!

صلوٰا علیٰ الحبیب! صَلَوٰا عَلَى الْحَبِيبِ!

”حسین“ کے چار حروف کی نسبت سے ذکر کردہ حکایت کی ۴ مذکون پہلوں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کی ذکر کردہ حکایت سے ہمیں نذر، سخاوت، ایثار اور کھانا کھلانے کے متعلق چند مدنی پھول چننے کو ملے۔ آئیے! کچھ ان مدنی پھولوں کے بارے میں ملاحظہ فرمائیجئے:

پھول مدنی پھول نذر

نذر کسے کرتے ہیں؟

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نزرو منت شریعت میں اس عبادت کے کام کو کہتے ہیں جو بندہ خود اپنے اوپر لازم کر لے مثلاً یہ کہا کہ اگر میرا فلاں مقصد پورا ہو گیا تو میں اتنی رکعتیں نفل پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو خدا کی رضا کے لئے کھانا کھلاؤں گا یا کوئی بھی نیک کام کروں گا۔

(مسائل القرآن، منت ماننے کا بیان، ص ۱۹۷)

صلوا علی الرحیم! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد!

نذر کے بارے میں اہم معلومات

شاریح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنیمی ”مراہ المناجح“، جلد 5 صفحہ 202 پر فرماتے ہیں: غیر واجب عبادت کو اپنے پر واجب کر لینا نادر ہے، نذر شرعی میں یہ شرط ہے کہ ایسی چیز کی نذر مانی جائے جو

کہیں نہ کہیں واجب ہو، جو چیز کہیں واجب نہ ہو اس کی نذر شرعی درست نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ وہ کام عبادت ہو، تیسرے یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو کسی بندے کے لئے نہ ہو کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف رب تعالیٰ کی ہی ہو سکتی ہے، ہاں! نذر لغوی بمعنے نذر انہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں فاتحہ بُرُّگان، گیارہویں شریف کی نذر مانا شرعی نذر نہیں۔ لغوی

نذر ہے۔ (مرأة المناجيع، باب فی النذور الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۲)

صدر الشَّرِيعَه، بدْرُ الطَّرِيقَه حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی مزیدوضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے^(۱) یا فلاں بُرُّگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو شہ^(۲) یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو شہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا گوٹا کرنے یا حرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلا دشیری کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں! البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے (یعنی رات بھر جاتے ہیں) جس میں کتبہ (یعنی خاندان) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجائی (۱)..... مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔ (۲)..... یعنی کسی ولی یا بُرُّگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر پڑھانے کے لئے بعض لوگ تاشے^(۱) باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھنی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہایہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا اقتطام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلا وادینا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باقی جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔ (بہارِ شریعت، منت کا بیان ج ۲، حصہ نہم، ص ۳۱۷)

صَلَوٰةٌ عَلٰى الْحَبِيبِ!

مَنْتَ كَيْ بَارَ مِنْ فِرْمَانِ رَبِّ الْعِزَّةِ

پارہ ۳ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷۰ میں منت کے بارے میں

ارشادِ ربُّ العِزَّت ہے:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفْقَةٍ أَوْ نَدَرَتْمُ	ترجمہ کنز الایمان: اور تم جو خرچ کرو یا
مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ	منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور
لِلْقَلْبِينَ مِنْ أَنْصَارٍ	ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۱)..... ایک قسم کے دف کا نام ہے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافق افضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین
مُراد آبادی علیہ رحمة اللہ الھا دی ”**تفسیر خزانہ العرفان**“ میں اس آیت مبارکہ
 کے تحت تحریر فرماتے ہیں: شرع میں نذر عبادت اور قربتِ مقصودہ ہے اسی لئے اگر
 کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی
 ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو
 نذر کے صرف کامل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا، یا رب! میں نے نذر مانی کہ
 اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے کہ فلاں بیمار کو تدرست کر دے تو میں فلاں ولی
 کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی
 مسجد کے لئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔

(تفسیر خزانہ العرفان، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۰، ص ۹۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مُنْتَ پوری کرنے والوں کی مدح سرائی

اپنی مُنْت کو پورا کرنا قبل تعریف اور ثواب کا کام ہے جیسا کہ امیرُ
 المُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیٰ الْمُرْتَضَی شیر خدا کرَمَ اللہُ تَعَالَی
 وجہَهُ الْکَرِيمُ وَ حضرت سید شنبی بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سید شفیقہ رضیَ اللہُ تَعَالَی
 عنہُمَا نے حضرات حَسَنٌ وَ حَسَنَیْنٌ کریمین رضیَ اللہُ تَعَالَی عنہُمَا کی شفایابی پر روزوں کی مُنْت

کو پورا کیا تو ان کی مدح میں اللہُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ ۲۹ سورۃٰ

الدَّهْرُ کی آیت نمبر ۷ میں ارشاد فرمایا:

يُؤْفُونَ بِالنَّذِيرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ ترجمہ کنز الایمان: اپنی منتیں پوری

کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے شَرُّكُ مُسْتَطِيرًا ⑤

(پ، ۲۹، الدھر: ۷) یہ جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

صحابہ کرام کا منت ماننا

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافق سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی "تفسیر خزانہ العرفان" میں فرماتے ہیں حضرت سید ناعم غنی اور حضرت سید ناطحہ اور حضرت سید ناسعید بن زید اور حضرت سید ناجیہ اور حضرت سید ناصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلیم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں، ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ (خزانہ العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الایہ: ۲۳، ص ۷۷۷) اور حضرت سید ناجیہ و مصعب رضی

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا شَهِيدٌ ہو گئے، چنانچہ

پارہ 21، سورہ الأحزاب، آیت نمبر 23 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِرْجَأَنَّ صَدَقَوْا مَا
عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ فِيمَا هُمْ قَضَى
نَحْمَةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا
كُوئی أَپَنِّي مِنْتَ پُوری کرچکا اور کوئی
رَاہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بد لے۔

(پارہ 21، الأحزاب: ۲۳)

صَلَّوْا عَلَى الْعَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمدَ

کون سی منت مانی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ منت ماننا جائز ہے اور جائز
منت پوری کرنے پر مدح سے بھی نواز گیا ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کردہ آیت
مبارکہ میں ملاحظہ فرمایا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی گناہ کی منت مانی ہو تو اسے ہر
گز ہرگز پورانہ کیا جائے، چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ
المدنیہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“، جلد دوم
صفحہ 318 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علام مولیانا مفتی محمد
امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی منت کے متعلق بہت ہی اہم مسئلہ بیان کرتے
ہوئے فرماتے ہیں: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوائے اور بکوں
کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا

جو اکسی طرح ثابت نہیں اولًا ایسی وابستہ منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو (یعنی فضول) خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا، بچہ مر نے والا ہوگا تو یہ ناجائز ملتیں بچانے لیں گی۔ مفت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی مفت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سُنّتِ عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ مفت ٹھیک ہے یا نہیں۔

مزید فرماتے ہیں: ”علم اور تعزیہ بنانے اور پیک بنتے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور (مفت کی) بیدھی (یعنی پکایا بچوں کا ہار یا لگلے میں پہننے کا ایک زیور) پہنانے اور مرثیہ کی مجلس (۱) کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (یعنی بیرونیہ رسوم) کی مفت سخت جہالت ہے ایسی مفت ماننی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔“ (بھار شریعت، مفت کا بیان، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۱۸)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

حضرتِ زینب بنتِ جحش کی نذر

دعوتِ اسلامی کے اشاعی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 59

صفحات پر مشتمل اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایمان آفروز

(۱) و مجلس جس میں شہدائے کربلا کے مصائب و شہادت کا نوح خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

شان خاتون بخت شان خاتون بخت
ناؤن بخت کا ایڈر و نادت

کتاب ”امہات المؤمنین“ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں ذکر کردہ کلام کا خلاصہ ہے:
 جب اُمّ المؤمنین حضرت سید تنازیں ب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر کار اب قرار، شفیع
 روز شمار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ سے نکاح کے متعلق قرآن پاک کی یہ آیت
 مبارکہ نازل ہوئی:

فَلَمَّا قُضِيَ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرَأَ ترجمہ کنز الایمان: پھر جب زید کی غرض
 اس سے نکل گئی توہم نے وہ تمہارے نکاح
رَوْجُوكُهَا (پ ۲۲، الأحزاب: ۳۷) میں دے دی۔

تو حضور پُر نور، شافعِ یومِ الشُّور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے
 مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری
 سنائے کہ اللہ تعالیٰ نے میر انکاح اس کے ساتھ فرمادیا ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ
 تعالیٰ عَلَیْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی خادِمہ حضرت سید تنازیں سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑتی ہوئی
 حضرت سید تنازیں ب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سن کر
 خوشخبری دی۔ حضرت سید تنازیں ب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بشارت سے اس قدر
 خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اُتار کر اس خادِ مہ کو انعام میں دے دیا، سجدہ شکر بجالائیں
 اور غذر مانی کہ ۲ ماہ روزہ دار رہوں گی۔ (مَدَارِجُ النُّبُوت (مترجم)، باب

دوم ذکر امہات المؤمنین... الخ، ج ۲، ص ۶۴۵)

صلوا علی الحبیب!

صلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے متعلق ۳ احادیث مبارکہ

﴿۱﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِين زوجہ سید المرسلین سیدہ، عالیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، آنیاء کے سرو، دو عالم کے دلبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ روح پرور ہے: ”مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلَيُطِعُهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ“ یعنی جو شخص اللہ عز وجل کی اطاعت کی نذر مانے وہ اس کی اطاعت کرے اور جو اس کی نافرمانی کی نذر مانے، وہ نافرمانی نہ کرے۔“

(صَحِيفَةُ الْبَخَارِيِّ، كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنِّذْوَرِ، بَابُ النِّذْرِ فِي الطَّاعَةِ،

ص ۱۶۳۵، الحدیث ۶۶۹۶)

شارِح مشکوٰۃ حکیم الأئمَّۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی
”براءۃ المناجح“، جلد ۵ صفحہ ۲۰۳ پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے
ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت تو ویسے بھی کرنی چاہئے اور جب نذر مان لی تو بدرجہ
اولیٰ کرنی چاہئے۔ خیال رہے کہ جو کام بذاتِ خود گناہ ہو، اس کی نذر رُورست، ہی
نہیں جیسے شراب پینے، جو کھلینے، کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی نذر کہ ایسی
نذر میں باطل ہیں ان کا پورا کرنا حرام، مگر ان پر گفارہ واجب ہے کہ یہ کام ہرگز نہ

کرے اور کفارہ ادا کرے،^(۱) اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے^(۲) کہ اس نے رب تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی، مگر جو کام کسی عارضہ کی وجہ سے منوع ہوں ان کی غدر درست ہے، یا ان کی قضائی کے یا کفارہ دے جیسے عید کے دن کے روزے یا طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھنے کی منت کہ یہ منت درست ہے۔ (مراۃ المناجیح،

كتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۳)

(۱) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام افضل الصالحة واتسیلیم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دیکھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے ذرمانی ہے کہ کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سایہ لے گا، نہ کلام کرے گا اور روزے رکھے گا، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ (۱) چنانچہ ”دُرْخَتَار“ میں ہے، ”جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً والدین سے کلام نہیں کرے گا یا آج فلاں کو قتل کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ (الدُّرْخَتَار، كتاب الایمان، ص ۲۸۳)

(۲) جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، ”كَفَارَةُ النَّذْرِ كَفَارَةُ الْمُبَيْتِينَ“ یعنی نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے۔ (صحیح مسلم، كتاب النذر، باب کفارۃ النذر، ص ۶۴۳، حدیث ۱۶۴۵) اور قسم کا کفارہ تین طرح کا ہے..... غلام آزاد کرنا..... یا ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا..... یا پھر ۱۰ مسکینوں کو کپڑے پہنانا۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تبیین الحقائق، كتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۳۰) اور اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکینوں کو کھانا کیا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، كتاب الایمان، الباب الثانی..... الخ، الفصل الثاني فی الكفارۃ، ج ۲، ص ۸۶)

کلام کرے، سایہ لے اور بیٹھ جائے اور اپناروزہ پورا کرے۔ (ص حینح

البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فیما لا يملک وفي معصية،

ص ۱۶۳۶، الحدیث ۶۷۰)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنیۃ
”مراءُ المناجح“، جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: سب لوگ بیٹھ کر خطبہ سن رہے تھے مگر یہ صاحب حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہو کر سن رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھنا کھڑے ہو کر سنت ہے اور سننا بیٹھ کر سنت، اسی لئے تو حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے کھڑے ہونے پر تجویز فرمایا۔

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: خاموش رہنا، سایہ میں نہ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور التحیات میں بیٹھنا واجب بھی ہے فرض بھی، اس طرح ہمیشہ کھڑا رہنا طاقت انسانی سے باہر ہے یہ نذر توڑے مگر روزہ چونکہ عبادت ہے اس لئے اسے پورا کرے۔ خیال رہے کہ ابو اسرائیل نے ہمیشہ کھڑے رہنے، ہمیشہ خاموش رہنے، سایہ میں نہ بیٹھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی نذر میں توڑے کا حکم دیا مگر روزے کی نذر پوری کرنے کی تاکید فرمائی جو کوئی ہمیشہ

روزہ رکھنے کی فذرمانے وہ سال میں پانچ (۵) حرام روزوں (یعنی عید الفطر اور ۴ عید الاضحیٰ یعنی ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰ ذی الحجه) کے سواتمام دن روزے رکھے اور ان پانچ دن

روزے ندر رکھنے کی وجہ سے کفارہ دے۔ (مراة المناجيج، کتاب الایمان والنذور،
باب فی النذور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰)

﴿3﴾ حضرت سید نا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (فتح مکہ کے دن) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کم فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہیں پڑھلو“، دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا، فرمایا: ”یہیں پڑھلو“، پھر سوال کا اعادہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: ”اب تم جو چاہو کرو“ (مشکوہ المصایب، کتاب الایمان والنذور،
باب فی النذور، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۶۳۰، حدیث ۳۴۴)

شارح مشکوہ، حکیم الامم مفتی احمد یارخان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی
فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مکہ معظلم کی مسجد کا ثواب بیت المقدس سے دو گناہے کہ وہاں ایک کا ثواب پچاس ہزار ہے اور حرم شریف میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی کا

ثواب بیت المقدس کے برابر، مگر مسجد نبوی میں نماز کا درج زیادہ ہے کہ یہاں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے قرب ہے اور چونکہ عذرخواہ بیت المقدس کی اور یہ صاحب ادا کرتے مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جو وہاں سے اعلیٰ ہے لہذا بہر حال غدر پوری ہو جاتی۔ مساجد میں اعلیٰ مسجد حرام ہے پھر مسجد نبوی پھر مسجد قدسی پھر اپنے شہر کی جامع مسجد پھر محلہ کی مسجد پھر گھر کی مسجد (جائے نماز)۔ (مراة المناجح، کتاب الایمان والندور، باب فی النذور، الفصل الثاني، ج ۵، ص ۲۱۰، ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بھار شریعت کا مطالعہ کیجئے!

غدر کے بارے میں فقہی مسائل جانے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ کتاب ”بھار شریعت“ جلد 2 صفحہ 311 تا 318 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دوسرے مدنی پھولوں سخاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں سخاوت کرنی چاہئے اور بخیل نہیں کرنا چاہئے کہ سچے مسلمان تھی اور پیکر ایثار ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی تکالیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرہ برابر پروانہیں

کرتے جیسا کہ آپ نے حدیث فاطمہ میں مُلاکھہ فرمایا کہ وقت افطار کے لئے جو تین صاع بھولائے وہ بجائے اس میں کچھ رکھنے کے سب کے ساتھیں پریکے بعد گیرے خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا یہ اعلیٰ قسم کی سخاوت تھی اور پھر ان کو جس انعام سے نواز اگیا وہ بھی کم نہیں کہ تاقیامت پڑھی جانے والی کتاب میں اللہ ربُّ الْعُلَى عَزَّوَجَلَّ نے ان کا تذکرہ فرمادیا جو کہ آپ ابتدائی صفحات میں مُلاکھہ فرمائی ہیں۔ اب یہاں سخاوت کے متعلق کچھ مدنی پھول اور اسلاف کرام رَحْمَةُ اللَّهُ السَّلَامُ کے ارشادات و واقعات نقل کئے جائیں گے تاکہ ان کی سخاوت سے ہمیں بھی کچھ حصہ مل جائے۔ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ سخاوت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے اور مال بھی گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ دینِ اسلام کی تبلیغ بھی سخاوت و حسنِ اخلاق پر مخصر ہے، جیسا کہ

دینِ اسلام کی اصلاح کس پر منحصر ہے

رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوبصورت ہے: ”یہ دین ہے جسے اللہ عزَّوَجَلَّ نے اپنے لئے چن لیا اور تمہارے دین کی اصلاح سخاوت اور حسنِ اخلاق ہی پر مخصر ہے، پس ان دونوں کے ساتھ اپنے دین کو آراستہ کرو۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، ج ۲، ص ۲۳۲، الحدیث ۵۲۵۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۱۷ صفحات پر مشتمل کتاب ”احیاء العلوم کا خلاصہ“ صفحہ ۲۶۵ پر حجۃُ الْاسلام حضرت سید نا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَلَّی حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: ”فَإِنَّمَا مَا صَحِبْتُمْ تَرْجِمَةً: جب تک اس دین پر رہوان دونوں چیزوں کے ذریعے اس کا احترام کرو۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ مقدم، ج ۶، ص ۳۲۳، الحدیث ۸۹۲۰)

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى عَلَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سخاوت کسے کہتے ہیں؟

حضرت سید نا امام حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ القوی سے پوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ تو اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان

فضیلۃ السخا، ج ۳، ص ۳۰۴)

تهیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرمادیں

حضرت سید ناسفیان بن عینہ رَحْمَةُ اللَّهِ تعالیٰ عَلَيْهِ سے پوچھا گیا کہ سخاوت کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تعالیٰ عَلَيْهِ نے فرمایا: (مسلم) بھائیوں سے نیکی کا سلوک کرنا اور مال عطا کرنا سخاوت ہے۔ فرمایا: میرے والد ماجد کو

وراثت میں 50,000 درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیں اور فرمایا کہ میں نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے لئے جدت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بخیل کیوں کروں؟ (المَرْجَعُ السَّابِقُ، ص ۳۰۵)

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا رب!

دے جذبہ بھی ایثار کا یا الہی!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوَا عَلَى الْحَيْبِ!

بہترین سخاوت

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب ”152 رحمت بھری حکایات“ صفحہ 163 پر ہے:

حضرت سید نا ابو سلیمان عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق و موافق ہو (کہ سامنے والے کو جس چیز کی حاجت ہو وہ دی جائے)۔ (شعب الایمان، الرابع والسبعون من شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ج ۷، ص ۴۷، الرقم ۱۰۹۳۸)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوَا عَلَى الْحَيْبِ!

جُود و کرم ایمان کا حصہ

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 415

صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدّقات“ صفحہ 219 پر ہے: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: عقل سے زیادہ مددگار کوئی مال نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، مشورہ سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ نہیں۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جواد و کریم ہوں کسی بخیل کے لئے مجھ سے راہ فرار نہیں اور بخل کفر (ناشکری) سے ہے اور کفار (نافرمان) جہنم میں جائیں گے جبکہ ہو و کریم ایمان کا حصہ ہے اور اہل ایمان جہت میں جائیں گے۔ (احیاء علوم

اللذین، کتاب ذم البخل و ذم خبٰ المال، بیان فضیلۃ السخا، ج ۳، ص ۴)

ایمان پر دے موت مدینے کی گلی میں مدنی مر امجد کے قدموں میں بنادے ہو بہر ضیا نظر کرم سونے گنگا ر جہت میں پڑوئی مرے آقا کا بنادے (وسائل بخشش از امیر اهلست دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۰۰)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

انوکھا انداز سخاوت

حضرت سید ناصر وہ بن اُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بُو دسخاوت کا یہ عالم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر بیمار ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شگاف فرمادیتے پھر لوگوں کو اجازت دیتے کہ وہ آکر کھائیں اور اُنھا کربجی لے جائیں۔ دیہاتی لوگ باغ کے گرد آتے، پس وہ اس میں داخل ہو کر پھل کھاتے

اور انہا کر بھی لے جاتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ ۱۵ سورۃ الکھف کی آیت نمبر ۳۹ کا تکرار کرتے ہی کہ باغ سے باہر تشریف لے جاتے۔

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو
شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا ہو چاہے اللہ ہمیں
کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔ (۱۵، الکھف: ۳۹)

(حلیۃ الاولیاء، عروہ بن زیر، ج ۲، ص ۲۰۵ الرقم ۱۹۵۱)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۸۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”مکافیۃ القلوب“ صفحہ ۵۷۱ پر حجۃ الاسلام حضرت سید نا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: حضرت سید نا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے میزانِ عمل میں حُسْنٌ خُلقت اور سخاوت رکھی جائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی: اے اللہ عزیز! مجھے قوت عطا فرم، تو اللہ تعالیٰ نے اسے حُسْنٌ خُلقت

اور سخاوت سے تقویت بخشی اور جب اللہ تعالیٰ نے گفر کو یہدا فرمایا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے قوت بخش، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخشن اور بد خلقی سے تقویت بخشی۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی فضل حسن الخلق، ص ۴۰۸، کوئٹہ)

صلوٰ علی الْحَبِیْبِ!
صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ابراهیم بن ادھم کی سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب ”عُمیُونُ الْحِكَايَاتِ“ حصہ اول صفحہ 110 پر ذکر کردہ حکایت کا خلاصہ ہے: حضرت سید ناہیجی بن اسود کلابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت سید نا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الامن کرم کو اپنے باغ کی دیکھ بھال کے لئے اجر (یعنی ملازم) رکھا، تقریباً ایک سال بعد میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں گیا ایک شخص عمدہ اونٹ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا اور اس نے حضرت سید نا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الامن کرم کے بارے میں پوچھا، میں نے اسے بتایا کہ ”آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فلاں جگہ موجود ہیں۔“ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا، دست بوئی کی اور نہایت موقّعہ بانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت سید نا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الامن کرم نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: ”میں ”بلخ“ شہر سے آیا ہوں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے چند غلاموں کا انتقال ہو گیا ہے، میں ان کا مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ تیس ہزار (30,000) درہم آپ کے ہیں انہیں قبول فرمائیں۔“

حضرت سید نا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے اس مال کے تین حصے کرتے ہوئے فرمایا: ”ایک تمہارے لئے کیونکہ تم سفر کی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچ ہو، دوسرا حصہ لے جاؤ اور اسے پہنچ کے غرباً و مساکین میں تقسیم کرو دینا۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سید نا میکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف متوجہ ہوئے جن کے باغ میں آپ بطور ایجیر (ملازم) کام کرتے تھے، ان سے فرمایا: ”یہ ایک حصہ تم لے لو اور اسے ”عسقلان“ کے غرباً فقرہ میں تقسیم کر دینا۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان تیس ہزار (30,000) درہم میں سے ایک درہم بھی خود نہ لیا۔

(غیون الحکایات، ص ۷۱ مُلْخَصًا)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

سخی کا کھانا دواہے!

شیعی رویہ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، عبیب پر وزڈ گار صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”سخی کا کھانا دواہ اور بخیل کا کھانا بیماری

شان خاتون بخت ۱۸۱ ناوتون بخت کالایہ و خاتون

ہے۔“ (جمع الجوامع، حرف الطاء، الطاء مع العين، ج، ۵، ص ۱۱۸، الحديث ۱۳۸۹۱)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

میرے آقا کی سخاوت

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت سید ناموی علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت سید ناموی و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دربغ نہ فرماتے، یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گز ری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت سید ناموی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہو دونوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہو دو کرم کی آزمائش کرادی جائے، پھر انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلیمان کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قیص مانگ لائے، اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہی قیص تھی جو زیب تن تھی وہی اُتار کر عطا فرمادی۔

(تفہیم حزادی العزفان، ب ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ ۲۹، ص ۵۳۱)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
 ترے ڈر کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے
 (وسائلِ بخشش از امیر اهلست دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سخاوت کے بارے میں احادیث
 مبارکہ اور اسلافِ کرام رَحْمَةُ اللَّهُ السَّلَامُ کے واقعات اور آخر میں پیارے آقا،
 مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سخاوت کے متعلق بھی ملاحظہ
 فرمایا۔ سخاوت کرتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ اتنا مال خرچ نہ کرے کہ اپنی
 ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے اور لوگوں سے سوال کرنا پڑے۔ لہذا خرچ
 کرنے اور مال روکنے دونوں میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

پار ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۹ میں ارشادِ رب جلیل ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مُعْلُولَةً إِلَى عُنْقِكَ
 ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا ہاتھ اپنی
 گردن سے بندھا ہوا رکھ اور نہ پورا
 کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا
 مَحْسُورًا① (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۹)

تھکا ہوا۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافق افضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد
 آبادی علیہ رحمۃ اللہ العالیہ ”تفسیر خزانہ القرآن“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر

فرماتے ہیں: یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گیا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لئے ہال ہی نہیں سکتا۔ ایسا کرنا تو سب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوں کو سب بُرا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے۔

(تفسیر خزان العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ: ۲۹)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا آتَنَفْعَوْالَمُسْرِفُوا وَلَمْ تَرْجِمَهُ كُنْزَالْإِيمَان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ بیشی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر

رہیں۔

حدیث پاک میں بھی اعتدال میں رہنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی،
چنانچہ فقیرہ اُمتِ محبوب حضرت سید ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم، صاحب حلق عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما عالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی شخص اعتدال اختیار کرے گا مگنگست نہیں ہوگا۔

(شعب الانیمان، باب الاقتصاد فی النفقة...الخ، ج ۵، ص ۲۵۵، حدیث ۶۵۶۹)

ایک اور روایت میں رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اقْتَصَدَ أَغْنَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ بَذَرَ أَفْقَرَهُ
اللَّهُ یعنی جو شخص (آخرات میں) اعتماد قائم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مالدار بنادیتا
ہے اور جو آدمی ضرورت سے زائد خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دیتا ہے۔ (کنٹر
الْعِمَال، کتاب الاخلاق، الاقتصاد والرفق في المعيشة، ج ۲،الجزء الثالث،

ص ۴، الحدیث: ۵۴۳۴)

ضرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظر عنایت یا رسول اللہ!
(وسائل بخشش از امیر اهلسنست دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۸۶)
صلوٰۃ علی الحبیب! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ہاں! جو شخص توکل کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو وہ راہِ خدا میں سارا مال خرچ کر
سکتا ہے، جیسا کہ

بیار غار کا مائی ایثار

(غزوہ توبک کے موقع پر) نجیٰ کریم، رُوفٌ رَّحِیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسیلیم
نے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (محبوب الرحمن، شاہِ کون
و مکان صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلٰی وآلہ وسلم کے اس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے) صحابہ
کرام عَنْبَیْہ الرَّضْوَان اپنا کثیر مال راہِ خدا میں لائے سب سے پہلے صحابی ابن

صحابی، عاشقِ اکبر حضرت سید ناصیر دین اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا سارا مال چار ہزار درہم لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے، نبی مختار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہ اور ارشادی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (اس ایشارہ کو دیکھ کر) استفسار فرمایا: کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عرض گزار ہوئے: ”ان کے لیے میں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔“ (مطلوب یہ کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے اللہ اور رسول کافی ہیں)۔ (سبُلُ الْهُدَى وَ الرِّشَادُ فِي سِيَرَةِ خَيْرِ الْعِبَادِ، الباب الثلاشون فی غزوۃ التبُوک... الخ، ج ۵، ص ۴۳۵)

شاعر نے اس جذبہ جاں ثاری کو یوں تقطیم کیا ہے:

اتنے میں وہ رفیق نبوّت بھی آگیا	جس سے بناۓ عشق و محبت ہے اس تو اوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مرد و فائر شت	ہر چیز جس سے پھیم جہاں میں ہو اعتبار
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار	بولے خور، چاہیے فکرِ عیال بھی
ہے تیری ذات باعثِ تکومن روزگار	ہے تھھے سے دیدہ کمہ و تجم فروغ گیر ^(۱)
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس	

صِدِّيق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُهُ عَلَى الْحَبِيبِ!

(۱) اے وہ ذات کہ جس سے چاند اور تاروں کی آنکھیں روشنی حاصل کرتی ہیں۔

کنجوںی باطن کا روگ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات پیشِ نظر رہے ہے کہ ڈنبوی مال و متعاف اس وقت تک آخرت کا سامان نہیں بنتا جب تک اسے آخرت کے ارادے سے خرچ نہ کیا جائے اور کنجوں آدمی نہ بندوں میں نیک نام اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و عزیز ہوتا ہے، کنجوںی باطن کا روگ ہے جو لوگ جانے کے بعد بھی نہیں جاتا اور کنجوں، مال کو کسی نیک کام کے لئے بھی خرچ نہیں کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور دوسروں کو بھی فائدہ دینا چاہئے یعنی خود بھی کھانا چاہئے اور فقراء غرباً پر خرچ کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت پر مشتمل روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو مال و دولت کی لاچ نہیں ہوتی جبکہ دنیا والوں کو مال و دولت کی حرص ہوتی ہے۔ جو زادہ مال و دولت کو پسند کرے وہ حقیقت میں زاہد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کھانے پینے اور مال و متعاف کے شیدائی نہیں ہوتے، سخاوت کی عادت بلند آخلاق کی سند ہے، سخاوت کرنے سے دشمن بھی سر جھکا کر غلام بن جاتے ہیں۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

ایشارا اور کھانا کھلانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ابتداء میں خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایشارہ و سخاوت کو ملا کھڑک کیا اور اس کے ضمن میں اخلاص و ریا کاری، نذر و منت اور سخاوت کے بارے میں آحادیث طیبہ اور اقوال و افعال صحابہ و تابعین سے مدنی پھول چننے کی خوب کوشش بھی کی آئیے! اب ایشارا اور کھانا کھلانے کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، چنانچہ

ایشارکی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 44 صفحات پر مشتمل رسالے ” مدینے کی مچھلی“ صفحہ 3 پر شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہمُ العالیٰ ایثار کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایثار کا معنی ہے: ”دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔“
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَسِيبِ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى عَلِيٍّ مُحَمَّدَ

ایثار کا ثواب بے حساب جنت

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سید نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی

”احیاء العلوم“ میں نقل فرماتے ہیں: اللہ عز وجل نے حضرت سید نا موسیٰ

کلیمُ اللہ علی نَبِيِّنَا وَعَلِيهِ الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا: اے موی! (علیہ السلام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ ایثار کرے اور میں بروزِ قیامت اُس سے حساب طلب کرتے ہوئے حیان فرماؤں، میں اس کو اپنی جنت میں ٹھکانہ عطا فرماؤں گا جہاں وہ چاہے گا۔ (احیاء الغلووم، کتاب ذم البخل و ذم حب

المال، بیان الایثار وفضلہ، ج ۳، ص ۳۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جگر گوشہ رسول حضرت سید شنا فاطمہؑ،
اللہ ہر ابتوں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات مبارکہ اور سیرت طیبہ کا ہر پہلو بیش بہا
کمالات اور اننمٹ خصوصیات کا مظہر ہے۔ وین اسلام کی بلوث خدمت، نسبی
وازدواجی و دینی رشتؤں سے بے پناہ محبت اور اولاد کی بہترین تربیت آپ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کے بہترین اخلاق کا ایک حصہ ہے۔ اعلیٰ اقدار انسانی کا تحفظ، خلق
خدا کی خیرخواہی، بے کسوں اور بے چاروں کی چارہ گری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے نمایاں اوصاف میں سے ہے۔ اس خیرخواہی، چارہ گری اور فریادرسی کی ایک
جھلک بیان کے ابتدائی واقعہ میں آپ ملاحظہ فرمائچکی ہیں۔

ایثار و سخاوت دو وصف ہیں: اپنی ضرورت کے سوا کو خیرات کرنا
”سخاوت“ اور ضرورت کا بھی خیرات کر دینا ”ایثار“ کہلاتا ہے۔ دیگر
اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ ایثار و سخاوت جیسی خوبیوں میں بھی حضرت سید شنا

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک امتیازی شان و مقام پایا اور جب بھی ان دو خوبیوں کے اظہار کا موقع آیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بساط بھرا س میں حصہ لیا حتیٰ کہ اپنی ضرورت کا سامان سائلوں کو عطا کیا، ملت کو کامن بھرا اور بھوکوں کو کھانا کھلایا، جیسا کہ

ایثار و سخاوتِ فاطمہ

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”سفینہ نوح“ حصہ دوم، صفحہ 33 پر نقل فرماتے ہیں:

حضرت سید ناعبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: بنی سلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکریوں گستاخی کی: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! کیا توہی جادوگر ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم مجھ سے ناراض ہو جائے گی تو میں اس تلوار سے تیر اسراڑا دیتا۔ یہ گستاخانہ کلام سن کر امیر المؤمنین حضرت سید ناصر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر اس گستاخ کو سبق سکھانا چاہا مگر حضور رحمۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روک دیا اور اس شخص سے فرمایا: تو آخرت کے عذاب سے ڈراور دوزخ سے خوف کھا، بتوں کی پوجا چھوڑ دے اور خدائے وحدۃ لا شریک کی عبادت کر، میں جادوگر نہیں ہوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شان خاتون بنت
خاتون بنت کا ایڈریوالات

بلکہ اللہ عز و جل کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کروہ بت پرست اسی وقت مسلمان ہو گیا،
اب سر کار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یا ز سُوْلَ اللَّهُ صَلَّی اللَّهُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! ہنو سُلیم میں 4,000 آدمی ہیں لیکن اس قبلیہ میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے صحابہؓ کرام عَلٰیہِمُ الرِّضْوَانِ کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اونٹ خرید کر دے دے؟ حضرت سیدنا سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے پاس ایک اونٹ ہے وہ میں اسے دے دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کون ہے جو اس کا سرڑھانپ دے؟ امیر المؤمنین مولی مشکل کشا، حضرت سیدنا علی المقتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم نے اپنا مبارک عمامہ اُتار کر اس کے سر پر کھدیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اس وقت انتظام کر دے؟ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن اتفاق سے کچھ نہ ملا۔ پھر رُمِّ مصطفیٰ حضرت سیدنا فاطمۃ الرَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھلکھلایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: کون ہے؟ عرض کی، سلمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سارا ماجرا سنا

دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تمیرا دن ہے، گھر میں سب فاقہ سے ہیں مگر تم دروازے پر آگئے ہو، خالی کیسے واپس کرو؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنت محمد (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی چادر کھلاؤ اور تھوڑے سے بوقرض دے دو۔

حضرت سید ناسلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارکہ کو دیکھتا رہا اسی وقت اس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا:

اے سلمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! وَاللّٰهُ أَيُّهُ مَقْدَسٌ لَوْگُ ہیں جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے یغیرہ موسیٰ علیہ السلام کو توریت میں دی ہے، میں صدق دل سے حضرت سید مشا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے باپ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور سلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرت سید ناسلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ہودیئے اور نہایت ادب و احترام سے رِدائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتون جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شمعون کو دعاۓ خیر دی اور ہو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرت سید ناسلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے

دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔

فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔ حضرت سید ناسلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرت سید شنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور ٹھف کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بھٹھا کر تسلی دی اور دعا فرمائی: اے اللہ (عز و جل)! فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اوروں کی خاطر

عطایا کر دے جذبہ عطا یا الہی!

صلوٰا علی الْعَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیٖ مُحَمَّدٌ

سائل کی عرض اور سیدنا فاطمہ کا سخاوت بھرا جواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتون بنت حضرت سید شنا فاطمہ رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایثار و سخاوت آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خود فاقہ سے ہیں، لگر

میں بھی کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروہ رکھوار ہی ہیں اور جب حضرت سید نا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمائے لگیں : میں نے یہ کھانا را خدا میں خیرات کرنے کی نیت سے پکایا ہے۔ ایک طرف خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پا کیزہ عمل اور دوسرا طرف ہماری حالت۔ اللہ اکابر! وہ خود فقر و فاقہ میں رہ کر غریبوں کی حاجتوں کو پورا کرتیں اور ہم اپنے ہی پیٹ بھرنے اور جو باقی نجج جائے اسے بجائے غریبوں، فقیروں پر خرچ کرنے کے آنے والے وقت کے لئے رکھ لیتی ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی غریبوں و فقیروں کی حاجت روائی کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگرچہ خود فاقہ سے رہتی تھیں لیکن اس تنگی و عسرت کے عالم میں بھی اپنے پڑوسیوں سے غافل نہ رہتی تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا معمول تھا کہ ہمسایوں کی خبر گیری کرتیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں۔

صلوٰ عَلَى الْحَبِيبِ!

صلی اللہُ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنی ضرورت کو بھی خلق خدا پر خرچ کر دینا بلکہ خود فاقہ سے رہ کر بھی بھوکوں کو سیر کرنا تو میں ایثار کی وہ شاندار مثال ہے جس کی ہم سری تو درکنار پیروی کرنا بھی ہم جیسوں کے لئے مشکل ہے، مخلوق میں

ایشار و سخاوت کے حوالے سے بلند ترین نام سید الاصفیاء، محبوب خدا، احمد مجتبی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، ان کے بعد نبی کی صحبت میں رہنے والوں اور نبی کے گھروالوں کا ہے۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے!

صلُوٰ عَلَى الْحَبِيبِ
صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

عَمَرَ بْنُ خَطَّابَ كَا ایشار

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم، رسول عظیم علیہ افضل الصلة و التسلیم مجھے عطا فرمائی تھی تو میں عرض کرتا کہ یہ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو عطا فرمائیے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے یہ خود لے کر غنی ہو جاؤ اور پھر صدقہ کر دو، تمہیں جو مال بغیر طمع اور بغیر مانگے ملے اسے لے لیا کرو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے خود کو نہ لگاؤ۔

(مشکوٰۃ المصالیح، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له المسألة... الخ، ج ۱،

ص ۳۵۱، حدیث ۱۸۴۵)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یارخان نجیبی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

”مرآۃ المناجح“، جلد ۳ صفحہ ۶۰ پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: صحبتِ پاک مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ تاشیحی کہ حضرت سیدنا عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) صرف غنی نہیں بلکہ غنی تر، غنی گر ہو گئے۔ مانگنا تو کیا بغیر مانگے آتی ہوئی چیز میں بھی ایشارہ کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے دو خلافت میں جب فارس اور روم کے خزانے مدینہ میں لاتے ہیں، تو اس وقت بھی خود ایک قیص ہی دھو دھو کر پہنتے ہیں۔

مفتقی صاحب رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی عَلٰیہِ مزید فرماتے ہیں: سُبْحَنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَ! کیا بے مثال تعلیم ہے مقصد یہ ہے کہ جو بغیر مانگے اور بغیر طمع کے ملے وہ رب تعالیٰ کا عطا یہ ہے اسے نہ لینا گویا اس عطا یہ کی بے قدری ہے۔ دنیا والوں سے استغنا اچھا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَ وَصَلَّی اللَّهُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہمیشہ محتاج رہنا اچھا۔ مثالِ کرام (رَحْمَمُ اللَّهُ السَّلَامُ) معمولی نذر انہ بھی قبول کر لیتے ہیں، ان کا مأخذ یہ حدیث ہے پھر کیا خوب فرمایا کہ تم خود لے کر صدقہ کر دوتا کہ تمہیں لینے کا بھی ثواب ملے اور دینے کا بھی۔

صَلَوٰۃُ عَلٰی الْحَبِیْبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سَلْمان فارسی کا ایشار

حضرت سید ناسلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (مدائی کی گورنری

میں) وظیفہ 5000 درہم تھا اور آپ تقریباً 30,000 مسلمانوں کے امیر (گورنر) تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو خطبہ دیتے وقت ایک چوغہ پہنچتے (جو کپڑوں پر پہنچاتا ہے) اس کا کچھ حصہ نیچے بچھاتے اور کچھ اور اور ٹھیک لیتے تھے۔ جب آپ (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ) کو وظیفہ ملتا اسے صدقة کر دیتے اور خود زنبیل (یعنی توکریاں) بنایاں کر گزارہ کرتے۔ (حلیۃُ الْأُولیَاء، ذکر الصحابة من المهاجرين، سلمان الفارسی، ج ۱، ص ۲۵۵، رقم ۶۲۳)

ہمیں اپنے فضل و کرم سے ٹو کر دے

سخاوت کی نعمت عطا یا الہی!

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَبِيبِ!

ابو علی دقاق کا جذبہ ایثار

حضرت سیدنا ابو علی دقاق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کو کسی نے ”مرہ“ میں دعوت پر بلایا، راستہ میں جاتے ہوئے ایک بڑھیا کی آواز کو سنایا جو اپنے مکان میں کہہ رہی تھی کہ اے اللہ عزوجل! تو نے مجھے کثیر اولاد ہونے کے باوجود فقر و فاقہ میں مبتلا رکھا ہے آخر اس میں تیری کیا مصلحت ہے؟ آپ اس کے یہ جملے سننے کے بعد خاموشی سے چلے گئے اور جب ”مرہ“ میں اپنے میزبان کے ہاں پہنچے، تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا کہ ایک طبق میں بہت سا کھانا بھر کے لے آؤ، یہ سن کرو وہ شخص بہت خوش ہوا اور یہ خیال کیا کہ شاید آپ گھر پر لے جا کر کھانا

چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر پر کچھ بھی نہ تھا اور جب وہ میز بان طباق بھر کر لے آیا تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس کو سر پر رکھے ہوئے بڑھیا کے مکان کی طرف چل دیئے اور تمام کھانا اس کو دے آئے۔

(تذکرۃ الْأُولیاء، مترجم)، ابو علی دقاق کے حالات، ص ۳۹۱)

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت

ہو پاسِ شریعت عطا یا الہی!

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

ایثار کی اعلیٰ مثال

صحابی سرکار حضرت سید ناصیہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک خاتون حضور اور شفیع روزِ محشر صَلَوَتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اقدس میں ایک بردہ لے کر حاضر ہوئی۔ حضرت سید ناصیہ بن سعد نے (ابوحازم سے) کہا: کیا تم جانتے ہو، یہ بردہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ ایک چادر ہے جس میں حاشیے بنے ہوئے ہیں اس عورت نے عرض کی بیانات سُوْلُ اللَّهِ صَلَوَتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ میں آپ کو پہناؤں۔ آپ صَلَوَتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے قبول فرمایا کہ آپ کو اس کی حاجت تھی

آپ صَلَوَتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے تو وہ چادر آپ صَلَوَتُ

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تہبند تھی ایک شخص نے اس کو ٹوٹا اور عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ چادر مجھے پہناد تھے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، (تجھے پہناؤں گا) آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جتنی دیرالله نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لائے اس چادر کو لپیٹا اور اس (طلب کرنے والے) کی طرف بھیج دی لوگوں نے اس کو کہا: جب تم جانتے ہو کہ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے تو تم نے چادر کا سوال کر کے اچھا نہیں کیا۔ اس نے جواب دیا: ”وَاللَّهِ مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفِيٌّ يَوْمَ الْمُوتِ“ یعنی اللہ رب العزت عزوجل کی قسم امیں نے یہ مبارک چادر فقط اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا گفن بنے۔ حضرت سیدنا سہمل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہی مبارک چادر بعد میں اس شخص کا گفن بنی۔

(صَحِيفَةُ الْبَخَارِيِّ، كِتَابُ الْلِبَاسِ، بَابُ الْبَرُودِ وَالْحِبْرَةِ وَالشَّمْلَةِ، ص ١٤٦٥)

الحادي عشر

مجھ پر کرم ہو داور، اتنا بروز محشر
سایہ فگن ہو سرپر، میٹھے نبی کی چادر
کیا خوف عاصیوں کو، محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سرپر، میٹھے نبی کی چادر
آئی شفیع بن کر، میٹھے نبی کی چادر
مُردہ ہو عاصیوں کو، بُشیری ہو عاصیوں کو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عطاے مصطفیٰ پر بھی قربان کہ خود کو ضرورت ہونے کے باوجود ایشارکی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے صحابی رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہُ کو چاڑ ر عطا فرمادی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا کتنا پیارا عقیدہ تھا کہ وہ نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیز کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کو عین سعادت سمجھتے تھے۔ یقیناً اللَّهُعَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کا ثواب بے شمار ہے، ایشارکی فضیلت کے متعلق سرو رذیشان، رحمت عَلَمَیَان صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان مغفرت نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللَّهُعَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔ (كنزالعمال، كتاب الموعظ والرقائق والخطب والحكم، الباب الاول في الموعظ والرغيبات، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۲۲، حدیث ۵۰۱۴)

واہ کیا بُود و کرم ہے شہ بُطخا تیرا

”نبیمیں“ سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائق بخشش از امام اهلست علیہ رحمۃ رب العزت)

صلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ صَلَّوَ عَلَیٰ الْحَبِیْبِ!

ایثار کی مَدَنی بھار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر نیکی کی طرح ایثار کا ثواب بھی اللَّه

عَزَّوَجَلَ چاہے تو آخرت میں عطا فرمائے گا مگر بعض اوقات دنیا کے اندر بھی انعام مل جاتا ہے، مثلاً کوئی مشکل آسان ہو گئی، اچھا خواب نظر آگیا، مدینے شریف کا ویزہ مل گیا۔ ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی اسی طرح کی ایک مدد فی بہار مختصر اپیش خدمت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”پُر آسرار بھکاری“ صفحہ 28 پر شیخ طریقت، امیرِ الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں: بسمی کے ایک علاقے میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار ستون بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۶ صفر المُظْفَر ۱۴۲۸ھ بطبق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشدگی کی شکایت کی۔ ذمہ دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مدد فی ماحول سے وابستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی؟“ بسا صرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پا برہنس (یعنی نگے پاؤں) گھر چل گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی

لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنا چاند ساچھہ چکاتے ہوئے جلوہ فرمائیں، نیز ایک مُعَمَّر (مُعَمَّر۔ مر) مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبزِ عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لہبھائے مبارک کو ٹھیکش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑے نے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: پچھلی ایثار کرتے وقت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی؟“، میں بہت پسند آئے۔ (علاوه آذیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی یاد رہے ایسی چیز ایثار کرنا زیادہ افضل ہے کہ جو ہمیں خود پسند ہو جیسا کہ پارہ ۴ سورہ ال عمران کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خدا نے رُحْمَنْ ہے:

لَنْ تَنَأْوِ الْإِرَّاحَتِيْ تُتَفَقُّوْ وَمَا تُحْبُّوْنَ^{۹۲} (پ، ال عمرن: ۹۲)

ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلانی کو نہ پہنچو گے جب تک را خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی خزانُ الْعِرْفَانِ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت نقل فرماتے ہیں: (حضرت سیدنا) حسن (بصری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُویٰ کا قول ہے: جو

مال مسلمانوں کو محبوب ہوا اور اُسے رضاۓ الہی کیلئے خرچ کرے وہ اس آیت
میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(تَفْسِيرِ كَبِير، پ ۴، ال عمران، تحت الآية: ۹۲، ج ۳، ص ۲۸۹)

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں

پسندیدہ چیزیں لٹا یا الہی!

صَلَوٰةٌ عَلَى الْحَبِيبِ
صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمدَ

آسلافِ أَمَّتِ آئِيَّةِ قُرْآنٍ وَسَنَّتِ تَهْـ

ہمارے آسلاف کرام رَحْمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ قرآن و سنت پر کس قدر عمل
پیرا تھے کہ ایک چیز کی خود کو طلب ہونے اور تلاش بسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد
ملنے کے باوجود دوسرے کو ایشار کر دینے کی اعلیٰ مثال قائم فرماتے۔ اپنے اندر ایثار
کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی
حضرت علّا مہ مولانا ابو بلاں محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتُهُمُ العالیَہ کا
44 صفات پر مشتمل رسالہ ” مدینے کی مچھلی“، کامطالعہ کجھے۔ تغیب کے لئے
اسی رسالے سے ایک روایت پیش خدمت ہے: حضرت سید ناعبد اللہ بن عمر
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیمار تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی
خواہش ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خادم حضرت سید نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
عَنْہُ فرماتے ہیں: تلاش بسیار (یعنی بہت زیادہ تلاش کرنے) کے بعد مجھے ڈیرہ درہم

کی ایک چھلی مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں مل گئی، میں نے اُسے بھومن کر خدمت سراپا سخاوت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سائل آگیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نافع! یہ چھلی سائل کو دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ مدینہ کی چھلی میں نے خریدی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے تناول فرمائیجئے، میں اس چھلی کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ چھلی ہی اس کو دے دو۔ پُرانچے میں نے وہ مدینہ کی چھلی سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خریدی اور آکر حاضر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ چھلی اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سر کار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللہ عزوجلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔
(احیاء الْفُلُومُ، کتاب کسر الشهوتین، بیان طریق الـریاضة فی کسر شهوت)

البطن، ج ۳، ص ۱۱۵

صَلَّوَاعَلَى الْحَبِيبِ!

صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٌ مُحَمَّدٌ

رابعہ عدویہ کا ایثار

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 649

صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 119 پر مبلغ اسلام

حضرت سید ناشیح شعیب حفیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سید شنا
 رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نگے پاؤں پیدل بیت اللہ شریف کا حج
 کیا۔ اللہ عزوجلّ ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا اس کو ایشارہ کر دیتیں۔ کعبہ
 مشرّفہ پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اپنے رخسار کو
 بیت اللہ شریف پر رکھ کر عرض کی：“یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے
 محبت کرتا ہے اب تو آنکھوں میں آنسو ختم ہو گئے ہیں۔”

(الرؤوح الفائق، المجلس الثامن في ذكر حجاج بيت الله الحرام، ص ۶۰)

صلوا على الحبيب!

ایثار کرنے والی ماں

دعوتِ اسلامی کے انشاعی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 188
 صفحات پر مشتمل کتاب ”ترییت اولاد“ صفحہ 61 پر ہے: امُّ المؤمنین حضرت
 سید شنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین
 عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں
 دیں۔ اس نے ہر ایک کھجور دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ کی
 طرف اٹھائی تو اس کی دونوں بیٹیاں اس کی بھی خواہش کرنے لگیں تو اس نے وہ
 کھجور بھی دوڑھ کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔

مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے رسول اکرم، نورِ جسم،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الى البنات، ص ۱۰۱۴، حدیث ۲۶۳۰)

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ
صلوٰا علَى الْحَبِيبِ!

اپنا کھانا کتے پر ایثار کر دیا!

حضرت سید نا امام ابو قاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سید ناعبد اللہ بن جعفر علیہ رحمۃ اللہ الاعظیم اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور آشائے راہ (یعنی راستے میں) کسی باغ میں اترے، وہاں ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک گٹکا بھی آپنچا، غلام نے ایک ایک کر کے 3 روپیاں اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ حضرت سید ناعبد اللہ بن جعفر علیہ رحمۃ اللہ الاعظیم نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: تو آپ نے کتنے پر کیوں ایثار کر دیا؟ عرض کی: اس علاقے میں کتنے نہیں ہوتے، کہیں دوسرے سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارانہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: فاقہ کروں گا۔ حضرت سید ناعبد اللہ بن جعفر علیہ رحمۃ اللہ الاعظیم

اس غلام کے ایثار سے بے حد مُتاثر ہوئے، پھانچے باغ کے مالک سے وہ باغ،
غلام اور بقیّہ سامان وغیرہ خرید لیا، غلام کو آزاد کر کے وہ باغ وغیرہ سب کچھ اُسی کو
بخش دیا۔ (الرسالۃ الفشنیریۃ، باب الجود والسخاء، ص ۲۸۳، ملخصاً)

صلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ
صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیِ الْحَبِیْبِ

ایثار کا ثواب مفت لوثنے کے نسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو جائے، اگر خرچ کرنے کو جی
نہیں چاہتا تو بغیر خرچ کے بھی ایثار کے کئی مواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر
جانا ہوا، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیت سے نہ اٹھائیں کہ
ہماری دوسری اسلامی بہنیں ان کو کھالیں۔ گرمی میں کمرے کے اندر کئی اسلامی
بہنیں سونا چاہتی ہیں، خود سنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسری اسلامی
بہنوں کو موقع دے کر ایثار کا ثواب کما سکتی ہیں۔ اسی طرح بس یاریل گاڑی کے
اندر بھیڑ کی صورت میں دوسری اسلامی بہن کو بِاصرار اپنی نشست پر بٹھا کر
اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع میسّر ہونے کے باوجود دوسری اسلامی بہن
کے لئے قربانی دے کر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر
کے، ستوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام وہ جگہ مل جائے تو دوسری اسلامی بہن
کے لئے جگہ کشاوہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے

زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مواقع پر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مفت میں ایشارہ کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔

صَلَوٰةُ عَلَى الْحَبِيبِ!
صلوة على الحبيب!

کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاقوں کے باوجود اپنا کھانا ایشارہ فرمادیتی تھیں! مگر افسوس! اہل بیت نبوّت کی محبت کا دم بھرنے کے باوجود اپنی ضرورت کا ٹھیک، بچا کھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے کے بجائے آئندہ کیلئے فرتیج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانے! بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس ضمن میں دو فرامین مصطفیٰ صَلَوٰةُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُلاکظہ ہوں:

﴿۱﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلانے، تو اللہ عز وجل اُسے بروز قیامت جنت کے بھل کھلانے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلانے، تو اللہ عز وجل اُسے بروز قیامت مُہرواںی پاک و صاف شراب پلانے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنانے، تو اللہ عز وجل اُسے جنت کے سبز کپڑے پہنانے گا۔ (جامع الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع،

ص ۵۸۱، حدیث ۲۴۴۹)

﴿۲﴾ جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ عزوجل اُسے

جنت میں اُس دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخل ہوں گے۔ (الْمَفْجَمُ الْكِبِيرُ لِلْطَّبَرَاني، باب الميم، معاذ بن جبل الانصاری الخ، ج ۸، ص ۴۱۸، حدیث ۱۶۵۸۹)

کھلانے پلانے کی توفیق دے دے
پئے شاہِ کرب و بلا یا الہ!

صلوٰ علیٰ الرَّحِیْبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدَ

رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!

حضرت سید نا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مُعظّم ہے: ”مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اطْعَامُ الْمُسْكِينِ“ یعنی رحمتِ الہی کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے مسکین مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب

الصدقات، الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء..... الخ، ص ۳۲۰، حدیث ۹)

صلوٰ علیٰ الرَّحِیْبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدَ

ذرًا غور کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات کے تناظر میں اگر ہم اپنی

حالت پر غور کریں تو اگرچہ اشیائے ضرورت کو بھی خیرات کرو دینا اور بار قرض تلے

دب کر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہم پر لازم نہیں لیکن کیا ہم ضرورت سے زائد اشیاء کو صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن رکھتے ہیں یا مزید کے ہی چکر میں رہتے ہیں، پچ جانے والا کھانا فریز کرتے ہیں یا خیرات؟ مستحق کو مال سے نوازتے ہیں یا جھپٹ کیوں سے؟

صحابہ و اہل بیتِ اطہار بالخصوص حضرت سید مثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایثار و تفاوت کی طرف نظر کیجئے اور اپنی حالتِ زار کو بھی دیکھئے خود ہی واضح ہو جائے گا کہ ہمارے، اسلافِ اُمت سے محبت کے دعوے میں کتنی جان ہے؟ صرف خیرات نہ کرنے کی ہی بات نہیں، افسوس بالائے افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں افراد کی ایک ایسی تعداد موجود ہے جو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے میں تھکتے ہیں نہ شرماتے ہیں۔ بے مرُّوتی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ معمولی سی چیز بھی مانگ کر استعمال کرتے اور سوال کر کر کے گزارہ کرتے ہیں۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پر فتن دو ریں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بہنوں کے لئے) بنام ”**63 مدنی النعمات**“

بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے، پُرانچے مذہبی انعام نمبر ۲۲ میں ہے: کیا آج آپ

نے گھر کے افراد کے علاوہ (کپڑے، فون، زیورات وغیرہ) چیزیں دوسروں سے
ماںگ کر تو استعمال نہیں کیں؟ یقیناً دوسروں سے سوال کرنے سے بچنے والے
لوگ ہر ایک کی نگاہ میں قابلِ قدر رہتے ہیں جیسا کہ شیخ مُصلح الدین سعیدی
شیرازی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ عرب کے مشہور اور
بہت بڑے تنی حاتم طائی سے کسی نے پوچھا: کیا تو نے اپنے سے زیادہ کسی کو ہمت
و حوصلے والا دیکھا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ایک دن میں نے ۴۰ اونٹ ذبح کر کے
عرب کے مالداروں کو مدعو کیا۔ اس دوران میرا گزر ایک جنگل کی طرف سے ہوا
دیکھا کہ ایک غریب و مُفلس شخص جو مجھے نہیں جانتا تھا، لکڑیاں جمع کرنے میں
مشغول تھا، میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے بھلے انسان! حاتم طائی
کے گھر شہر بھر کے لوگ جمع ہیں اور دعوت کھار ہے ہیں، تم اپنی روٹی کے لئے یہاں
محنت و مزدوری کر رہے ہو۔ اس غریب لیکن قانع و معزز شخص نے جواب دیا: جو
اپنی محنت سے روٹی کماتا ہے اسے حاتم طائی جیسے امر اکی مہنت نہیں کرنی پڑتی۔
حاتم طائی نے کہا: ”حق یہ ہے کہ میں نے اسے اپنے سے زیادہ باہمت و جوال

مرد دیکھا۔“ (حکایاتِ سعیدی (مُتَرَجم)، ص ۱۵۶)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْعَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے کہ اس مدنی ماحول کے پیغام کو لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دلدل سے نکل کر آمہاتِ انہو منین اور شہزادیَ کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں اور اپنی سابقہ گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نہ صرف خود نیکیاں کرنے والی بلکہ دوسروں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دینے میں مشغول ہو گئیں۔ ترغیب کے لئے ایک ایسی ہی مدنی بہار ملاحظ کیجئے، پُناچہ

بیٹی کی اصلاح کا راز

دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 281 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہمُ العالیٰ ایک مدنی بہار تحریر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لیٹ لیب (علامہ) ہے کہ میری بیٹی فلموں، ڈراموں اور بے پر دیگیوں وغیرہ گناہوں کی آلو دیگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو بر باد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد پریشان تھی، بار بار

سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرا سے نکال دیتی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!**
 میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سٹوں بھرے اجتماع میں
 شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی دعاوں کی قبولیت کے
 واقعات بھی سنا کرتی تھی۔ پہنچ پہنچ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت
 ہونے والے گیارہویں شریف کے اجتماع ذکر و نعمت میں اپنی بیٹی کی
 اصلاح کے لئے گڑگڑا کر دعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ
 اسلامی کی مبلغہ بنے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** میری دعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی
 نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سٹوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے
 پر رضامند ہو گئی۔ اس نے جب شرکت کی تواتری متأثر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی
 ہی کی ہو کر رہ گئی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** ترقی کی منزلیں طے کرتے کرتے (تادم
 تحریر) میری بیٹی حلقہ فتحہ دار کی حیثیت سے سٹوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مرمر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی اب سنگ در جاناہ

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم هند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سٹوں بھرے

اجماعات میں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقان رسول اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنی اللہ عز و جل کی مقرب بندیاں ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ ”فتاؤی رضویہ“ جلد 24 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: جماعت میں برکت ہے اور دعا مَجْمَعُ مُسْلِمِینَ اقرب بَقْبُول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعائیں مگنا قبولیت کے قریب تر ہے)۔ علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان صالح (یعنی نیک) مجمع ہوتے ہیں ان میں سے ایک ولیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔

(الْتَّيْسِيرُ شَرْحُ جَامِعِ الصَّفَيْرِ، حِرْفُ الْهَمْزَةِ، ج١، ص١١٠)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ

پانی پینے کے 13 مَدَنِی پھول

دو فرا مین صَطَافِی صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿اوٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہِ پڑھو اور فراغت پر الْحَمْدُ لِلَّهِ کہا کرو﴾ (ترمذی، ج٣، ص۳۵۲، حدیث ۱۸۹۲) ﴿تین اکرم صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے برلن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔﴾ (ابوداؤد، ج٣، ص۴۷۴، حدیث ۳۷۲۸) مُفْتَرِ شیرِ حکیمُ الْأَمَّت حضرت مفتق احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمَنِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: برلن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برلن سے الگ

منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہر وہ قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ حج ۶ ص ۷۷)

البته درود پاک وغیرہ پڑھ کر بہ شفای پانی پر دم کرنے میں خرج نہیں ﴿پینے سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ پَرَّهُ لِيَجْعَلَ چُوسَ كَرْجِحُوَلَّهُ گُھُونَتَ پَيْسَ، بُرَّهُ بُرَّهُ گُھُونَتَ پَيْسَنَے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے﴾ پانی تین سانس میں پیسیں ﴿بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے﴾ کو لے وغیرہ سے ڈسواکیا ہو تو اس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آب زم زم شریف کی مشاہدہ رکھتا ہے، ان دو (یعنی ڈسواک بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سابھی پانی کھڑے کھڑے پینا کروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، ج ۲، ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ روہو کر کھڑے کھڑے پیسیں ﴿پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان وہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اتحاف السادۃ للزبیدی)، ج ۵، ص ۵۹۴﴾ پی چکنے کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ كَبِيْرٌ حُجَّۃُ الْإِسْلَام حضرت سید نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ اولیٰ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللَّهِ پَرَّهُ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں الْحَمْدُ لِلَّهِ و سرے کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ اور تیرے سانس کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ پڑھے (احیاء الفُلُوم، ج ۲، ص ۸) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابل استعمال ہونے کے باوجود خونخواہ بھیکنا نہ چاہئے ﴿متقول ہے: سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے﴾ (کشف الخفاء، ج ۱، ص ۳۸۴) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو بیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے پکر چند قطرے پینے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

بیان نمبر 6

خاتونِ جنت کا نکاح و جهیز

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خاتون جنت کا نکاح و جہیز

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 1 پر شیخ طریقت، امیر الہستت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ دُرُودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں:

حضرت ابی بن گعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفہ، دعا میں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُودخوانی میں صرف کروں گا۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہاری فکر و کوڈو کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (شیخ الترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في صفة اوانی الحوض، ص ۵۸۳، حدیث ۲۴۵۷، ملتقطاً)

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

بَرَكَاتٍ دُرُودٍ وَسَلَامٍ

شارح مشکلۃ حکیم الامم مفتی احمد یار خان نعیی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

”مراءُ المَنَاجِي“ جلد 2، صفحہ 103 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: (یعنی) حضرت سید نابیؑ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں سارے وظیفے دعا میں چھوڑ دوں گا سب کی بجائے درود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دعا میں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وقت آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو دعا میں دیا کروں (جس کے جواب میں سرویر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی پیاری بشارت سے نوازا) یعنی اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری دین و دنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دنیا میں رنج و غم دفعہ ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی معافی ہوگی۔

اسی پنا پر علماء فرماتے ہیں کہ جو تمام دعا میں وظیفے چھوڑ کر ہمیشہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تو اسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دین و دنیا کی مشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ پتا لگا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھنا درحقیقت رب (عزوجل) سے اپنے لیے بھیک مانگنا ہے ہمارے بھکاری ہمارے بچوں کو دعا میں دے کر ہم سے مانگتے ہیں ہم رب (عزوجل) کے بھکاری ہیں، اس کے جبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو دعا میں دے کر اس سے بھیک مانگیں، ہمارے درود سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھلاندیں ہوتا بلکہ ہمارا اپنا بھلا ہوتا ہے، اس تقریر سے یہ اعتراض بھی اٹھ گیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر وقت رحمتوں کی باریش ہو رہی ہے تو ان کے لیے دعائے رحمت کرنے

شان خاتون بنت (ختان جدت کا نکاح تینیز) ۲۱۹

سے فائدہ کیا؟ شیخ عبد الحق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الوہاب
مُتّقیٰ (علیہ رحمۃ اللہ القوی) جب بھی مدینہ (زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً) سے وداع کرتے
تو فرماتے کہ سفر حج میں فرائض کے بعد رود سے بڑھ کر کوئی دُعائیں، اپنے
سارے اوقات رود میں گھیرا اور اپنے کو رود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مراة
المناجیح، کتاب الصلاة، باب الصلوة علی النبی ﷺ وفضله، الفصل

الثانی، ج ۲، ص ۱۰۳، ملتقطاً)

وَرُدْ لِبْ هَرْ دِمْ دُرُودْ پَاكْ هُوْ
يَا شَهْ عَرَبْ وَ عَجمْ! پَشمْ كَرمْ
(وسائل بخشش از امیر اهلست دامت بر کاظم العالیه، ص ۲۲۹)
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى أَعْلَمِ الْحَسِيبِ!

سیدہ فاطمہ کا نکاح

حضرت سیدنا شیخ شعیب حیفیش علیہ رحمۃ اللہ القبیر فرماتے ہیں: جب
آسمانِ رسالت صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عَنْہَا کا آفتابِ حسن و جمال چکا اور افقِ عظمت و جلال پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہَا کا
بدیکمال طلوع ہوا، تو یک خصلتِ ذہنوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہَا کا تکیال آیا،
مُهاجرین و انصار کے مُعزَّ زین نے پیغامِ زکاح دیا۔ لیکن رضاۓ الہی و قضاۓ

خداوندی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواباً
ارشاد فرمایا: ”میں خدائی فیصلے کا منظیر ہوں۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیغامِ نکاح عرض کیا تو ان سے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی ارشاد فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔“

ابوبکر و عمر کی سیدنا علی کو ترغیب

ایک دن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف علی صاحبِها الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ میں تشریف فرماتھے کہ حضرت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکرِ خیر جمل کلا تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”تمام معز زین نے پیغامِ نکاح عرض کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انکار کرتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔“ لیکن حضرت علی (کَرَمَ اللہُ تَعَالَیٰ وجہُهُ الْکَرِيمُ) نے پیغامِ نکاح عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا مذکورہ کیا۔ اس کی وجہ میرے خیال میں ان کی غربت ہو سکتی ہے۔ ہمیں حضرت علی (کَرَمَ اللہُ تَعَالَیٰ

وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کے پاس چل کر ان سے شہزادی رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُ کا مُعَامَلہ ذکر کرنا چاہئے اور اگر وہ تنگ دستی کو وجہ بنا سکیں تو ان کی مد کرنی چاہئے۔ ”پھر یہ سب حضراتِ الاعزت حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کَرَمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کی تلاش میں چل دیئے، پتا چلا کہ وہ اس وقت کسی انصاری کے باغ میں اُجرت پر اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ وہاں جب ملاقات ہوئی تو حضرت سید ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! (بات یہ ہے کہ) قریش کے مُعَاویہ زین نے بنتِ رسول کے لئے بیگام نکاح دیا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ”یہ مُعَامَلہ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ کے سپرد ہے۔“ اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) آپ ہر اچھی عادت سے کامل طور پر منصف ہیں اور خُضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے قرابت دار بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کا مُعَامَلہ آپ کے لئے روکا ہوا ہے۔“ راوی فرماتے ہیں: ”حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کَرَمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کی آنکھیں آشک بار ہو گئیں اور فرمایا: ”اے ابو بکر (رضی اللہ تَعَالٰی عنہ)! غربت نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔“ حضرت سید ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہُ نے فرمایا: ”اے علی! ایسا نہ کہو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے،

أڑتے غبار کی مانند ہے۔“ (الرُّؤْشُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون في

زواج على ابن أبي طالب بفاطمة... الخ، ص ۲۷۵، ملخصاً)

آسلافِ کرام کا مبارک شعار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے مسلمان بہن بھائی کی ضرورت کا احساس کرنا اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے تھی الإمكان دامے درے قدمے سخنے (یعنی روپے پیسے جان اور زبان ہر طرح سے) مدد کرنا اور مدد کی نیت کرنا ہمارے آسلافِ کرام کا مبارک شعار ہے۔ اور ان مبارک ہستیوں کا وظیرہ رہا ہے کہ دینی و نسبی طور پر خواہ کتنا ہی فضل و شرف عطا ہو جائے اپنا بوجھ خود ہی اٹھایا جائے اور محنت شاقہ کی تکالیف گوارا کر کے خود اپنی دُنیاوی ضروریات پوری کرنے کا سامان کیا جائے۔ بارگاہ رسالت کے تربیت یافتگان کے قلوب و آذہان میں یہ بات راست ہو چکی تھی کہ دینِ اسلام دُنیا اور اس بابِ دُنیا کو اچھیمیت نہیں دیتا بلکہ رضاۓ الہی اور قضائے خداوندی کے آگے سرگوں ہونا (یعنی سرجکانا) سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ دُنیاوی جاہ و حشمت (یعنی عزّت و شوکت) اور سیم وزر (یعنی مال و دولت) کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں اور اڑتے غبار کی سی ہے۔ نگاہِ اسلام میں عزّت و قبولیت کا مدار تقویٰ و اخلاص پر ہے۔ اسی پناپران صحابہؓ کرام علیہم السلام نے حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریمؑ کا حوصلہ بڑھایا

اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنامد عاپیش کرنے کا مشورہ دیا۔

سیدنا علی کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریمؑ اپنے کام سے واپس آ کر حضرت سید شنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف چل دیئے، دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت سید شنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: ”کون؟“ تو سر کاری عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اُنھو اور دروازہ کھلو، یہ وہ ہیں جن سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔“

حضرت سید شنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ”میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان! یہ کون ہیں؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔“ حضرت سید شنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں اس تیزی سے اٹھی کہ چادر میں الجھنے لگی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت اقدس ہو کر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین گزیدنے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں

لیکن حیا کا پردہ حائل ہے۔

سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 نے ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ)! کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے
 ہاں! تمہاری ہر حاجت پوری ہو گی۔“ حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرَمَ اللہُ تَعَالَیٰ
 وَجْهَهُ الْكَبِيرُ نے عرض کی: ”یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں
 باپ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے
 اپنے پچھا اور پچھی فاطمہ بنتِ اسد سے لیا، میں اس وقت ایک ناس بھجو پڑھتا تھا۔ آپ
 نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب سکھایا، مجھے شاستہ (شا۔ اس۔ تھے یعنی بااُخلاق)
 بنایا۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھ پر ماں باپ سے بڑھ کر شفقت
 و احسان فرمایا۔ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذریعے مجھے
 ہدایت بخشی۔ یا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ ہی دُنیا و آخرت
 میں میراوسیلہ اور ذخیرہ ہیں، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کے
 ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھر اور بیوی ہو، میں
 جس میں چین حاصل کروں۔ لہذا میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِیَ
 اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا) کے لئے نکاح کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں (الرَّوْضَةُ الْفَائِقَةُ،
 المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمة... الخ،

ص ۲۷۵، ملخصاً)

شانِ مصطفیٰ و عظمتِ مرتضیٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت سے شانِ مصطفیٰ، علم غیبِ مصطفیٰ، شفقت و احسانِ مصطفیٰ اور عظمتِ علیؑ المرتضیٰ کے معطر و معنبر مدّنی پھول چنے کو ملتے ہیں۔ اللہ عزوجلّ کے محبوب، دنانے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو درود یوار کے پیچھے کا بھی علم تھا کہ وہاں کون ہے؟ امیر المؤمنین، مولیٰ علی مشکل گشا حضرت سیدنا علیؑ المرتضیٰ حَرَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ نے حاضر ہو کر اپنے کریم، مُحْسِن و مُرْبٰتی^(۱) آقا مصلی اللہ تعلیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور شفقتوں کا تذکرہ کیا۔ نبوی تربیت سے ہمیں یہ مدّنی پھول چنے کو ملا کہ صدر حرمی، حُسْن سُلُوك اور اچھی تعلیم و تربیت کا اہتمام محبوب رب العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سنت ہے۔ اور احسان لینے والا اپنے محسن کے احسانات کو یاد رکھے اور اس کا وفادار و شکرگزار رہے۔ مزید برآں^(۲) محبوب رحمۃ اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنا عظمت نشان کہ محبوب خدا، حبیب کسر یا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو اپنا محبوب قرار دیا۔ اسلام و صحابیت کا شرف ہی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے ساتھ اگر بارگاہ رسالت میں مقبولیت و محبویت کا مرشدہ جانفرزا^(۳) مل جائے تو اس

(۱)م۔ رب۔ ہی۔ یعنی تربیت فرمانے والے^(۲)م۔ زید۔ برآں یعنی اس سے بڑھ کر

(۳)مُؤْخَذ۔ وَهُوَ جَان۔ ف۔ یعنی جان کو خوش کرنے والی خوشخبری

مُقدَّر کے سکندر کے کیا کہنے !!

مرتضی شیر حق، اشجاعُ الاشجعین ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
 اصلِ نسلِ صفا ، وجہ و ملِ خدا بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
 شیر شمشیرِ زن ، شاہِ خیرِ شکن پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 (hadaiqِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رَبِّ الْعَوَّاتِ)

شرح کلامِ رضا: حضرت سیدنا علیٰ المرتضی گرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اللہ عزوجل کے شیر اور بہادری میں سب سے بڑے بہادر ہیں، دودھ اور شربت سے مہماں نوازی کرنے والے حیدر کر پر لاکھوں سلام ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خالص پاک سادات کی بنیاد ہیں، واصل باللہ (یعنی اللہ عزوجل کامقرب) ہونے کا سب اور فضائلِ ولایت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توارچلانے والے بہادری میں شیر کی مثل، خیر کا دروازہ توڑنے والے اور اللہ عزوجل کے یہ قدرت کا پرویز ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام کا نزول ہو۔

(سخنِ رضا، ص ۳۷۳ تا ۳۷۶، ملخصاً)

صلوٰۃ علی الحبیب!

آسمان پر نکاح اور فرشتوں کی بارات

حضرت سید نبی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے دیکھا

کہ حُخور سید المبلغین، جنابِ رَحْمَةِ الْعُلَمَاءِ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا

چہرہ انور خوشی و مسرت سے کھل اٹھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی المرضی گرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھ کر مسکرائے اور استفسار (یعنی دریافت) فرمایا: ”اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کا حق مہرا دا کرسکو؟“ حضرت سید ناعلیٰ المرضی گرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر میری حالت پوشیدہ نہیں، میرے پاس میری زرہ^(۱)، تلوار اور پانی بھرنے کے لئے ایک اوونٹ کے سوا کچھ نہیں۔“ تو دافع رنج و مکال، صاحب بُو دنو وال صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی تلوار سے تو تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے لہذا اس کے بغیر گزارہ نہیں اور اوونٹ سے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر کر لا گے اور سفر میں بھی اس پر اپنا سامان لادو گے، لیکن زرہ کے بد لے میں میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں، اور اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے زمین پر فاطمہ (رضی جنی) اللہ تعالیٰ عنہا سے تمہارا نکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نکاح کر دیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے آسمانی فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور پر تھے، اس نے آ کر کہا: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مبارک

(۱) فولاد کا جائی دار گرتا جو لڑائی میں پہنچتے تھے۔ (فیروز اللغات ص ۷۸۹)

مِلَّنْ اور پا کیزہ نسل کی بشارت ہو۔“

پھر حضرت سید ناصر جلیل امین علیہ السلام نے آکر سلام عرض کیا اور مجھے

بتایا کہ ”یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے دُنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرمائے کہ اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا کا زناکح فرمادیا ہے۔ اور اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے ساری جتوں اور حوروں کو آراستہ و پیراستہ ہونے، شجر طوبی کو زیورات سے مُزِّین ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیت المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اور رضوان جنت علیہ السلام نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے بیت المعمور کے دروازے پر منبر کرامت رکھ دیا ہے۔ یہ وہی منبر ہے کہ جب اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سید ناصیر علیہ الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ کو تمام آشیاء کے نام سکھائے تھے تو انہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فرشتے نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے شایان شان اس کی حمد و شناکی تو آسمان فرحت و سرور سے جھوم اٹھا۔ حضرت جبراہیل علیہ السلام نے مزید یہ بھی بتایا کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے وہی فرمائی کہ ”میں نے اپنے محبوب بندے علی (رضی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهُ) کا زناکح اپنی محبوب بندی اور اپنے رسول کی بیٹی فاطمہ (رضی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا) سے کر دیا ہے، تم ان کا عقد زناکح کر دو۔“ پس میں نے عقد زناکح کر دیا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا اور اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ نے شجر طوبی کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حُرُووں نے سب زیورات پُچُن لئے اور وہ قیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تھنے میں دیتے رہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رسالت میں یہ پیغام پہنچا دوں کہ زمین پر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنْہَا کی شادی حضرتِ علیؑ الرَّضِیَ گَرَمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیم سے کرد تھے اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنْہَا کو دوا یے شہزادوں کی پیشہ کر دیا کر دیجئے جو انتہائی سترے، عمدہ خصائیں (یعنی عادات) وفضائل کے حامل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔“

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمان پر زناح کی تقریب اور بیٹھ المعمور^(۱) میں فرشتوں کی بارات فاطمہ بتوں اور محبوب رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنْہَا کا، ہی خاصہ (یعنی خاص و صفت) ہے۔

پھر مکنی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اَعْلَی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنْہُ)! میں تمہارے متعلق حکمِ الہی نافذ کر رہا ہوں، تم مسجد میں پہنچ جاؤ، میں بھی آرہا ہوں۔ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا

(۱)بیٹھ المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے کعبہ معظمه کے مقابل ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔

(مراة المناجيج، کتاب الفضائل، معراج کا بیان، ج ۸، ص ۱۴۴)

نکاح کروں گا اور تمہارے وہ نضائل بیان کروں گا جن سے تمہاری آنکھیں ٹھہنڈی ہوں۔“

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیٰ گرام اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”میں بارگاہِ رسالت علی صاحبِها الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی شدت کی وجہ سے خود رفتہ ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مہاجرین و انصار کو بلاں میں جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبرِ اقدس پر جلوہ افروز ہو کر اللہ عز و جل کی حمد و شنا کی اور ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! ابھی ابھی حضرتِ جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ اللہ عز و جل نے بیتِ المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنانا کر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے، اور مجھے بھی حکم فرمایا ہے کہ میں زمین پر ان کا نکاح کروں۔ میں تم سب کو گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے۔“ پھر حضور نبی اکرم، نورِ جسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سید ناعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ نکاح پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیٰ گرام اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم نے کھڑے ہو کر یہ

خطبہ پڑھا: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَشُكْرًا لِّا نَعْمٰهِ وَأَيَادِيهِ أَشَهَدُ أَنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا شَيْءٌ وَأَشَهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَبِيُّهُ النَّبِيُّ وَرَسُولُهُ
 الْوِجْيَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ وَازْوَاجِهِ وَبَنِيَّهُ صَلَّاتُهُ دَائِمَةً
 تُرْضِيَهُ“ ترجمہ: سب تعریفین اللہ عز و جل کے لئے ہیں اور اس کے انعامات و احسانات پر
 اس کا شکر ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عز و جل کے ہو اکوئی عبادت کے لاکن نہیں، وہ یکتا
 (اکیلا) ہے، اس کا کوئی شریک و مثیل (یعنی اس جیسا) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت
 سیدنا) محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اس کے معزز
 نبی اور عظیم الشان رسول ہیں، ان پر اور ان کے آل و اصحاب، ازواج مطہرات اور اولاد
 اطہارِ رضوان اللہ تعالیٰ عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کی ایسی دائی رحمت ہو جو حضور صَلَّی اللّٰہُ
 تعالیٰ عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کو خوش کر دے (امین)۔

اس کے بعد فرمایا: ”نِكَاحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ“ کے حکم پر عمل ہے اور اس نے اس
 کی اجازت دی ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی
 حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِكَاح مجھ سے کر دیا ہے اور میری اس زیرہ کو
 بطور حق مهر^(۱) مقرر فرمایا ہے۔ حاضر ہیں نے مبارک باد دیتے ہوئے کہا: ”اللّٰہُ

(۱) خاتون جنت حضرت سیدنا فاطمۃ الرّ Zahra زینت اللہ تعالیٰ عنہا کے حق مهر کے متعلق مختلف آقوال
 میں تمام آقوال میں نفس قطیق دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ
 رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اصل مهر کریم جس پر عقد اقدس واقع ہوا.....

عَزَّوَجَلَّ آپ کے جوڑے میں برکت و اتفاق عطا فرمائے۔“

سیدہ کائنات کا جہیز

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرَمُ اللہُ تَعَالَی وَجْهُهُ الْکَرِیمُ ارشاد فرماتے ہیں:

”میں نے اپنی زیرہ لی اور بازار میں حضرت سید ناعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 400 درہم میں فروخت کر دی۔ جب میں نے درہموں پر اور انہوں نے زیرہ پر قبضہ کر لیا تو مجھ سے فرمانے لگے: ”اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ تو کہنے لگے: ”پھر یہ زیرہ میری طرف سے آپ کو بہریہ (ہدیٰ یہ یعنی تحفہ) ہے۔“ حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرَمُ اللہُ تَعَالَی وَجْهُهُ الْکَرِیمُ فرماتے ہیں: ”میں نے زیرہ اور درہم لئے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَالَّہِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر حضرت سید ناعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَالَّہِ وَسَلَّمَ نے انہیں دعائے خیر و برکت سے نوازا۔ پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر انہیں (مٹھی بھر) درہم دیئے اور فرمایا: ”ان درہم کے عوض فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لئے مناسب اشیاء خرید لاؤ۔“ حضرت سید ناسلمان فارسی اور حضرت سید نابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خریدی ہوئی اشیاء اٹھانے میں مدد

..... چار سو مشقال (قریباً 150 تو لے) چاندی تھی وابد اعلاء رسیر نے اس پر جزم فرمایا۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۵)

کے لئے ساتھ بھیجا۔ حضرت سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے ہنور نی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ۶۳ درہم عطا فرمائے تھے، میں نے روپی سے بھرا ہوا موٹ کپڑے کا بستر، چڑے کا دستروخان، چڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، پانی کے لئے ایک مشکیزہ اور گوزہ (یعنی مٹی کا آب خورہ) اور زرم اون کا ایک پودہ خریدا۔ پھر میں، حضرت سلمان اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تھوڑا تھوڑا کر کے وہ سامان اٹھایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو ورنے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر عرض کی: ”اے اللہ عز وجل! ایسے لوگوں کو اپنی بیرکت سے نواز جن کا شعاع (یعنی طریقہ) ہی تھجھ سے ڈرتا ہے۔“ (الرؤosh الفائق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی...الغ، ص ۲۷۵ تا ۲۷۷، ملخصاً)

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ
صلوٰا علی الْحَسِيبِ!

خاتون جنت کے جہیز کی منظوم ^(۱) تفصیل

مفسر شہیر، حکیم الامم مفتی احمد یار خان یعنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے شہزادی کوئین، والدہ حشین میں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جہیز کی تفصیل نظم میں لکھی ہے، ملا کاظم فرمائیے اور ترغیب حاصل کیجئے۔

(۱).....اشعار میں لکھا ہوا کلام۔

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا سُن لو! ان کے ساتھ کیا کیا نظر تھا
 ایک چادر سترہ پیوند کی مُصطفیٰ نے اپنی دُختر کو جو دی
 ایک تو شک^(۱) جس کا چڑے کا غلاف ایک ایسا ہی لحاف
 جس کے اندر اُون، نہ ریشم، روئی بلکہ اس میں پچال خرے^(۲) کی بھری
 ایک چکی پینے کے واسطے ایک مشکیزہ تھا پانی کے لئے
 ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں نُفریٰ گلگن^(۳) کی جوڑی باتھ میں
 اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا ایک بوڑا بھی کھڑا اُ^(۴) کا دیا
 شاهزادی سِیدُ الْگُونَیْن کی بے سواری ہی علی کے گھر گئی
 واسطے جن کے بنے دونوں جہاں ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں
 اس جبیز پاک پر لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام
 (دیوانِ سالِک از حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سید ناعلیٰ المرتضی عَکَرَمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ ارشاد فرماتے ہیں:

”آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بقیہ درہم حضرت سید ناعلیٰ اُتم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْہَا کے حوالے کر دیئے اور ارشاد فرمایا: ”ان درہم کو اپنے پاس رکھو“ پھر ایک مہینہ

تک شرم و حیا کے باعث میں آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر

(۱) روئی دار استر۔ (۲) کجھوں کے درخت کا چھاکا۔ (۳) کالائی میں پہنے والا چاندی کا زیور۔

(۴) لکڑی کی جوتنی۔

نہ ہوا۔ جب کبھی اکیلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ)! میں نے تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔“
 (الرَّوْضَةُ الْفَائِقَةُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی... الخ، ص ۲۷۷)

جہیز کیسا اور کتنا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخدومہ کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کا جہیز کس قدر سادہ اور مختصر تھا، اور جو دیگر گیا مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ کی طرف سے اس کا بھی مطالبہ نہ تھا، اس میں امت کے لئے درس و رغبت ہے کہ کثیر اور پُر تکلف جہیز کا اہتمام ضروری نہیں اور نہ یہ لڑکے والے اس کا مطالبہ کریں، یہ سنت جس قدر سادگی سے ادا کی جائے بہتر ہے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 153 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدُ الْحَصَفِی عظیٰ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِیِ تحریر فرماتے ہیں: ”ماں باپ پچھ کپڑے، پچھ زیورات، پچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآنِ مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر سُر اُل بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کھلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کو جہیز میں کچھ

شان خاتون بنت

۲۳۶

شان خاتون بنت کا نکاح جنگ میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں، ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹھی، داماد کی خواہش پوری کریں، یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی، چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جاتی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جرأۃ قہرا (یعنی بزور) ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔ ”(جنّتی زیور، رسومات، ص ۱۵۴ تا ۱۵۶)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَسِيبِ!

بنتِ عطار کا جہیز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس پُرنسپن ڈور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو شادی بیاہ کے موقع پر ہونے والی ان ناجائز رسومات سے

اجتِناب کرتے ہیں؛ ان میں نمایاں نام شیخ طریقت، امیر الہست، بانی دعوت
اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہمُ العالیہ کا
ہے؛ آپ دامت برکاتہمُ العالیہ شادی بیاہ کی خوشی میں ہونے والی بے ہودہ تقریبات
ورسمات کو نہ صرف خود ناپسند کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی ان گناہوں
بھرے معمولات سے اجتناب کی شفقت آمیز تاکید فرماتے رہتے ہیں؛ امیر
الہست دامت برکاتہمُ العالیہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادہ گی کو لمحاظار کھتے
ہوئے عین سنت کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ امیر الہست دامت
برکاتہمُ العالیہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری
کوشش کی کہ حضرت سید مشتا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے آقاصلی اللہ تعالیٰ علیہ
والیہ وسَّمَ نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے۔

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں

ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس تھیز پاک پر لاکھوں سلام

صاحبِ ولاءک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالیک از حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان)

مشائمشکنیزہ، گیہوں پیسے والی ہاتھ کی چکلی، نُقْرَنی (نُقْرَنی یعنی چاندی

کے) کنگن پیش کئے، اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میر آیا؛

چٹائی، مٹی کے برتن اور سمجھو کی چھال بھرا چڑرے کا تکریہ وغیرہ، **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**!

جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور رخصت کرتے وقت جس طرح سر کار صلی

الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خاتون حجت فاطمۃ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر شفقتیں

فرمائی تھیں، **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! ان سنتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(سنن نکاح، قسط ۳، ص ۴۴)

صلوٰۃ علی الْحَبِیْبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ کی رخصتی

حضرت سید ناعلیٰ المرتضی گرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”جب مہینہ گزر گیا تو میرے بھائی حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس

تشریف لائے اور کہنے لگے: ”اے میرے بھائی! آج تک میں اتنا خوش نہیں ہوا

جتنا یہ سن کر خوش ہوا کہ آپ کی شادی بنت رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو گئی ہے،

اب اگر آپ ان کو اپنے گھر بھی لے آؤ تو تمہاری ملاقات سے ہماری آنکھیں

ٹھنڈی ہو جائیں گی۔“ میں نے جواب دیا: ”الله عزوجل کی قسم! میں بھی یہی چاہتا

ہوں، لیکن مجھے تاحد احرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شرم آتی ہے۔“

انہوں نے کہا: ”میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔“ لہذا ہم آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے تو

راستے میں میں بارگاہ رسالت کی خادیمہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں۔

ہم نے ان سے تذکرہ کیا تو کہنے لگیں: ”ذر الانتظار کریں، ہم عورتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے متعلق بات کرتی ہیں کہ (ان معاملات میں) مردوں کی نسبت عورتوں کی باقی زیادہ موقوٰت ہوتی ہیں۔“ وہ واپس مڑک حضرت سیدِ شنا اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے پاس گئیں اور پھر دوسری ازواج مُطہبِ اتر رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُنَّ کو ساری بات بتائی تو سب اُمہاٹ الْمُؤْمِنِینَ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُنَّ اکٹھی ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت سیدِ شنا عائشہ صَدِيقَۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے حجرہ مبارکہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے چاروں طرف بیٹھ کر عرض گزار ہوئیں:

”یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمارے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! ہم ایک اہم معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئی ہیں، وہ یہ کہ آپ کے چچا زادا اور دینی بھائی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ اپنی بیوی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کی خصتی چاہتے ہیں۔“

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ کو بلا بھیجا۔

حضرت سیدِ ناعلیٰ المرتضی کرم اللہ تَعَالَیٰ وجہہُ الکریم فرماتے ہیں: ”میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے استفسار فرمایا: ”کیا تم اپنی زوجہ کی خصتی چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں! یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ!“ ارشاد فرمایا: ”بڑی محبت و عزت سے، ان شاء اللہ عز و جل! آج رات سے تم اپنی زوجہ کے ساتھ رہا کرو گے۔“

دعاۃ طعام

اللہ عزوجل کے رسول، رسول مقبول، بی بی آمنہ کے گھنے کے مہکتے پھول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سید تھنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آراستہ کرنے کا حکم دیا اور حضرت سید تھنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رکھے ہوئے دراہم میں سے 10 دراہم حضرت علی گرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریمہ کو دینے اور ارشاد فرمایا: ”ان سے کھجور، گھنی اور پنیر خرید لو۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں یہ چیزیں خرید کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چڑھے کا ایک دسترخوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھنی میں مسلمے لگے اور پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوا بن گیا پھر ارشاد فرمایا: ”اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جسے چاہو بلا و۔“ میں مسجد گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے کہا: ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت قبول کریں۔“ سب لوگ اٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ لوگ بہت زیادہ ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چڑھے کے دسترخوان کو ایک رومال سے ڈھانک دیا اور ارشاد فرمایا: ”دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔“ میں نے ایسا ہی کیا۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے کھانا کھایا لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

برکت سے 700 افراد نے وہ حلوہ تناول فرمایا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے پاس بلا�ا اور حضرت علی کرَمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکَرِيمُ کو اپنے دائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بائیں طرف بٹھا کر سینے سے لگایا اور دونوں کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرت علی کرَمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکَرِيمُ سے فرمایا: ”اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے کتنی اچھی زوجہ سے تیر انکا ح کیا ہے۔“ پھر ان دونوں کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلے۔ پھر گھر سے باہر نکل کر دروازے کے کواڑ پکڑے اور یہ دعا فرمائی: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ دُونُوْلَ كَوَايْتَقَ وَاتَّخَادَ عَطَافَرَمَاءَ، مِنْ تَمَہِیْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَسَپَرَ وَكَرَتَنَاهُوْنَ اوْرَتَمَ دُونُوْلَ كَوَايْسَ كَيْ حَفَاظَتَ مِنْ دِيَتَاهُوْنَ۔“ (الرَّوْضَ الْفَائق، المجلس الثاني والاربعون في زواج على بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸ تا ۲۷۷، ملخصاً)

شہزادی کوشین، والدہ حکیمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نکاح کے متعلق مفسر شہیر حکیم الامم مفتی احمد یار خان نعیی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کام منظوم کلام ملا کاظم فرمائیے اور نصیحت کے مدنی پھول چنے:

گوش دل سے مومنا سن لو ذرا ہے یہ قصہ فاطمہ کے عقد کا
بذرہ سالہ نبی کی لاؤلی اور تھی بائیں سال عمر علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا مصطفیٰ نے مرجب اہل کہا
 پیر کا دن سترہ ماہ ربج دوسرا سن بھرت شاہ عرب
 پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام ظہر کے وقت آئیں سارے خاص و عام
 اس خبر سے شور برپا ہو گیا کوچہ و بازار میں گل سا مچا
 آج ہے مولیٰ کی دختر کا نکاح آج ہے اس نیک اختر کا نکاح
 آج ہے اس پاک و پیار کا نکاح آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
 خیر سے جب وقت آیا ظہر کا مسجد بنوی میں مجمع ہو گیا
 ایک جانب ہیں ابو بکر و عمر اک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
 ہر طرف اصحاب و انصار ہیں درمیاں میں احمد و مختار ہیں
 سامنے نوشہ علی مرتضیٰ حیدر کردار شاہ لافتے
 آج گویا عرش آیا ہے اتر یا کہ قدسی آ گئے ہیں فرش پر
 چار سو مثقال چندی مہر تھا وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا
 بعد میں خرمے لٹائے لاکلام مایوا اس کے نہ تھا کوئی طعام
 ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی اور ہر اک نے مبارک باد دی

گھر سے رخصت جس گھری زہرا ہوئیں والدہ کی یاد میں رونے لگیں
 دی تسلی احمد مختار نے اور فرمایا شہزادیر نے
 قاطعہ ہر طرح سے بالا ہوتا میکہ و سرال میں اعلیٰ ہوتا
 باپ تمہارے امام الانبیاء اور شوہر اولیاء کے پیشووا
 ماہ ذی الحجه میں جب رخصت ہوئی
 جس میں تھیں دس سیر یوکی روٹیاں کچھ پیغمبر اور تھوڑے خرے بے گماں
 اس ضیافت^(۱) کا ولیمہ^(۲) نام ہے اور یہ دعوت سنتِ اسلام ہے
 سب کو ان کی راہ چلنا چاہئے اور بری رسوم سے بچنا چاہئے
 (دیوان سالیک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرعنان)

صلوٰ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ!

صلوٰ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادیاں توکیت ہوئی ہیں، ہورہی ہیں اور ہوتی

رہیں گی لیکن ایسی سادہ مکر عظیم الشان رسمِ نکاح و بیاہ صرف محبوبین خدا اور مقرّبین
 مصطفیٰ کا حصہ ہے، تکلف (تکلیف) لکھ لکھ یعنی خاہداری نام کا نہیں لیکن رشک ہر
 مسلمان کو آتا ہے، دھوم دھام کا کوئی اتنا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔

(۱).....وعوت۔ (۲).....نکاح کے بعد کی دعوت جو دلہا کی طرف سے دی جاتی ہے۔

(فیروز اللغات، ص ۱۴۸۲)

ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے چار دنگِ عالم^(۱) نج رہے ہیں۔ یہ بات بالکل نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اشارہ کر دیتے تو اس کی مثل وہ مسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والی امت، محبوبِ ربِ العزَّت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سادگی اور بے تکلفی کوستت بنایا، تا کہ امت پر یثانی اور قرضوں کے بوجھ تلنے دے۔ اسی جانب حکیمُ الامت مفتی احمد یارخان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ نے بھی توجہ دلائی، پختا نچہ

شادی بیاہ کی اسلامی رسماں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی زندگی“ صفحہ 54 پر حکیمُ الامت مفتی احمد یارخان نعیی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِیٌّ تحریر فرماتے ہیں : سب سے بہتر تو یہ ہو گا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرتِ خاتون جنت، شاہزادی اسلام، فاطمة الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پاک کو نمونہ بناؤ اور یقین کرو کہ ہماری اولاد ان کے قدم پاک پر قربان! اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مرضی ہوتی کہ میری لخت جگر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو اور صحابہؓ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضُوان سے اس کیلئے چندہ وغیرہ کیلئے حکم فرمادیا جاتا تو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خزانہ

(۱) دنیا کی چاروں طرف۔

موجود تھا۔ جو ایک ایک جنگ کیلئے نو نوساونٹ اور نو نوسا شر فیاں حاضر کر دیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا (یعنی مقصد) یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کیلئے نمونہ بن جائے۔ اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسماں ادا کی گئیں۔

لہذا مسلمانو! اولًا تو اپنی بیاہ بارات سے ساری حرام رسماں نکال ڈالو،
باجے، آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی، ڈوم وغیرہ کے گیت، رنڈیوں
عورتوں کے ناق، عورتوں اور مردوں کا میل جوں، پھول پتی کا لانا ایک دم اللہ
عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر منادو۔ اب رہی فضول خرچی کی رسماں ان کو یا تو بند ہی کر دو
اگر بند نہ کر سکو تو ان کیلئے ایسی حدمقہ رکردو جس سے فضول خرچی نہ رہے اور گھر کی
بر بادی نہ ہو۔ جنہیں امیر و غریب سب بے تکلف پورا کر سکیں۔ لہذا ہماری رائے
یہ ہے کہ اس طریقہ سے نکاح کی رسماں ادا ہونی چاہئے۔

دولہا، دہن نکاح سے پہلے امین یا خوشبو کا استعمال کریں مگر مہندي اور تیل
لگانے اور امین کی رسماں بند کر دی جائے یعنی گانا باجا عورتوں کا جمع ہونا بند کر دو۔
اب اگر بارات شہر کی شہر میں ہے تو ظہر کی نماز پڑھ کر بارات کا مجمع دولہا کے گھر
جمع ہو اور دہن والے لوگ دہن کے گھر جمع ہوں۔ دہن کے یہاں اس وقت نعمت
خوانی یا ععظ یادرو دشیریف کی مجلس گرم ہو۔ ادھر دولہا کو لے کر بیدل یا سوار کر کے
اس طرح برات کا جلوس روانہ ہو، آگے آگے عمدہ نعمت خوانی ہوتی جاوے، تمام

بازاروں میں یہ جلوس نکالا جائے۔ جب یہ برات دہن کے گھر پہنچے تو دہن والے اس برات کو کسی قسم کی روٹی یا کھانا ہرگز نہ دیں کیونکہ حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح میں حضور علیہ السلام نے کوئی کھانا نہ دیا غرضیکہ لڑکی والے کے گھر کھانا نہ ہو۔ بلکہ پان یا خامی چائے سے تواضع کر دی جائے۔ پھر عمده طریقہ سے خطبہ نکاح پڑھ کر نکاح ہو جائے۔ اگر نکاح مسجد میں ہو تو اور بھی اچھا ہے نکاح کا مسجد میں ہونا مستحب ہے اور اگر لڑکی کے گھر ہوت بھی کوئی حرج نہیں۔ نکاح ہوتے ہی باراتی لوگ والپس ہو جائیں یہ تمام کام عصر سے پہلے ہو جائیں اور بعد مغرب کو دہن کو رخصت کر دیا جائے خواہ رخصت ٹانگہ میں ہو یا ڈولی وغیرہ میں۔ مگر اس پر کسی قسم کا نچھا اور اور بکھیر بالکل نہ ہو کہ بکھیر کرنے میں پسیے گم ہو جاتے ہیں۔

ہاں! نکاح کے وقت تحریر میں (یعنی کجھوں یا چھو بارے) لانا ناستہ ہے۔ (اسلامی زندگی، فصل ثانی نکاح اور رخصت کی رسماں، ص ۵۵ تا ۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برَکاتُهُمُ الْعَالِيَّہُ ہر معااملے میں میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سفروں پر عمل کی کوشش فرماتے ہیں، پہنچا پہنچ آپ نے اپنی اولاد کی شادیاں بھی فضول رسموں سے

دُورہ کر اور آقا کی ستوں پر عمل کر کے سرانجام دیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالے ”سنت نکاح“، صفحہ 32 سے 41 تک آپ کے بڑے صاحبزادے کی شادی کا ذکر موجود ہے مختصر اپیش خدمت ہے ملا حظہ فرمائیے:

شہزادہ عطاء رضوی کی شادی

جہاں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی شادی خانہ آبادی میں ہر موقع پر شرعی احکام کی پاسداری کی، وہیں آپ نے اپنے شہزادہ خوش لقا، عروں درجبا، الحاج مولانا ابو ایسید احمد عبید الرضا قادری رضوی عطاء رضوی المدینی دامت برکاتہم العالیہ کی ”شادی“ کے پُر مسرت لمحات میں تمام معاملات شریعت کے عین مطابق رکھنے پر بھی بھر پور توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! یہ شادی مبارک بھی انتہائی سادگی کا مظہر اور دو رحاصر کی مثالی شادی قرار پائی۔

مرحبا عطاء کا لخت جگر دوہما بنا

خوشما سہرا عبید قادری کے سر سجا

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تقریب نکاح

شہزادہ عطاء رضوی کے نکاح کی تقریب بر قوموں سے جلوگاتے شادی

ہال کے بجائے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ ستوں بھرے میں الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003ء کو شبِ اتوار بڑی سادگی کے ساتھ انجام پائی۔

بِرَاتِیٰ ہیں حَمَّامِ اَهْلِ سُنْتِ

عُبَيْدٌ قَادِرِیٰ دَوْلَهَا بَنَا

تلاوت کے بعد پُرسو نعمت پڑھی گئیں، رفت انجیز سماں تھا، خطبہ نکاح پڑھ کر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ہی نے نکاح پڑھایا پھر چھوہارے لٹانے گئے جو منج (اسٹچ) کے قریب موجود مخصوص اسلامی بھائیوں نے لوٹے۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (آخکام شریعت، باب ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۲۵)

صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَوٰاتٌ عَلَى مُحَمَّدٍ

مکان پر سجاوٹ

اس موقع پر دیکھنے والے حیرت زده تھے کہ دنیاۓ اہلسنت کے امیر، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے شہزادے کی شادی کے موقع پر گھر پر مردہ جہ سجاوٹ یا برقتِ مُقْتُمُوں وغیرہ کی کوئی ترکیب ہی نہیں تھی۔

صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَوٰاتٌ عَلَى مُحَمَّدٍ

پُر تکلُف جهیز لینے سے انکار

حامیٰ احمد عبید رضامد ظلُّهُ العالیٰ کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلُف جہیز دینا چاہا تو امیر اہلسنت دامت برَكَاتُهُمُ العالیٰ نے انہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف شہزادہ عطار دامت برَكَاتُهُمُ العالیٰ بھی پنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پرِ رضامند ہوئے۔

صَلَوٌ عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اجتماع ذکر و نعت

شہزادہ عطاء رمذان ظلُّهُ العالیٰ کی شادی کی خوشی میں دعوتِ اسلامی کی باب المدینہ (کراچی) کی مجلس مشاورت نے عالمی مدد فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اجتماع ذکر و نعت کا اہتمام کیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماع ذکر و نعت کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہوا، پھر سرکارِ مدینہ، بُرُورِ قلب و سینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گھبائے عقیدت نعت شریف کی صورت میں پیش کئے گئے۔ اس کے بعد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برَكَاتُهُمُ العالیٰ نے اس موقع پر مدد فی مذاکرہ میں اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر امیر اہلسنت دامت برَكَاتُهُمُ العالیٰ کا لکھا ہوا منظوم دعائیہ سہرا شریف پڑھا گیا اور صلوٰۃ وسلام پر اس اجتماع

ذکر و نعت کا اختتام ہوا۔

صَلُّوٰعَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

رسمِ رُخصتی

امیر اہلسنت دامت برَسَاتُهُمُ الْعَالِيَّةِ نے پہلے ہی سے تاکید کر دی تھی کہ کسی صورت میں کوئی غیر شرعی رسم یا معاملہ نہ ہونے پائے بلکہ وقتِ رخصتی بھی تمام معاملات عین شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَ! آپ کی اس خواہش کو عملی جامد پہنایا گیا اور آخر تک ہر بر معاملہ عین شریعت کے مطابق رکھنے کی ہی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ رخصتی کے وقت جو خواتین دہن کو جھوڑنے کیلئے رسم کے طور پر آتی ہیں اس سے پیشگوی منع کر دیا گیا کہ صرف دہن کا سماں بھائی شریعت پر دے کے ساتھ دہن کو لے آئے۔ اس شادی میں امیر اہلسنت دامت برَسَاتُهُمُ الْعَالِيَّةِ کے گھروالوں کی طرف سے بھی اسلامی بہنوں کے لئے کوئی تقریب نہیں رکھی گئی تھی۔

میری جس قدر میں بہنیں بھی کاش بر قع پہنیں

ہو کرم شہ زمانہ مدنی مدینے والے

صَلُّوٰعَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُھومِ دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ

امیر اہلسنت دامت برَسَاتُهُمُ الْعَالِيَّةِ نے مدنی مذاکرے کے دوران کچھ

یوں ارشاد فرمایا: تھوم دھام سے ولیمہ کا بھی بہت اصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ 200 دلکشیں بلا اجرت پکا دیں گے، بس دولاکھ روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: دولاکھ روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے دولاکھ روپے جمع کرنا مشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہوگا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزت ہوگی وہ ختم ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کر دوں گا، تھوڑی سی خوشامد کرنا پڑے گی جو کہ میرے مزاج میں نہیں ہے، 200 کی جگہ 1200 دلکشیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو تھوم دھام سے ہو گا اور آپ لوگ بھی خوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لئے اپنی ٹو دواری کا سودا کرنا پڑے گا۔ پھر آپ نے بطورِ ترغیب ایک واقعہ بھی سنایا:

ایک پیر صاحب کے ہاں لنگر خانہ چل رہا تھا۔ ایک صاحبِ ثروت مرید پیے دینے کی ترکیب کر رہا تھا۔ لنگر خانے کے منتظم نے عرض کی: حضور! اب مہنگائی بڑھ گئی ہے، بہت وقت ہو رہی ہے، اگر آپ اس لنگر خانے کا خرچ دینے والے مرید کو اشارہ کر دیں گے کہ وہ رقم و مگنی کر دے تو اپنا لنگر خانہ ذرا آسانی سے چلے گا۔ پیر صاحب اس پر راضی ہو گئے اور اُس مرید کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت دیا ہے، تم ماہانہ چندہ دلگنا کر دو۔ اس مرید نے سعادت مندی سے جواب دیا: مرشد آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ کچھ عرصے کے بعد لنگر خانے کے منتظم نے پوچھا حضور! آپ نے رقم میں اضافہ کے لئے کہا یا نہیں؟ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا اور اس نے دو گناہ بھی کر دیا ہے مگر فرق یہ ہے کہ پہلے بڑی عقیدت سے آ کر پیش کرتا تھا، اب خود

نہیں آتا بھجوادیتا ہے۔

(پھر امیر الہست دامت برَسَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ نے فرمایا) إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! میر ابیٹا
(یعنی حاجی احمد عبید رضا عطاری سَلَّمَهُ الْبَارِی) خود ولیمہ کی سنت ادا کرے گا۔ دُھوم
دھام سے نہ سہی مگر ولیمہ ہو گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُعَوتِ وَلِيمَه

شہزادہ عطاء رمذانی ظلُّهُ الْعَالَیِ نے امیر الہست دامت برَسَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ کی حسب
خواہش انہائی سادگی سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں صرف دعوتِ
اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی
بھائیوں کو مدعو کیا لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت
مند اسلامی بھائیوں کو بھی اندر بلوایا گیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! امیر الہست دامت
برَسَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ بھی ولیمہ میں شریک تھے۔ دُعَوتِ وَلِيمَه میں دال اور چاول پیش
کئے گئے۔ امیر الہست دامت برَسَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ نے بتایا کہ ”کھانا گھر میں پکایا گیا
ہے، دال پانی میں پکائی گئی ہے اور اس میں تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔“
مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انہیاً لذیذ تھے۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۳۲ تا ۴۱، ملتقطاً)

صَلُوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی کے موقع پر رخصتی کے وقت قبر کی
 طرف رخصتی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اکثر نماز کی پابند اسلامی بہنیں بھی اس موقع
 پر فرض نماز تک چھوڑ دیتی ہیں۔ دیکھئے! خاتون جست رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شادی
 کی پہلی رات کیسے گزاری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کی پہلی رات بھی فکر
 قبر و آخرت نے بے چین کر کھا تھا پھر منقول ہے کہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

سیدہ کائنات^(۱) الحضرت سیدہ شنا فاطمۃ الرَّحْمَۃ ہر ارضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی
 کے بعد جب رات کا اندر ہیرا چھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو نے لگیں۔ حضرت
 سیدہ نعلیٰ الرضاؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریمہ نے پوچھا: ”امے تمام عورتوں کی سردار!
 کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شوہر اور تم میری زوجہ ہو؟“ کہنے لگیں:
 ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو
 اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر بیت جائے گی
 اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر
 میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے رب عزّ و جلّ کی بارگاہ میں کھڑے
 ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں

(۱) یعنی کائنات کی سردار۔

عبدات کی جگہ کھڑے ہو کر پوری رات رب قدر یعنی زوجل کی عبادت میں مصروف رہے۔ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸)

عبادت ہو تو ایسی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا پختہ عزم، خواہشات اور مقصود نہ تو دنیا اور اس کی لذات تھیں اور نہ ہی نفس کی راحت و خواہشات۔ بلکہ ان کی بلند ہمتوں کی پرواز ہمیشہ باقی رہنے والے ٹھکانے کی طرف تھی۔ یقیناً ان کا ذکر قرآن پاک میں لکھ دیا گیا اور ان کو بشارت دے دی گئی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُدْهِبَ عَنْكُمْ ترجمة کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے
الرِّجَسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطْهِرَكُمْ اے نبی کے گھر والوک تم سے ہر ناپاکی
دو فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب تظہیراً

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳) ستر اکرم دے۔^(۱)

(۱) مفتر شہیر، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافق حافظ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی "تفسیر خزانہ العرفان" میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آزاد ہو۔ اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء اور علیہ رضا اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔ آیات و احادیث کو مجمع کرنے سے میں نتیجہ لکھتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماحبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

شان خاتون بنت حنفیہ جدت کا نکاح و تبریز

اللہ عزوجلّ کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتا تھا کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ پھر وہ دونوں اپنے بستر پر آرام فرمائے۔ چوتھے دن حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ بارکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ عزوجلّ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرم رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروز قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فوراً ان کے گھر تشریف لائے تو وہاں حضرت سیدنا اسماعیل عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا تو استفسار فرمایا: ”کس چیز نے تجھے یہاں ٹھہرایا ہے؟ حالانکہ گھر میں ایک مرد بھی موجود ہے۔“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان!“ میں حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ اس پر آپ صَلَّی

..... منقول ہے۔ ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پر ہیزگاری کے پابند رہیں۔“ (خزانہ العرفان، پارہ ۲۲ الحزاب، تحت الآية ۳۲،)

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ پَشْمَانِ مُبَارَكْ نَمْ نَاكْ (یعنی آنسوؤں سے تریق) ہو گئیں اور
دُعا فرمائی: ”اے اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تیری دُنْیا وَآخِرَت
کی تمام حاجات پوری فرمائے۔“

(الرَّوْضَنُ الْفَائِقُ، الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونُ فِي زِوْجِ عَلَى بِفَاطِمَةٍ... الخ، ص ۲۷۸)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ نے جس طرح
خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عظمت و رفت عطا فرمائی اسی طرح آپ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کو بھی عظیم شانوں سے نوازا۔ اہل بیت پاک کی عظمت تو
دیکھئے کہ ایک طرف ماں جنتی عورتوں کی سردار ہے تو دوسری طرف بیٹے جنتی
جو انوں کے سردار۔ آئیے! خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد پاک کا ذکر
خیر بھی ملاحظہ فرمائیجئے!

خاتونِ جنت کی اولاد پاک

سیدنا امام حسن کی ولادت باسعادة

خاتونِ جنت کے بڑے شہزادے حضرت سیدنا امام حسن مجتبی ہیں، آپ
کا اسم گرامی حسن، کثیبت ابو محمد اور القاب سید شباب اہل الجنة، سبط وریحان
رسول ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادة ۱۵ رمضان المبارک ۵۳ میں ہوئی۔

شان خاتون بنت

حضرور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ (أُسْدُ الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، بَابُ الْحَاءِ وَالسَّينِ، حَسْنُ بْنُ عَلَى، ج ۲، ص ۱۴-۱۳، ملخصاً)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلُّوا عَلَى الْجَيْبِ!

سیدنا امام حَسَن کی ازواج واولاد

حضرت سیدنا امام حَسَن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۹۰ شادیاں کیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۲)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱).....حضرت سیدنا امِم بیشیر بنت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۲).....حضرت سیدنا خولہ بنت منظور رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳).....حضرت

سیدنا مارملہ بنت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۴).....حضرت سیدنا امِم اسحاق بنت

طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج

ذیل ہیں: (۱).....حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۲).....حضرت سیدنا

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۳).....حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴).....حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۵).....حضرت سیدنا

شان خاتون بنت کائن جنت کا نکاح تین بیتے
 عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۶)..... حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 (۷)..... حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۸)..... حضرت سیدنا حسین
 اثرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۹)..... حضرت سید شناائم الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
 (۱۰)..... حضرت سیدنا عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۱۱)..... حضرت سید شناائم
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(آنسباب الأشراف، ج، ۳، ص ۳۰۶، ملخصاً)

سیدنا امام حسن کی شہادت

فقيہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی اپنی کتاب ”خطبات محرم“
 صفحہ 278 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 پینتالیس (45) سال چھ ماہ چندرروز کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ ۵ ربیع الاول
 ۴۲۹ھ میں زہرخوانی سے شہادت نصیب پائی اور جتنے ابیقیع میں اپنی پیاری اپنی
 جان خاتون بنت جگر گوشہ رسول حضرت سید شناقا طمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
 پہلو میں مدفن ہوئے۔ اَنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ مُرْجَعُونَ ۝

وَ حَسَنٌ مُجْتَبٌ سَيِّدُ الْأَخْيَا رَاكِبٌ دُوْشِ عَزَّتٍ پَ لِّاَكْهُوْنُ سَلَامٌ

شَهَدَ خُواَرِ لُعَابٍ زِبَانٍ بَنِيٍّ چَانِیٍّ گَیرِ عَصْمَتٍ پَ لِّاَكْهُوْنُ سَلَامٌ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۲) سیدنا امام حسین کی ولادت با سعادت

آپ کا اسم گرامی حسین، کنیت ابو عبد اللہ اور القاب سید شباب اہل الجنة، سبط وریحان رسول ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت ۵ شعبان ۴۳ھ میں ہوئی حضور نبی کریم نے پیارے شہزادے کے کان میں اذان ارشاد فرمائی اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔

(اسد الغابة، باب الحاء والسين، حسین بن علی، ج ۲، ص ۲۴-۲۵، ملخصاً)

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ولادت پر حضرت روح الامین حکم رب العلمین تہنیت ولادت (یعنی پیدائش کی مبارکباد) کے ساتھ تعزیت بھی لائے اس وقت حضور آپ کے گلوئے نازکو چوم رہے تھے روح الامین نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ اس بوسہ گاہ پر چھری چلے گی اور یہ قرۃ العین خدا کی راہ میں شہید ہو گا۔

(اوراق غم، ص ۲۷۰)

مرحبا سرورِ عالم کے پیر آئے ہیں سیدہ فاطمہ کے لخت جگر آئے ہیں

واہ قسمت کہ پڑائغ خو میں آئے ہیں اے مسلمانو! مبارک کہ حسین آئے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ

سیدنا امام حسین کی ازواج واولاد

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی شادیاں کیں، آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱).....حضرت سید شنا میل بنت ابی مرّہ عروہ بن مسعود ثقیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۲).....حضرت سید شنا ام إسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳).....حضرت سید شنا

رُبَابِ بنتِ امرءُ القيس رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ امام عالی مقام حضرت سید نامام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱).....حضرت سید ناعلیٰ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲).....حضرت سید ناعلیٰ اصغر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آنسباب الأشراف، ج ۳، ص ۳۶۲، ۳۶۱، ملخصاً)

(۳).....حضرت سید نامحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المراجع السالیق، ج ۲، ص ۴۲۲)

(۴).....حضرت سید شنا فاطمه رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۵).....حضرت سید شنا سلکینہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (آنسباب الأشراف، ج ۳، ص ۳۶۲، ۳۶۱، ملخصاً)

سیدنا امام حسین کی شہادت

سید الشہداء، امام عالی مقام حضرت سید نامام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی بھی شہرت عام

ہو گئی تھی۔ حضرت سید نامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵ محرم الحرام ۶۱ بروز

جمعۃ المبارک اپنے اہل بیت اطہار اور 72 جاثوروں کے ساتھ میدانِ کربلا میں

مرتبہ شہادت پر فائز ہو کر سید الشہداء کے لقب سے ملقب ہوئے۔ شہادت امام

عالی مقام کی تفصیل درکار ہو تو سوانح کربلا، آئینہ قیامت، کربلا کا خوبیں منظر وغیرہ

کتب کی طرف رجوع کریں۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

3,4) سیدنا محسن و سیدتنا رقیہ

حضرت سیدنا محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال تو بچین میں ہی ہو گیا تھا اس لئے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

5) سیدنا زینب کا ذکر خیر

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شہزادی ہیں۔ ان کی کنیت اُمُّ الحسن تھی اور واقعہ کربلا کے بعد ان کی کنیت اُمُّ المصائب مشہور ہو گئی تھی۔

سیدہ زینب کا نکاح

حضرت سیدنا علی الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بخت جگہ حضرت سیدنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ (اسڈ الغابۃ فی معرفۃ الصحابة، حرف الزای، زینب بنت علی، ج ۷، ص ۱۳۴)

سیدہ زینب کی اولاد

حضرت سیدہ شناز زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چار صاحبزادے تھے جن کے نام درج ذیل ہیں: (۱).....حضرت سیدہ ناعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲).....حضرت سیدہ ناعون اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳).....حضرت سیدہ ناعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴).....حضرت سیدہ نعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور حضرت سیدہ شناز زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حضرت سیدہ شنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ (ایضاً)

سیدہ ام کلثوم

خاتون جنت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ شنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی ہمشیرہ حضرت سیدہ شناز زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشابہ تھیں۔

سیدہ شنا ام کلثوم کا نکاح

حضرت سیدہ ناعم فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدہ شنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت سیدہ ناعم فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدہ شنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ (اسٹ)

(الْغَایَةُ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، ج ۷، حرف الكاف، ام كلثوم بنت على، ص ۳۷۸)

سیدتنا ام کلثوم کی اولاد

حضرت سیدنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے

حضرت سیدنا عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا زید بن عمر اکبر اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئی۔

(اُسٹد الغایہ فی معرفۃ الصحابة، ج ۷، حرف الكاف، ام کلثوم بنت على، ص ۳۷۸)

حضرت سیدنا عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ثانی حضرت سیدنا عون بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا اور حضرت سیدنا عون بن جعفر کے انتقال کے بعد ان کے بعد ان کے بھائی حضرت سیدنا محمد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد ان کے بھائی حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ (الطبقات الكبری لابن سعد، تسمیۃ النساء، اللواتی..... الخ،

ام کلثوم بنت على، ج ۸، ص ۳۳۸)

سیدتنا ام کلثوم کا انتقال پر ملال

حضرت سیدنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال حضرت سیدنا

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں ہوا۔ حضرت سیدنا ام کلثوم رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا وَرَانَ كَمْ بَيْطَ حَضْرَتِ سَيِّدِ نَازِيْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَا انتقال
اِیک ہی ساعت میں ہوا۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة، القسم الرابع، اُم کلثوم
بنت علی، ج ۸، ص ۳۶)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتم کی طرف لاتے ہوئے سید بنا علی
وفاطمہ کے حُسْنِ معاشرت پر مشتمل ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

علی وفاطمه کبھی ناراض نہ ہوئے

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کَرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: ”ایک
انیتھائی ٹھنڈی اور شدید سرجنگ رسول خدا محمد مصطفیٰ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں دعائے خیر
سے نوازا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تہائی میں پوچھا: ”اے میری
بیٹی! تو نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟“ جواب دیا: ”وہ بہترین شوہر ہیں۔“ پھر آپ
صلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلکر ارشاد فرمایا:
”اپنی زوج سے نرمی سے پیش آنا، بے شک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جسم
کا ملکرا ہے، جو چیز اسے دُکھ دے گی مجھے بھی دُکھ دے گی اور جو اسے خوش
کرے گی مجھے بھی خوش کرے گی، میں تم دونوں کو اللہ عز و جل کے سپرد کرتا ہوں،“

اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ اس نے تم سے ناپاکی دور کر دی اور تمہیں پاک کر کے خوب سترہ اکر دیا۔“

حضرت سید ناطقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرمہُ الکریم فرماتے ہیں:

”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ قِسْمٌ! اس حکمِ مصطفیٰ کے بعد میں نے نتو بھی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصہ کیا اور نہ ہی کسی بات پر انہیں ناپسند کیا یہاں تک کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا، بلکہ وہ بھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہوئیں اور نہ ہی کسی بات میں میری نافرمانی کی اور جب بھی میں ان کو دیکھتا تو وہ میرے دکھ درد دُور کرتی دکھائی دیتیں۔“ (**الرؤوش الفائق**، المجلس الثامن والاربعون فی زواج

علی بفاطمة.....الخ، ص ۲۷۸، ملخصاً)

صلوٰۃ علی الحبیب!

صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علی محمد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس سے اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ عَلیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محبت کریں اس کو اذیت و تکلیف سے بچانا اور ہر دم اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا ہر صحیح العقیدہ کامل مسلمان اپنے اور پر لازم گردانتا (یعنی لازم مانتا) ہے، جیسے حضرت سید ناطقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرمہُ الکریم نے نصیحتِ مصطفیٰ پر کاربندر ہتے ہوئے اپنے اور پر لازم کر لیا تھا کہ بنتِ رسول حضرت سید مثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصہ اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا۔ اور اس خوشگوار ما حول کو مزید تقویت حضرت سید مثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنهَا کے طرزِ عمل نے دی کہ اپنے شوہر نامدار، محبوبِ حبیب پروردگار کے دکھ درد دور کرنے اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کی، اگر بیوی سیدہ کائنات اور شوہر مولائے کائنات رَبِّ الْعَالَمَاتِ عَنْهَا کے طرزِ عمل کو اپنایں تو گھر ضرور امن کا گھوارہ بن جائیں گے۔^(۱) کیونکہ ان فتوح قُدْسَیَّہ (ن۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ یہ یعنی پاکبازلوگوں) کی حیاتِ طَبِیَّہ (ح۔ یا۔ ط۔ یہ یعنی پاکیزہ زندگی) کا ہر ہر پہلو تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ (م۔ ش۔ عل۔ راہ یعنی راہنماء) ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول کو اپنا کر ان حضراتِ والاعزَّت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں کہ دعوتِ اسلامی کا مذہنی ماحول برائیوں سے نچنے اور نیکیوں پر کار بند رہنے کا ذہن دیتا ہے۔ اس مذہنی ماحول کو اپنا کر معاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد سُدھرنے میں کامیاب ہو گئے، جیسا کہ

میں نے مذہنی بُرقع کیسے اپنایا؟

دعوتِ اسلامی کے اشائی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 273 پر ہے: باب

(۱)..... اپنے گھروں کو امن کا گھوارہ بنانے کے لئے شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برَکَاتُہُمُ الْعَالِیَّہ کی VCD ”گھر امن کا گھوارہ کیسے بنے؟“ خود بھی دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دیکھائیے۔

المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لب ب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت زیادہ فیشن آئیمیں تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں رسمِ مہندی وغیرہ کے موقع پر مجھے خاص طور پر بُلا جاتا، وہاں میں نہ صرف خود قص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی ڈانڈیا راس سکھا کر اپنے ساتھ نپھاتی، لاتعداد گانے مجھے زبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بد قسمتی سے گھر میں ۷.T بہت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہت اہم کردار تھا۔ **رَبِيعُ النُّوْدُشْرِيف** کی ایک سہانی شام تھی، نمازِ مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مکتبہِ المدینہ کے جاری کردہ ستون بھرے بیانات کی تین کیٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام ”قبر کی پہلی رات“ تھا خوش قسمتی سے میں نے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کھٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لذت کا اس قد رغلبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فرق ضرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا احساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں دعوتِ اسلامی کی ذمے دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ ”گیارہویں شریف“، اجتماعِ ذکر و نعمت کا اہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ ”قبر کی پہلی

رات ”سن کر میرا دل پہلے ہی چوت کھا چکا تھا، پٹناچپے میں نے زندگی میں پہلی بار اجتماع ذکر و نعمت میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حماقত کہ خوب میک اپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں ستوں بھرا بیان فرمایا، جسے سن کر میرے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو گئی۔ بیان کے بعد جب منقبت ”یاغوث بلا و مجھے بغداد بلا و“ پڑھی گئی، اس نے گویا گرم لو ہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں دعوتِ اسلامی کے ستوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مدنی آقا کی دیوانیوں کی صحبتوں کی برکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور اللَّهُمْ دُلَّلَهُ عَزَّوَ جَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پُتنی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دو پٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اور ہتھی تھی، کچھ بھی عرصے میں مدنی بر قع پہنچنے کی سعادت پانے لگی۔ اللَّهُمْ دُلَّلَهُ عَزَّوَ جَلَّ! آج میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں چانے کیلئے کوشش ہوں۔

اللَّهُ كَرَمٌ أَيْسَا كَرَأْتَ تَحْصِيْهُ جَهَانَ مِنْ

اَيْ دَعَوْتِ اِسْلَامِيْ تَرِيْ دَهُومٍ بَحِيْ ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت برکاتہمُ العالیَه، ص ۱۹۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیان نمبر 7

خاتونِ جنت اور امورِ خانہ داری

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝سُمُّ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

خاتون جنت اور امور خانہ داری

درود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 170 پر شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہمُ العالیہ درود پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ خاتمُ المُرْسَلِيْنَ، رَحْمَةُ الْعُلَمَاءِ، شَفِيعُ الْمُذْنَبِيْنَ، انیسُ الْغَرِیْبِيْنَ، سِرَاجُ السَّالِكِيْنَ، مُحْبُوبِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ، جناب صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ مغفرت نشان ہے: جب تمعرات کا دن آتا ہے اللہ عز و جل فرشتوں کو بھیجا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزُ الْعَمَال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیه وعلی

الله... الخ، ج ۱، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلَوٰا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلوا على الحبيب!

ازدواجی زندگی

چکر گوشہ رسول، حضرت سید شنا فاطمہ بتوں رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح کے بعد جب حضرت سید ناعلیٰ المرتضی، شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت خانہ میں تشریف لائیں تو گھر کے تمام کاموں کی ذمہ داری آپ پر آپڑی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن انداز میں بھایا اور ہر طرح کے حالات میں اپنے عظیم المرتبت شوہر کا ساتھ دیا، چنانچہ

گھریلو کاموں کی تقسیم

حضرت سید ناصرہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے امور خانہ داری (مثلاً پکی پینے، جھاڑ دینے، کھانا پکانے کے کام وغیرہ) اپنی شہزادی حضرت سید شنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپُر فرمائے اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سود اسلف لانا، اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمہ لگادیئے۔ (الْحَصْنَفُ لَا يُبْرِئُ أَيْ شَيْءَ، كِتَابُ الزَّهْدِ، كَلَامُ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ج ۸، ص ۱۵۷، حديث ۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سید شنا فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی، ”فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپ کی خدمت اور گھر کے کام کا ج

کیا کریں گی۔“ (الإصابة في تمييز الصحابة، ج ۸، ص ۲۹۷)

حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خانہ داری کے کاموں کی انجام دہی کے لئے کبھی کسی رشتہ دار یا ہمسائی کو اپنی مدد کے لئے نہیں بلا تی تھیں۔ نہ کام کی کثرت اور نہ کسی قسم کی محنت مشقت سے گھبراتی تھیں۔ ساری عمر شوہر کے سامنے حرفِ شکایت زبان پر نہ لا سکیں اور نہ ان سے کسی چیز کی فرماش کی۔ کھانے کا اصول یہ تھا کہ چاہے خود فاقہ سے ہوں جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلائیں خود ایک لقمه بھی منہ میں نہ ڈالتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حیدر کڑا، شیر خدا حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ کی شہزادی، جنتی عورتوں کی سردار حضرت سید شنا فاطمۃ الزہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر میں کام کے لئے خادم نہیں رکھا بلکہ اپنے گھر کے کام خود کیا کرتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ وہ اور دو رخاب اور زمانہ ہے۔ تو سنئے کہ اس دور کی عظیم روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر الہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بر سکتہم العالیہ کے گھر میں کبھی کوئی کام کرنے والی نہیں رکھی گئی، اس میں ہر اسلامی بہن، بالخصوص امیر الہلسنت دامت بر سکتہم العالیہ کی مرید، طالب یا

محبِ اسلامی بہنوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ یاد رہے! فارغ دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ گھر کے کام کا ج میں لگی رہیں، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: کرنے کے کام کرو، ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔

گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضاۓ خدا مصطفیٰ کی خاطر گھر کا کام کاج خود کیا کریں۔ گھر کے کام کرنے کے بھی بہت سے فوائد ہیں اور اس سے بھی بندہ اللہ عزوجلّ کا قرب حاصل کرتا ہے، پٹانچے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 75 صفحات پر مشتمل رسالت "سیرت سیدنا ابو درداء" صفحہ 62 پر ہے: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یہ بھی تھا کہ اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک خادم خریدا ہے میں نے اللہ کے حبیب، حبیب لبیب عزوجلّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”بندہ جب تک کسی خادم سے مد نہیں لیتا اللہ عزوجلّ کے قریب ہوتا رہتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب لازم ہو جاتا ہے۔“ میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا

مطالبه کیا تھا لیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا، حالانکہ میں ان

دنوں مالدار تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابو الدرداء، ج ۱، ص ۲۷۴، رقم ۷۰۲)

ذریا ہم اپنا محاسبہ بھی کر لیں کہ ہماری کیفیت کیا ہے اور یاد رکھئے کہ خاتونِ حَكْمَتِ سَيِّدَ فاطمَةَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمَةِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَاگھر کا کام خود کرنا شہنشاہِ نُبُوتِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی مرضی و مُنْشَأ کے مطابق تھا یقیناً جو کام شاہِ خیرِ الانام، محبوب ربُّ الانام صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں وہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بھی پسندیدہ اور محبوب ہے۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ جس کام میں خداو مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا و خوشنودی ہوا سے جی چرانا، جان پھرہانا، سستی کرنا کیسا؟ گھر میں کام کا ج کی برکت سے بھائی بہنوں اور ماں باپ کی منظور نظر بن جائیں گی۔ شادی شدہ ہیں تو شوہر، نند اور ساس کے دلوں میں جگہ بن جائے گی۔ اگر پہلے سے ہی کام کرنے کی عادت پڑے گی تو شادی کے بعد گھر سنبھالنا آسان ہو گا اور گھر میں کا گھوارہ بن جائے گا، کئی نادان والدین اپنی بچیوں کو کام نہیں کرنے دیتے میتھا انہیں کھانا پکانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے، کپڑے سینے کی تربیت نہیں ہوتی اور شادی کے بعد آزمائش ہوتی ہے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اب یہ بھی ملاحظہ فرمائجئے کہ گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوخہ کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“^(۱) صفحہ ۱۶۱ پر شیخ طریقت، امیر الہستن، بنی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائیٰ دامت برکاتہم العالیہ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

سوال: گھر میں ”کام والی“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ سکتے ہیں مگر ۵ شرائط کے ساتھ (۱)..... کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلاں وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ (۲)..... کپڑے تنگ و پخت نہ ہوں جو بدن کی بینات (یعنی سینے کا ابھار یا پندلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں۔ (۳)..... بالوں یا گلے یا پہیٹ یا کلاں یا پندلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (۴)..... کبھی ناخُرِ م کے ساتھ حُفَیْف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تہائی نہ ہوتی ہو۔ (۵)..... اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظہر نہ فندہ (فتنه کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر مجتمع ہیں تو تحریج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۸)

مگر ان پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے۔ اگر بے پردگی

(۱)..... کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ پردے کے متعلق بہترین کتاب ہے، اپنے موضوع پر جامع اور بہت عام فہم ہے، ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے یکساں مفید ہے، اپنے شہر کے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ حاصل سمجھنے یا پھر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ لیجھنے یا پڑھ آؤٹ کر لیجھنے۔

شان خاتون بخت ۳ شان خاتون بخت کی امور خاتون بخت
کرنے والی ہوئی تو گھر کے مردوں کا بدنگا ہیوں اور جہنم میں لے جانے والی
حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہو گا بلکہ معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے
آخلاق بھی تباہ کر دے گی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تہائی
بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا
ہے۔ لہذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عاقیت ہے۔

بعض کام کرنے والیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ گھروں میں چوریاں کرتی
ہیں، مو بال لے جاتی ہیں، گھروں میں ناچاقیوں کا سبب بنتی ہیں، بے پردوگی کا
سبب بنتی ہیں، بسا اوقات گھروں میں ڈکیتیوں کا باعث بنتی ہیں، گھر والی کو نشہ
آور چیز پلا کرسونے کے زیورات لے اڑتی ہیں، اگرچہ ساری ایسی نہیں ہوتیں،
مگر ایسی بھی ہوتی ہیں، تو کام والیوں یا کام والوں سے بچنے میں ہی عاقیت ہے۔

حالت کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

امیر المؤمنین حضرت مولاۓ کائنات، علیہ الْمُرْتَضَی، شیر خدا کرم اللہ
تعالیٰ وجہہُ الْکَرِیمہ سے روایت ہے، سرکار مدینہ، سلطان باقرینہ، قرار قلب و سینہ،
فیض گنجینہ، صاحب مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُرُول سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان
باقرینہ ہے: ”لَا طَاعَةٌ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ“ یعنی اللہ

عَزَّوَجَلَ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔” (صَحِيْحُ مُسْلِمُ، کتاب الامارہ، باب وجوب طاعة الامراء فی

غیر...الخ، ص ۷۳۷، حدیث ۱۸۴۰)

اس حدیث پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ ”مَعْرُوفٌ“ کی تعریف بیان کرتے ہوئے مفسر شہیر، حکیم الامات حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ العَبَدِ فرماتے ہیں: ”معروف وہ کام ہے جسے شریعت منع نہ کرے، معصیت وہ کام ہے جسے شریعت منع فرمادے۔“

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصالیح، کتاب الامارة والقضاء، ج ۵، ص ۳۴۰)

اگر آپ کا گھر سے نکلا ضروری ہو تو شرعی اجازت کی صورت میں مگر سے نکلنے وقت اسلامی بہن غیر جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مذہنی بر قع اور ہے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرا بیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جرaboں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو دہاں پھرے سے تقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح بر قع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ بر نگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گلوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پینڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہیشہ کیلئے حرام نہ

ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہرنہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا پچھت ہے کہ کسی عضو کی پیٹ (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّد دین و ملّت، حامی سنت، ماحیٰ بدعث، عالیٰ شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت حضرت علامہ مولیانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناؤ) و طریقہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں راجح ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو سوا خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

صلوٰۃ عَلَیِ الْحَبِیْبِ
صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشاً ک ہے، خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ ”صحیح مسلم“،

میں ہے، حُکُومُنِی کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کا ارشاد عبرت بُنیاد ہے: میں

نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں زیادہ ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب

الرقاق، باب اکثر اہل الجنۃ الفقراء... الخ، ص ۲۲۸، حدیث ۲۷۳۷)

یہ شرح آیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم
دل و نظر کی تباہی ہے قرب نا محروم
جیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوف خدا
بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم
یہ سیر گا ہیں کہ مشکل ہیں شرم و غیرت کے
یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سامُرُق یہ ریدہ زَيْبِ تِقَاب
تجھلک رہا ہے جھلا جھل قیص کا ریشم
ند کیچھ رشک سے تہذیب کی نمائش کو
کہ سارے پھول یا گاند کے ہیں خدا کی قسم!
وہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل
جباں ہیں عاریشہ و فاطمہ کے نقش قدم

تری حیات ہے کردای راعی بصری

ترے فسانے کا موضوع عصمت مریم

صلوٰعَلٰی الحَبِیْبِ!

توبوٰالی اللہ!

صلوٰعَلٰی الحَبِیْبِ!

گھر خوشیوں کا گھوارہ کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے اور محبت بھرا

ماحول قائم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گھر کے تمام افراد اپنے سپرِ دکاموں کو سر

آن جام دیں اگر ایسا ہو جائے تو کسی کو بھی شکایت نہیں ہو گی اور گھر کا نظام اچھے طریقے سے چلتا رہے گا اور گھر میں مدنی ماہول بھی بن جائے گا۔ لگے ہاتھوں گھر میں مدنی ماہول بنانے کے مدنی پھول بھی ملاطفہ فرمائیجئے، پختاچے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوخ عرسالہ ”خاموش شہزادہ“ صفحہ ۳۹ پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں:

**”پا رپ کریم! ہمیں مشقی بنا“ کے ایسیں حروف کی نسبت
سے گھر میں مدنی ماہول بنانے کے ۱۹ مدنی پھول**

- (۱)..... گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔
- (۲)..... والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تقطیماً کھڑے ہو جائیے۔
- (۳)..... دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بھنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔
- (۴)..... والدین کے سامنے آوازِ ہیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیئے، پیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات کیجئے۔
- (۵)..... ان کا سونپا ہوا ہروہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کرڈا لئے۔

(۶)..... سنجیدگی اپنائیئے۔ گھر میں ٹوٹکار، آبے بنئے، اور مذاقِ مُخْری کرنے،

بات بات پر غصے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلٹھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا راویہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے معافی تلافی کر لیجئے۔

(۷)..... گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ عز و جل گھر کے اندر (اور باہر) بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔

(۸)..... ماں بلکہ بچوں کی اُمی ہوتوا سے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

(۹)..... اپنے محلے کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تہجید میں آنکھ کھل جائے۔ ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صفحہ میں باجماعت) میسٹر آئے اور پھر کام کا ج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(۱۰)..... گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پروگی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سر پرست نہیں ہیں، نیز ظن غالب ہے کہ آپ کی نہیں سنی جائے گی تو بار بار ٹوکاٹوک کے بجائے سب کو زمی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ سُٹوں بھرے بیانات کی آڈیو کیمیٹیں سنائیے، وڈیو سی ڈیزیز دکھائیے، مدینی چینل دکھائیے ان شاء اللہ عز و جل! ”مدینی متانج“، برآمد ہوں گے۔

(۱۱)..... گھر میں کتنی ہی ڈانت بلکہ مار بھی پڑے صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلا جائیں گے تو ”مدینی ماحول“ بننے کی کوئی امید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو

سلتا ہے کہ بے جھنی کرنے سے با اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنادیتا ہے۔

(۱۲) مدنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضان سنت کا درس ضرور، ضرور، ضرور دیجئے یا سنئے۔

(۱۳) اپنے گھروالوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے، ”الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ“ یعنی دُعا من کا ہتھیار ہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاکِمِ،

کتاب الدعاء والتکبیر والتهليل... الخ، باب الدعاء، سلاح المؤمن..... الخ، ج، ۲،

(۱۴) حدیث ۱۶۲، حدیث ۱۸۵۵

(۱۴) سُرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سُر کے ساتھ وہی خُشن سلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ ہاں! یہ احتیاط ضروری ہے کہ بہو سر کے ہاتھ پاؤں نہ چوٹے، یونہی داما دساس کے۔

(۱۵) ”مسائل القرآن“ میں ہے ہر نماز کے بعد یہ دُعا اول و آخر درود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بالچے سنتوں کے پابند بنیں گے۔ اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔ (ذرا یہ ہے): ”(اللَّهُمَّ) رَبَّنَا هُنَّا مِنْ أَذْوَاجِنَا وَأَذْوَاجِ زَوْجَنَا فَرَّقْتَنَا أَعْلَمُنَا وَاجْعَلْنَا لِلْمُسْتَقِينَ إِمَامًا“ (پ ۱۹،

لَنَا مِنْ أَذْوَاجِنَا وَأَذْوَاجِ زَوْجَنَا فَرَّقْتَنَا أَعْلَمُنَا وَاجْعَلْنَا لِلْمُسْتَقِينَ إِمَامًا)

الفرقان: ۷۴) (اَللّٰهُمَّ اسْمِتْ قُرْآنِي كَا حَصْنِي) یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پر ہیز گاروں کا پیشووا بناء۔“ (مسائل القرآن، چند قرآنی اعمال، ص ۲۸۶)

(۱۶) نافرمان بچپن یا بڑا جب سویا ہو تو ۱۱ یا ۲۱ دن تک اس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیات مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھنے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طَبْلٌ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿۱﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ (پ ۳۰، ۲۱، ۲۲) ترجمہ نیز الایمان: اللہ کے نام سے شروع نہایت مہربان رحم والا۔ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔“

(اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف) یاد رہے! بڑا، نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جانے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گھری نہ ہو، یہ پتا چنان مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں، یا سورہا ہے لہذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے، خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(۱۷) نیز نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کے لئے تا حصول مراد نما زنجیر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے ”یا شَهِيدُ“ ۲۱ بار پڑھئے (اول و آخر، ایک بار درود شریف)

(۱۸) مذکون افعالات کے مطابق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد کے اندر نرم گوشہ پائیں ان میں، اور آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نرمی اور حکمت

عملی کے ساتھ مدنی انعامات کا نفاذ کیجئے، اللہ عزوجل کی رحمت سے گھر میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

(۱۹) پابندی سے ہر ماہ کم ازکم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ ستوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کے لئے بھی دعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی ”مدنی بہاریں“ سننے کو ملتی ہیں۔

صَلَّى اللُّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

خادم کے لئے درخواست

حضرت سید ناعلیٰ المرتضیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریمؑ سے روایت ہے کہ جناب سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس تکلیف کی شکایت کرنے جوان کے ہاتھ کو چھپی سے پہنچتی تھی انہیں جب خربٹی تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ کے پاس غلام آئے ہیں۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ کو نہ پایا تو حضرت سید شنا عاشمہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ قصہ عرض کیا، فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم بستر کپڑچک تھے تو ہم اٹھنے لگے تو فرمایا: اپنی جگہ رہو، تشریف لائے میرے اور فاطمۃ الزہرا

(مشكوة المصايبين، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام، 34 بار الله اكبير پڑھو، 33 بار سبحان الله، 33 بحسب تداول؟ جب تم اپنے بستر لتو، 34 بار الحمد لله او رضي الله تعالى عنهمَا کے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، فرمایا: میں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ تداول!؟

ج ١، ص ٤٤٦، الحديث (٢٣٨٧)

شاریح مفتکوہ، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ العالیٰ میں ”مراۃ المنایع“ جلد 4 صفحہ 7 پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی پیاری چیتی صاحبزادی تھیں، شادی سے پہلے کام کا جنہ کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں آ کر تمام کام کرنے پڑے، کام سے کپڑے کالے اور چکلی سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے جو پھوٹ کر زخم بن گئے تھے۔

(جب حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں) اس دن حضورِ اُو رضی اللہ تعالیٰ علیہ رَحْمَةُ اللہِ وَبَرَّهُ وَسَلَّمَ کا قیام حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیدہ قمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تھا، اس لئے خاتون جنت انہیں کے گھر تشریف لا میں، مگر اتفاقاً حضورِ اُو رضی اللہ تعالیٰ علیہ رَحْمَةُ اللہِ وَبَرَّهُ وَسَلَّمَ باہر تھے دولت خانے میں نہ تھے اس لئے والدہ ماجدہ سے عرض کر کے واپس ہو گئیں۔

پر نہ تھے دولت کدھ میں شاہ دیں
والدہ سے عرض کر کے آ گئیں

خود حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتونؓ جست رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا تھا کہ آج قیدی غلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں
آئے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلام بانٹ رہے ہیں ایک لوٹدی تم
بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مانگ لوجوگھر کا کام کا ج کرے۔

گھر میں جب آئے حبیب کبریا والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لوٹدی آپ اگر ان کو بھی دیں چکی اور چوہبھی کے دکھ سے وہ بچپیں

حضور اُور شافعی محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نتو حضرت
سید شناع الشہزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ جواب دیا، ندن میں حضرت سیدہ فاطمۃ
الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے رات کو سوتے وقت تشریف لائے
تو بستر فاطمۃ الزہراء پر اس طرح تشریف فرمائی کہ ایک قدم حضرت سیدہ
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تھادوس راجناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ
پر انوار پر، اس سینہ کے قربان جو قدامِ رسول چوئے۔ مفتی صاحب حدیث
مبارک کہ اس حصہ ”میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں“ کے
تحت فرماتے ہیں: یعنی لوٹدی خادم کا فائدہ تم کو صرف دُنیا میں پہنچے گا مگر اس دعا کا

فائدہ دنیا، قبر، حشر ہر جگہ پاؤ گی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں خادم کیوں نہ عطا فرمایا۔

شب کو آئے مصطفیٰ زہرا کے گھر اور کہا دُختر سے اے جان پدر ہیں یہ خادم ان تیبیوں کے لیے باب جن کے جنگ میں مارے گئے تم پر سایہ ہے رسول اللہ کا آسرا رکھ فقط اللہ کا مفتی صاحب حدیث مبارک کہ اس حصہ جب تم اپنے بستر لو تو 33 بار سُبْحَنَ اللَّهُ، 33 بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور 34 بار اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ کے تحت فرماتے ہیں: اس کا نام تَسْبِيْحٍ فاطمہ ہے جو تمام سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ قادریہ میں یہیت معمول ہے، اس تسبیح کے لئے عام تسبیحوں میں، ہر 33 دانہ پر چھوٹا امام پڑھتا ہے۔ (مرأة المناجيج، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند الصباح.....الخ، ج ۴، ص ۸)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مہاجر فقرار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں جبکہ وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔

تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں

جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لواور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں سے کوئی
فضل نہ ہواں کے سوا جو تمہارے سے کام کرے؟ بولے ہاں ایتاء رسول اللہ صَلَّی اللہُ
تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو۔ حضرت ابو
صالح رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ کہتے ہیں کہ پھر مہا جرق فراء حضور اُتوّر صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ کی خدمت میں لوٹے اور عرض کیا: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں
نے سن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا تب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے
فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ (السنن الکبری للبیهقی، کتاب
الصلوة، باب الترغیب فی مکث المصلى.....الخ، ج ۲، ص ۲۶۵، ۳۰۲۴، ملتقطاً)

حضرت مَلَّا عَلَى قَارِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِي "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" میں
فرماتے ہیں: سرور کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو تسبیحات پڑھنے کی
تعلیم فرمائی اُس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے
دن کے کام کا ج کی تھکن اور درد و آلام دُور ہو جاتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح
مشکوٰۃ المصایب، کتاب الدعوات، باب ما يقول عند الصبا و المساء والمنام،
ج ۵، ص ۳۰۰)

شیخ طریقت، امیر الہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بہنوں کے
لئے جو ۶۳ مدینی انعامات عطا فرمائے ہیں ان میں مدینی انعام نمبر ۳ میں ہے،
"کیا آج آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک

شان خاتون بنت
شان خاتون بنت کی سورخان داری

ایک بار آئیہ الکرسی، سورہ اخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟“ اگر آج سے پہلی تسبیح فاطمہ پڑھنے میں سستی تھی تو ابھی سے نیت فرمائیجئے اور نہ صرف تسبیح فاطمہ کی بلکہ امیر الہست کے عطا کردہ تمام مدنی انعامات پر عمل کی نیت کیجئے اور ملکتہۃ المدینہ کے بستے سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کیجئے اور اس کے مطابق اپنا محاسبہ فرمائیے۔

صَلَّوْا عَلَى الْعَبِيْبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تربیت و تعلیم کا خزانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیث پاک میں آپ نے سنا کہ سیدہ فاطمہ نے خادم کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ نے انہیں پیارے پیارے مدنی پھول عطا فرمائے شاریح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”مراۃ المناجیح“ جلد 4 صفحہ 8 پر حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو مختی، عابد، زاہد، مشقی بنا سئیں، انہیں صرف مال دار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ لڑکی کے لئے بہترین جہیز اعمال صالح ہیں نہ کہ صرف مال۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصباح.....الخ، ج ۴، ص ۸)

صَلَّوْا عَلَى الْعَبِيْبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

خاتون جنت اور گھریلو کام کاج

حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمۃ الزهراء عرضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں نشان پڑھ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑھ گئے تھے اور گھر میں جھاڑ وغیرہ خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے ہو جایا کرتے تھے۔ (شان آبیٰ داود، کتاب الادب، باب فی التسبیح عند النوم، ص ۷۹۰، حدیث ۶۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا جگر گوشہ تا جدارِ سالت، خاتون جنت، شہزادی کوئین، ام الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت مبارکہ ہے۔ اسلامی بہنیں اپنے کام خود کریں گی تو ان کا گھر خوشیوں کا گھوارہ بن جائے گا۔ اپنے بیویوں کے آتو کے سونپے ہوئے کام بھی کریں اور اپنی سماں کے سونپے ہوئے کام بھی کریں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی بیٹی کی اسی طرح تربیت فرمائی، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدينة کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالہ ”سنت نکاح“ صفحہ 48 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے حوالے سے منقول ہے:

گھر کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے اور آخرت سروارانے کے لئے عطاء کی طرف سے "بست عطا"

کیا نے 12 مذکون پھول

﴿۱﴾ شوہر کی طرف سے ملنے والا ہر حکم جو خلاف شرع نہ ہو، بجالا ناضر و ری ہے۔

﴿۲﴾ اپنے شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔

﴿۳﴾ دن میں کم از کم ایک بار (ممکن ہوتا) ساس کی دست بوئی کیجئے۔

﴿۴﴾ اپنی ساس اور سسر کا والدین کی طرح اکرام کیجئے۔ ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے ”جی جناب“ سے بات کیجئے۔

﴿۵﴾ شوہر پر ورتائسرزادینے کا مجاز ہے۔ (۱) ایسا ہو تو صبر و تحمل کا مظاہرہ

(۱) مفتخر شیر، حکیم الامّت حضرت مفتخر احمد یار خان لهمی علیہ رحمۃ اللہ الفیی سُورَةُ النِّسَاءِ کی آیت نمبر ۳۴ کے تحت لکھتے ہیں: رب تعالیٰ نے یہاں ان کی (یعنی یو یوس کی) اصلاح کی تین صورتیں بیان فرمائیں: (۱) نصیحت کرنا (۲) بایکاٹ کرنا (۳) مارنا۔ (مزید لکھتے ہیں): تافرمانی پر خاوند مار سکتا ہے مگر اصلاح کی مار مارے نہ کہ ایزاد (یعنی تکلیف دینے) کی جیسے شاگرد کو استاد یا اولاد کو ماں باپ اصلاح کے لئے مارتے ہیں۔ بلا قصور یوئی کو مارنا سخت منوع ہے جس کی پکڑ رب (عزوجل) کے ہاں ضرور ہوگی۔ (تفسیر نعیمی، پ، النساء، تحت الآیہ ۳۴، ج ۵، ص ۷۰، ملتقطاً)

کبھی، غصہ کر کے یا زبان درازی کر کے گھر سے روٹھ کر آجائے کی صورت میں
آپ پر ”میکے“ کے دروازے بند ہیں۔

﴿۶﴾ ہاں! بغیر روٹھے شوہر کی اجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے
آسکتی ہیں۔

﴿۷﴾ اپنے میکے کی کوتا ہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہ کبیرہ میں نہ خود بتلا
ہوں نہ اپنے شوہر کو ”مسئنے“ کے گناہ کبیرہ میں ملوٹ کریں۔

﴿۸﴾ اپنی ”بے عملی“ یا ”لاعلی“ کو ڈھانپنے کے لئے اس طرح کہہ دینا کہ
”مجھے تو والدین نے یہ نہیں سکھایا“ سخت حماقت ہے۔

﴿۹﴾ بہار شریعت حصہ ۷ سے ”نان نفقة کا بیان“، ”زوجین کے حقوق“
وغیرہ کامطالعہ کر لیجئے۔

﴿۱۰﴾ اپنے لئے کسی قسم کا ”سوال“ اپنے شوہر سے کر کے ان پر بوجھ مت
بنانا۔ ہاں! اگر وہ مقر رکرده حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿۱۱﴾ مہمان کی خدمت سعادت سمجھ کر کرنا، اس کے آخر اجات کے معاملے
میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ اپنے والد (یعنی سگ میدہ) سے طلب کر لینا۔

..... بہار شریعت میں ہے: ”بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مارکتا ہے اسی طرح ترک زینت پر
بھی مارکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مارکتا ہے۔“

(بہار شریعت، متفرقات، ج ۳، حصہ ۱۶۴، ص ۶۵۵)

شان خاتون بحث

۲۹۴

فتویٰ فتح اللہ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ
خاتون بحث کی امور خاتون بحث

ان شاء اللہ عز و جل امیوی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضامند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

﴿۱۲﴾ شوہر کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں۔ (اسلامی بہنوں کو چاہیں تو تخفیہ میں اس تحریر کی فوٹو کا پی دے سکتی ہیں)۔ (۳ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ)

صلوٰ علیٰ الْحَبِّیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حُقُوقِ زَوْجِينَ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو چلانے اور اس کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے میں میاں اور بیوی کا بہت کردار ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو گھر خوشیوں کا گھوارہ بن سکتا ہے میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کے دوسرے پر بہت سے حقوق واجب ہیں ان میں جو اپنے حقوق ادا نہ کرے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہو گا، اگر بیوی یا شوہر میں سے ایک حق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دلیل بنائے کہ حق کی ادائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لہذا میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

۱) حقوق شوہر کے آٹھ حروف کی نسبت سے شوہر کے حقوق سے متعلق ۸ فو امین مصطفیٰ

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابو بردیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (المُسْتَدِرَكُ لِلْحَاْكِمِ)

كتاب البر والصلة، حق الزوج على الزوجة، ج ۵، ص ۴۰، حديث ۷۴۶

(2) حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر کی چوٹی تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ اہو (یعنی پیپ ملاخون) بہتا ہو پھر عورت اسے چالے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(مسند احمد، مسند انس بن مالک: ج ۵، ص ۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

(3) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: شوہر نے عورت کو اپنے پاس بلا یا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صحیح تک اس عورت پر فرشتے لعنت صحیح تر ہتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب بدأ الخلق، باب اذا قال احدكم امين والملائكة في السماء... الخ، ص ۸۲۹، حديث ۳۲۳۷) اور دوسری روایت میں ہے: جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عز وجل اس عورت سے ناراض

رہتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعہا من فراش

زوجها، ص ۵۳۹، حدیث ۱۴۳۶)

﴿4﴾ حضرت سید نامعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو ہو ریعن کہتی ہیں خدا غریب و جل تجھے غارت کرے، اسے ایذا نہ دے، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔“ (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجا فی کراہیة الدخول... الخ، ص ۳۰۵، الحدیث ۱۱۷۴، ملخصاً)

﴿5﴾ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے: ”جوعورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج

علی المرأة، ص ۲۹۷، الحدیث ۱۸۵۴)

﴿6﴾ خاتم المُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب عورت پانچ وقت نماز پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرة الزوجین، ذکر ایجاب الجنة للمرأة اذا طاعت زوجها... الخ، ص ۱۱۲۷، الحدیث ۴۱۶۳)

﴿7﴾ سید عالم، تو رجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ نے ایک شادی شدہ عورت (یعنی حضرت سیدنا حصین بن محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی) سے دریافت فرمایا: ”تیراپنے شوہر سے کیسا برتاو ہے؟“ اس نے عرض کی: ”میں نے اس کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اب میں اس سے عاجز آگئی ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ نے ارشاد فرمایا: ”غور کرو! تم کیسے اس سے عاجز آگئی ہو حالانکہ وہ تو تیری جنت اور دوزخ ہے۔“ (مسند احمد بن حنبل، مسنود القبائل،

حدیث عمة حصین بن محسن، ج ۱۱، ص ۲۶۷، الحدیث ۲۸۱۱۴)

﴿8﴾ اُمُّ المؤمنین حضرت سید ثابت ائمہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رحمت عالم، تو رجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ کی بارگاہ میں عرض کی: ”عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسَّلَمَ نے ارشاد فرمایا: ”شوہر کا۔“ پھر میں نے عرض کی: ”مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”اس کی ماں کا۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلة، باب اعظم الناس حقاً علی الرجول امہ، ج ۵، ص ۲۴۴، الحدیث ۷۴۱۸)

بیوی کے حقوق کے متعلق چند احادیث مبارکہ

مردوں کو بھی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس لئے اس کے ٹیڑھے پن سے ہی فائدہ اٹھانا چاہئے۔

﴿ ۱ ﴾ حضرت سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسرا پسند ہوگی۔“

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، ص ۵۵۶، حدیث ۱۴۶۹)

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا ہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

﴿ ۲ ﴾ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح،

باب حسن معاشرۃ النساء، ص ۳۱۶، حدیث ۱۹۷۸)

﴿ ۳ ﴾ ایک روایت میں ہے: ”عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔“ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشمس وضھا، ص ۱۲۷۶، حدیث ۴۹۴۲)

یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراثم کہ ان کو چھوڑنا دشوار ہے لہذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

میاں بیوی کی اصلاح کے لئے نگران شوریٰ کا VCD بیان "شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟"، "بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟" مکتبۃ المدینہ سے خود بھی حاصل کیجئے اور دوسرا اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر یہت زیادہ لازم اور ضروری ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زوجہ کا حق اس سے کم بلکہ باپ سے بھی کم۔ یا اس لئے کہ اللہ عز و جل نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 24 میں بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص امور متعلقہ زوجیت میں اللہ و رسول (عز و جل و صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کے بعد تمام حقوق تھیں کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے، ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموں کی نگہداشت عورت پر فرض اہم ہے،

بے اس کے اذن کے (یعنی اس کی اجازت کے بغیر) محارم کے سوا کہیں نہیں جا سکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صحیح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپی کے یہاں سال بھر بعد اور شب (یعنی رات) کو کہیں نہیں جا سکتی۔ (فتاویٰ رَحْمَوِيَّةٍ، ج ۲۴، ص ۳۸۰)

ایک اور مقام پر فرمایا: امورِ متعلقہ زن شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت (یعنی میاں بیوی سے متعلق معاملات میں بیوی مطلقاً شوہر کی فرمانبرداری کرے) کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مُقدّم ہے، اس کے ناموں کی بشدّت (یعنی تختے) (خفاخت، اس کے مال کی حفاظت، ہربات میں اس کی خیرخواہی (یعنی اچھا چاہنا)، ہر وقت امورِ جائز میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اسے اپنا مولیٰ جانا، نام لے کرنے پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا، اور خدا عزوجل تو فیق دے تو بجا (یعنی دُرُستِ شکایت) سے بھی احتراز کرنا (یعنی بچنا)، نہ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا (کہ) اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تھمارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوک ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (ایضاً، ص ۳۷۱)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صلواتُ اللہِ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین

حضرت سید ناجا بر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمۃ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اونٹ کے بالوں سے بناموٹالباس پہنچ کی پیس رہی تھیں، نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے سیلِ اشک روای ہو گئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(آج) دنیا کی تنگی وختی پر صبر کروتا کہ کل جنت کی ابتدی نعمتیں حاصل ہوں۔“ (كنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل النبی ﷺ، ج ۲، ۱۲)

ص ۱۹۰، حدیث (۳۵۴۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیسی تربیت تھی کہ اتنے مصائب و آلام مگر زبان پر حرفِ شکایت نہیں بلکہ راضی برضا ہیں اپنی تکلیف کا کسی سے ذکر نہیں کرتیں اور ایک ہم نادان ہیں کہ معمولی سی تکلیف آجائے تو آسمان سر پا اٹھائیتے ہیں۔ اللہ والے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور صبر کے بارے میں تو ہمارا رب عز وجل بھی فرماتا ہے، چنانچہ پارہ ۴، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۲۰۰ میں ارشادِ خدا ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَإِنَّمَا يُطْعَمُونَ مَنْ تَقْوَى اللَّهُ عَلَّمَكُمْ تَعْلِمُونَ“ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے

آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ
کامیاب ہو۔“

دھوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 244 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہشت کی سنجیاں“ صفحہ 220 پر شیخ الحدیث حضرت علام مولیٰ عبدالمحضیؒ اعظمؒ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سید ناعلیٰ المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں: (۱)..... مصیبت پر صبر (۲)..... عبادت پر صبر (۳)..... گناہ سے صبر، تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ مصیبت کو اچھی تسلی سے ڈور کر دے تو اللہ عز و جل اس کے لئے 300 درجے لکھ دیتا ہے جس کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ عز و جل اس کے لئے 600 درجے لکھ دیتا ہے جس کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی پچھلی بکچڑ اور تمام زمینوں کے منٹھنی کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اللہ عز و جل اس کے لئے 900 درجے لکھ دیتا ہے جس کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی پچھلی بکچڑ وہ اور عرش کے منٹھنی کے درمیان کے دو گنے کے درمیان فاصلہ ہے۔ (کنز الفعماں، ج ۳ کتاب الاخلاق،

فضیلۃ الصبر، ص ۱۱۱، الحدیث ۶۵۱۲)

صلوا علی الرحیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

تشریحات و فوائد

صبر کے معنی "حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمُكَارِهِ" یعنی نفس کو تکلیفوں کے اوپر رکھ کر نظر و میں رکھنا، اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ (۱) صَبَرُ عَلَى الْمُصِيَّةِ یعنی "مصیبت پر صبر" ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبے ایسی بوکھلا ہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان رونے پسینے، بال نوچنے اور کپڑے بھاڑ نے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رو نے پسینے اور جزع و فزع کی حرکتوں سے روکے رہنا یہی " المصیبت پر صبر کرنا " ہے۔

(۲) صَبَرُ عَلَى الطَّاعَةِ یعنی " عبادت پر صبر" ظاہر ہے کہ گرمیوں کا روزہ ہوا اور آدمی پیاس کی شدّت سے بے قرار ہوا اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا شربت رکھا ہوا ہو نفس پار بار شربت کی طرف لپکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے یہی " عبادت پر صبر کرنا " ہے۔

(۳) صَبَرُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ یعنی " گناہ سے صبر" جوان آدمی ہے، شہوت کا غالبہ، شباب پر ہے، بدکاری کے لئے نفس بے قرار ہے مگر پرہیز گار مسلمان (مرد و عورت) اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور بدکاری سے بچا ہوا ہے۔ یہی گناہ سے صبر کرنا

حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کی ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَعْرِفُهُ مِنْ قُرْآنٍ مُّجِيدٍ مِّنْ أَرْشادٍ فَرِمَيَا:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ
إِنَّ اللَّهَ مَمْضِيُّ الصَّابِرِينَ ⑤

صابریں کے ساتھ ہے۔ (پ ۲ البقرۃ: ۱۵۳)

صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ عز وجل کی امداد و نصرت ہوتی ہے اور صابرین کا مددگار اللہ عز وجل ہوتا ہے۔ سُبْلُنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! اس سے بڑھ کر صبر کا اجر و ثواب کیا ہوگا کہ خدا عز وجل صابرین کے ساتھ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں نے حضور نبی پاک، صاحبِ ولاء، سیارِ اولاد کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیا انہوں نے پھر ماں گا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا ختم ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا حتیٰ کہ وہ مال جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا ختم ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ مال میرے پاس ہو گا وہ تم سے ہرگز بچانہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ عز وجل اُسے بچائے گا اور جو غنی بنتا چاہے اللہ عز وجل

شان خاتون بنت
فتویں بخت کی امور خاتون بنت
۳۰۵

اُسے غنی کرے گا اور جو صبر چاہے اللہ عزوجلّ اُسے صبر عطا کرے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔ (سنن الدارمی، کتاب الزکاہ، باب فی

الاستغفار عن المسألة، ص ۴۸۱، حدیث ۱۶۵۲)

شاریح مشکلاۃ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نصیحی علیہ رحمۃ اللہ الفی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: وہ حضرات مانگتے رہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دیتے رہے انہیں سب کچھ دے کر مسئلہ بتایا، اس میں تبلیغ بھی ہے اور سخاوت مطلقہ کا اظہار بھی۔ خیال رہے کہ جس کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کچھ خوش ہو کر دیا ہے وہ بہت عرصہ تک ختم نہ ہوا، چنانچہ حضرت سید مرتضیٰ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تھوڑے تھوڑے جو عطا فرمائے تھے جو ان بیوگوں نے سالہا سال کھائے اور کھلائے، پھر جب تو لے لواتے ہی تھے مگر تو لئے سے ختم ہو گئے حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ساڑھے چار سیر (تقریباً چار لاکو) ہو کی روٹی پر سینکڑوں آدمیوں کی دعوت فرمائی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”آنا عنْدَكُمْ عَبْدِيْ بِيْ“ یعنی میں اپنے بندے کے گمان کے قریب رہتا ہوں۔ اس کا ظہور آخرت میں تو ہو گا ہی، کہ اگر بندہ معافی کی امید کرتا ہو امر جائے تو ان شاء اللہ عزوجلّ اُسے معافی ہی ملے گی، اکثر دنیا میں بھی ہو جاتا ہے کہ جو قرض نہ لینے نہ مانگنے کا خدا کے بھروسے پر پورا ارادہ کر لے تو

شان خاتون بنت

(٣٠٦)

خاتون بنت کی امور خاتون بنت

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أُسے ان سے بچاہی لیتا ہے اور جو یہ کوشش کرے کہ دنیا والوں سے لا پرواہ رہوں تو بہت حد تک اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اُسے لا پرواہ ہی رکھتا ہے، مگر یہ فقط زبانی دعویٰ نہ ہو ملکی کوشش بھی ہو کہ کمانے میں مشغول رہے، خرچ درمیانہ رکھے، گل چھڑ رے نہ اڑائے اللہ و رسول اللَّه عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سچے ہیں ان کے وعدے حق، غلطی ہم کرجاتے ہیں۔

”جو صبر چاہے اللَّهُ تَعَالَى اُسے صبر عطا کرے گا“، اس کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: رب تعالیٰ کی عطاوں میں سے بہترین اور بہت گنجائش والی عطا صبر ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا: ”أَسْتَعِيْمُوا بِالصَّابِرِ وَالصَّالِوَةِ“ (پ ۲، البقرة: ۱۵۳) (ترجمہ کنز الایمان: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔) اور صابر کے ساتھ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ہوتا ہے، نیز صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے اور بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے، رب تعالیٰ نے حضرت سیدنا ایوب علی تبییناً و عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بارے میں فرمایا: ”إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا“ (پ ۲۳، حسن: ۴۴) یعنی ہم نے انہیں بندہ صابر پایا۔ صبر ہی کی برکت سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللَّهُ تَعَالَى عنہ سید الشہداء ہوئے۔ (مراۃ المَنَاجِیح شرح مشکوٰۃ المَصَابِیح، کتاب الزکاة، باب لاتحل له المسألة ومن

تحل له، ج ۳، ص ۶۰، ملنقطاً

صبر کی حقیقت

قطب ربیٰ نبی، غوثِ صد اُنی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی فیض سرہ
 اللہو رکنی سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:
 ”صبر یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے وقت اللہ عز و جل کے ساتھ حکم ادب رکھے اور
 اُس کے فیصلوں کے آگے سرتسلیم خم کر دے۔“
 (بہجۃ الْاسْرَار (مُتَرَجم)، ص ۴۱۷)

اندازِ امیرِ اہلسنت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 101
 صفحات پر مشتمل کتاب ”تعارفِ امیرِ اہلسنت“ صفحہ 47 پر ہے: شیخ طریقت،
 امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے محلے میں
 رہنے والے ایک اسلامی بھائی نے جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، حلفیہ بتایا کہ
 امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک
 تھے۔ اگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو اتفاقی کارروائی
 کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرماتے اور صبر کرتے، ہم نے انہیں بچپن میں بھی
 کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یقیناً اسلامی بہنوں کے لئے خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایتیاع

میں بہترین اجر و ثواب اور عافیت ہی عافیت ہے پھر ترمذی شریف ”کتاب المناقب“ میں ہے، سرکار مدینہ، قرار قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان باقرینہ ہے: ”تمہیں تقليد کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریمہ بنت عمران رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا خدیجہ بنتِ حُبَیْلَ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا فاطمہ بنتِ محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا اور فرعون کی بیوی آسمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کافی ہیں۔“ (سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فضل خدیجہ رضی الله عنہا، ص ۸۷۴، حدیث ۳۸۹۳)

شہزادی کوئین، اُمُّ احسین رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کی ایتیاع کی نیت کیجئے
ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خوب اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

صَلَّوَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
صَلَّوَ عَلَیَ الْحَسِيبِ!

چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علم دین حاصل کرنے، حقوق و فرائض سکھنے، ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغ قران و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ستون بھرا مدنی ماحول بھی ہے۔
بس اوقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بھاریں موجود ہیں، ایک مدنی بھار ملاحظہ ہو پھر انچھے باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ بھارا

گھرانہ بہت مادرن تھا۔ گھر کے افراد فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کے رسایا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی۔ اس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار ستوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ الحمد لله عزوجل! اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، وہ نمازوں کے پابند ہو گئے، ستوں پر عمل کی کوشش اور گھروالوں کی اصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور تمیں اسلامی بہنوں کے ستوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش بالآخر نگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی روحانیت اور ستوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کر دی، دعا کے دوران میں نے خوب روکرا پنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو بھی نہ چھوڑنے کا عزم مضمم کیا۔ الحمد لله عزوجل! اسلامی بہنوں کے ستوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مدنی ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھروالوں کی باہمی ریضا مندی سے T.V نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد

دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈرامے اور گانے نہیں بلکہ سر کارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعمتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

(پردی کے بارے من سُوال جواب، ص ۶۲)

نہ مرننا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
 محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے
صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ!
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب خوب انفرادی
 کوشش کرتی رہیں ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انا کامی نہیں ہوگی۔ اس ضممن میں اگر کوئی
 تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و شکریابی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑ دیئے کہ آنے والی
 مصیبت ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ایہست بڑی بھلانی کا پیش تھیہ ثابت ہوگی۔ حضرت
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے
 سر و در، دو جہاں کے تابو، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح
 پرور ہے، ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جس کے ساتھ بھلانی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں
 مبتلا فرمادیتا ہے۔“ (صَحِیحُ البَخَارِی، کتاب المرضی، باب ماجا، فی کفارۃ

المرض، ص ۱۴۳۲ حدیث ۵۶۴۵)

صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ!
 صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان نمبر 8

خاتونِ جنت کا پرنسپ کا اہتمام

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون جنت کا اہتمام

درود شریف کی فضیلت

حضرت سید نا امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الشافی نقل فرماتے ہیں: حضرت سید ناشیخ شبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ”ما فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ يٰعِنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معااملہ فرمایا؟“ اُس نے کہا: اے شبی! مجھ پر بہت بڑی مصیبتوں آئیں حتیٰ کہ سوال کے وقت میری زبان بند ہو گئی میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ پر یہ آزمائش کہاں سے آئی، کیا میری موت اسلام پر نہیں ہوئی؟ تو عدا آئی کہ یہ پریشانیاں دُنیا میں زبان کی غفلت کی وجہ سے ہیں۔ اسی دوران جب (عذاب کے) فرشتے میرے قریب آنے لگے تو ایک خوبصورت عمدہ خوشبو وال شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور اُس نے مجھے جوابات یاد کروائے جو میں نے فرشتوں کے سامنے پیش کر دیئے (تو میری جان بخشی ہو گئی)۔ میں نے اُس (نورانی) شخص سے پوچھا: اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے؟ آپ کون ہیں؟ اُس نے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو

تیرے نبی اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بکثرت دُرود پاک پڑھنے کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب مجھے تمہاری ہر تکلیف پر مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (القولُ الْبَيِّنُ، البابُ الثَّانِي فِي ثَوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، ص ۱۲۷)

حضرت عَلَّامَ رَحْمَةُ اللَّهِ الشَّافِي فرماتے ہیں:

نزع میں گور میں قیامت میں

ہر جگہ یا رِ نگسار ہے دُرود

(کافی کی نعت، از مولانا کفایت علی کافی عَلَيْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الشَّافِي)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٖ مُحَمَّدٌ

مُنادی کی ندا برائے سیدہ فاطمہ

حافظُ المحدث حضرت سید نا امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی شافعی عَلَيْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الشَّافِی نے امیرُ الْمُؤْمِنِینْ حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضَی، شیر خدا گَرَمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاه بنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُعکَظِم ہے: ”جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک مُناوی عدا کرے گا، اے اہلِ مجمع! اپنی نگاہیں جھکا لوتا کہ حضرت فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا) پُلِ صراط سے گزریں۔“ (الْجَامِعُ الصَّفِيرِ مَعَ فَيْضِ

الْقَدِيرِ، حر ف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوْجَلَّ كَيْ أَنْ پِرْ رَحْمَتُ هُوَ اُورْ أَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مفترت ہو، امین بچاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وہ رواء جس کی تطہیر اللہ رے آسمان کی نظر بھی نہ جس پر پڑے

جس کا وامن نہ سہوا ہوا پھو سکے جس کا آنچل نہ دیکھا تھا وہ میر نے

اُسِ رِدائے نورت ہت پہ لاکھوں سلام

صلوٰۃٌ عَلَیٰ الْحَبِیْبِ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدَ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باعزت و باوفا، پیکر شرم و حیا محمد رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی آنکھوں میں تربیت پانے والی شہزادی زوجہ علی حضرت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کے مقام و مرتبہ کی ایک جھلک از روئے حدیث آپ نے مُلاحظہ

فرمائی کہ اللہ ربُّ الْعِزَّةِ عَزَّوْجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پرداز دار رہنے

کا ایک صدیہ دیا کہ روزِ محشر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خاطر اہل محشر کو نگاہیں

جھکانے کا حکم صادر کیا جائے گا کیونکہ یہ وہ عفیف و طیب شخصیت ہیں جنہوں نے

ساری زندگی بلکہ بعد از وصال بھی اپنے پردے کا خیال رکھا۔ تو جو اپنی عادات

نکھارنے اور اپنے حالات سدھارنے کا مُتمنٰ اور اس کے لئے کوشش ہوتا ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اس کی کوششوں کا بدلہ اس کی

نیتوں کے مطابق اپنے فضل و کرم سے دنیا یا آخرت یا دونوں جہاں میں عطا

فرماتا ہے۔ پس جو شخص اپنی عزت کو خراب اور اپنے وقار کو محروم نہیں ہونے دیتا اس کے لئے معزز زوباؤ قاربنا اور اسی حالت پر قائم رہنا آسان ہوتا ہے۔ عورت کے معزز زوباؤ قارب ہونے اور رہنے میں شرعی پردے کا بہت بڑا دخل ہے۔ جو اسلامی بہن پر ددہ دار ہوتی ہے وہ معزز زہوتی ہے اس کا معاشرے میں بھی مقام ہوتا ہے اور بارگاہِ رب الاسم میں بھی۔ پیکرِ عفت و عظمت حضرت سید بننا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدام پر چل کر چادر اور چارڈیواری کو اپنے اوپر لا زم کر لینے والی اسلامی بہن ان شاء اللہ عز و جل اخواتِ جنت کے جلو میں جگہ پائے گی اور جسے اپنے پردے کا خیال نہیں، تو اس کے لئے معاشرے میں عزت پانا اور اپنا مقام بنانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ معاشرہ اور افرادِ معاشرہ اسی کو عزت دیتے ہیں جو اپنی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ جو جس خصلت کا عادی ہوتا ہے لوگ اس کی اسی خصلت کا لحاظ رکھتے ہیں، عزت اسی کی ہوتی ہے جو اپنی عزت سنجاہاتا ہے جیسے محبوبِ مصطفیٰ، سیدُ الْأَسْنَيَا، عثمان باحیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت باحیا تھے، اس خصلت باعظمت نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ عزت دی کہ سیدُ الْأَنْبِيَاء صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ اور ملائکہ کرام علیہمُ السلام بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا فرماتے تھے جیسا کہ

با حیا سے حیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

649 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ ۵۹۸ پر حضرت

سیدنا شیخ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رَکِّمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ وَجْهُهُ الْكَرِيمُ سے مروی ہے، تا جدار

رسالت، شہنشاہ نبوٰت، حمزہ جو دو سخاوت، بیکر عظمت و شرافت، محبوب رب

العزت، حسن انسانیت صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان سراپا برکت ہے:

”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ابُو بَكْرٍ پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی، مجھے

اپنی اُنٹی پر سوار کر کے مدینہ پاک لے گئے اور بلال رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہُ

کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عمر رَضِیَ اللَّهُ عَنْہُ پر رحم فرمائے، وہ حق بولتے

ہیں اگرچہ کڑوا ہو۔ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَثَمَانَ عَنِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْہُ پر رحم فرمائے،

ملائکہ ان سے حیا کرتے ہیں۔ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیِ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہُ پر رحم فرمائے،

یا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! علیِ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہُ جہاں چلے حق کو اس کے ساتھ چلا دے۔“

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول الله، باب مناقب علی بن ابی

طالب، ص ۸۴۶، حدیث ۳۷۲۳)

حیائے عثمانی

ام المؤمنین بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا عاشورہ صدیقہ رَضِیَ اللَّهُ

تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم، نورِ جسم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے

گھر میں تشریف فرماتھے اس عالم میں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی
دونوں مبارک پنڈ لیاں کچھ طاہر تھیں۔ اس دوران حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ
آئے اور اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اجازت
عطافرمائی اور اسی طرح آرام فرماتے رہے۔ پھر حضرت عمر
رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے
انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی طرح
لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ نے
اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے
کپڑے دُرست کرنے۔ حضرت سیدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ بھی باہمیں کرتے
رہے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت سیدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا فرماتی ہیں،
میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!
جب حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لئے کوئی فکرواہتمام نہیں کیا، جب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ
تَعَالَیٰ عَنْہُ آئے تب بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی اہتمام نہیں کیا
لیکن جب حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرست کرنے۔ رسول رحمت، ہمی رب
العزَّةِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیانہ

کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (صَحِّیْحُ مُسْلِم، کتاب فضائل

الصحابہ، باب فضائل عثمان بن عفان، ص ۹۳۷، حدیث ۲۴۰۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْفَ أَنْ پُرِّ حَمْتَ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو، امینِ بجاہ النبیِ الامینِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

علوٰئے شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے

حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت برکاتُهُمُ الْعَالِیَّةُ، ص ۴۹۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدَ

حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دُنیا میں بہت زیادہ پیکر شرم

و حیا اور با پردہ رہیں تو انہیں اس کے صلے میں روزِ محشر بھی با پردہ رکھا جائے گا،

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی با حیاگزاري اس کے صلے

میں روزِ محشر ان کا حساب ہی نہیں ہوگا، جیسا کہ محبوبِ حُمَن، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ

تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ حیا

کرنے والے شخص ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ

تَعَالَیٰ عَنْہُ سے حساب نہ لے تو اللہ تعالیٰ نے میریِ سفارش قبول فرمائی۔ (کنز

العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابة وفضلهم، ج ۱۱، ص ۲۹۲، حدیث ۳۳۰۹۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدَ

جنت میں بھی پرده

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دین اسلام نے عورت کے حق میں پردازے کو کس قدر اہمیت دی کہ جنت جہاں کسی بد رنگا ہی اور بد کاری کا وہم و گمان تک نہیں وہاں بھی جنتی عورتیں اور حوریں پردازے میں ہوں گی جیسا کہ حضرت سید نابعد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا، احمد مجتبی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَالٰہِ وَسَلَّمَ کافرمانِ عالی شان ہے: (مومن کے لئے) جنت میں ایک کھوکھے موتی کا خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی یا لمبائی 60 میل (تقریباً 96.54 کلو میٹر) کی ہے اس کے ہر گوشے میں اس کے گھروالے ہوں گے کہ دوسروں کو نہ دیکھیں گے۔ مومن اس خیمے میں گھومن پھریں گے۔ (صَحِيْحُ البُخَارِيْ، کتاب

التفسیر، باب حور مقصورات فی الخیام، ص ۱۲۵۰، حدیث ۴۸۷۹)

میان کردہ حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیم الامم مفتی احمد یار خان نعیی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”مرادۃ المناجح شرح مشکوٰۃ المصانع“ میں رقم طراز ہیں: ”یعنی اس موتی کے مکان کے چاروں گوشوں میں اس کے مختلف گھروالے آباد ہوں گے کہیں اپنی دنیاوی بیوی بچے، کہیں وہ دنیاوی عورتیں جن کے خاوند کافر مرے اور ان کے نکاح میں دی گئیں، کہیں وہ کنواری لڑکیاں جو دنیا میں بغیر شادی فوت ہوئیں، کہیں حوریں، خُدام ان کے علاوہ انہیں ایک دوسرے

کونہ دیکھنا فاصلہ کی وجہ سے نہ ہوگا کہ جتنی مومن کی زگاہ بہت دُور سے دیکھے گی بلکہ ان جگہوں میں عمارتیں مختلف ہوں گی کوٹھیاں، بنگلے۔ خیال رہے کہ جنت میں پرده ہوگا۔ رب فرماتا ہے: ”**حُوَّرَ مَقْصُولَاتٌ فِي الْخَيَّامِ**“ (پ ۲۷، الرَّحْمَن: ۷۲) (ترجمہ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پرده تھیں۔) اور فرماتا ہے: **قَصَادُ الْعَزْفِ** (پ ۲۷، الرَّحْمَن: ۵۶) (ترجمہ کنز الایمان: وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔) پرده اس لئے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاسق و فاجر ہوں گے بلکہ اس لئے کہ شرم و حیا اچھی چیز ہے، بے پردنگی میں بے شرمی ہے، ہاں! دوزخ میں پرده نہیں ہوگا وہاں ننگے مرد و عورت ایک ہی تَنُور میں جلیں گے۔ (مرأة المَنَاجِيْح شَرْحِ مِشْكُوْهُ الْمَصَابِيْح، کتاب احوال قیامۃ و بدء الخلق، باب صفة الجنۃ و اهلہا، ج ۷، ص ۴۷۹)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پرده

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردوے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 200 پرشیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَّةُ نقل فرماتے ہیں: ”سرکارِ مدینہ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتون بَحْرَت، شہزادی کوئین حضرت سپِّتَنَا فاطمۃُ الرَّہْبَرِاءِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا پَرْغَمِ مصطفىٰ کا اس قدر غلبه ہوا کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لبؤں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکرا تی دیکھی گئی۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: شرم و حیا کی پیکر حضرت سیدنا خاتون بخت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظر وں سے خود کو پچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدنا آسماء بنت عمیمیس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا نے کہا: میں نے جبکہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈالی کی سی صورت بنا کر اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے گھور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اس پر کپڑہ ا atan کر سیدنا خاتون بخت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کو دکھایا۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بہت خوش ہوئیں اور لبؤں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سر کارِ مدینہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔^{(جذب القلوب (متراجم)، ص ۲۳۱)}

سُبْحَنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! سَيِّدُهُ خاتون بخت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پردے کی بھی کیا بات ہے؟ کسی نے کتنا پیار اشغیر کہا ہے:

چو ذہرا باش از مخلوق دُریوش

که ذرا آغوش شبیر سے بے بینی

یعنی حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کی طرح پر ہیز گارو پردہ دار

بنوتا کہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شیر نامدار امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہے جیسی اولاد دیکھو۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اُسِ رِدائے فَرَاهَت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح سلام رضا:

یعنی حضرت سید شنا فاطمۃ الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر انور کا پلو چاند سورج نے بھی نہیں دیکھا، اُس پا کیزہ چادر کی طہارت و پاکیزگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اُس بتول ، جگر پارہ مصطفیٰ
حَجَّلَه آرائے عَفَّت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح سلام رضا:

یعنی پارسائی و پرہیزگاری کی چار پائی کوزیب وزینت دینے والی سیدہ فاطمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا جن کا لقب بتول ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جگر
مبارک کا ٹکڑا ہیں، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ عَلَیْهِ الْحَبِیْبِ!

امّت مسلمہ کی ترُزی کا ایک سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج مسلمان عورتوں کی حالت ایسی ہے

کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے پردے کا تصور ہی نہیں رہا۔ جب سے گفارِ مکار کے زیر اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مُسلسل تَنَزُّل (یعنی زوال) کے گھرے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں، کل تک جو گفتارِ بد آنجام مسلمان کے نام سے لرزہ بر آندام ہو جاتے (یعنی کاپ اٹھتے) تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بُعدِ عملکاروں کے باعثِ زور آور ہو چکے ہیں، اسلامی مُمَالِک پر باقاعدہ جاری جانے حملہ ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ غفلت کی چادر تانے لمبی نیند سویا ہوا ہے۔ خاتونِ جنت، شہزادیِ اسلام، جگر گوشہ شاہِ خیرِ الانام حضرت سید شنا فاطمۃ الـہـڑاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت مبارکہ، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنے کا ذوق اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شرم و حیا کا یہ مبارک حال ان نادان مسلمانوں کے لئے باعثِ توجہ ہے جو V.T اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناج رنگ کی محفیں بجا کر، کافروں کی تلقائی میں داڑھی مُنڈا کر، کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوڑ کے چیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا یوں کومیک اپ کرو اکر، مخلوق طفیرخ گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر کفار کے مُمَالِک میں کافروں کے سپرد کرو اکر بے حیائی کی آخری حدیں پھلانگ رہے ہیں۔

وہ قوم جو کل تک کھلیتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشریروں کے ساتھ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!
اسْتَغْفِرُ اللَّهِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرت سید نا امام شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الشافعی حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: ”مراج کی رات سرو رکانات، شاہ موجودات صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو بعض عورتوں کے عذابات کے ہولناک مناظر ملا کھڑے فرمائے، ان میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ کھول رہا تھا، سر کا عالی مرتب، باعثِ خیر و برکت صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت سراپا شفقت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں پچھا تی تھی۔“ (الرَّوَاحِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ، الكبيرہ

(۸۶، نشووز المرأة، ج ۲، ص ۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

کنگھی کے بال بھی چھپائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہیں ہمارے فیشن ہمیں تباہ نہ کر دیں،
ہماری بے پردگی ہمیں چھنم میں نہ دھکیل دے، مرنے سے پہلے سنجل جانا چاہئے

اور پاک پرور ذگار عز و جل کی بارگاہ میں سچی توہہ کر لینی چاہئے، غیر مردوں سے اپنے بال نہ چھپانے کی وجہ سے بالوں سے لٹکائے جانے کا عذاب آپ نے مُلاکظہ فرمایا، اسلامی بہنوں کو غیر مردوں سے اپنے بال چھپانا بھی ضروری ہے یہاں تک کہ کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو بھی ایسی جگہ پھینکنا منوع ہے جہاں پر اجئی مردوں کی نظر پڑے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 449 پر صدر الشریعہ، بدرا الطریقہ مفتی محمد امجد علی عظمی علیہ رحمة اللہ القوی فرماتے ہیں: ”عورتوں کے لئے لا زم ہے کہ کنگھا کرنے یا سرد ہونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجئی (یعنی غیر مردوں) کی نظر نہ پڑے۔“

ستون کا ہو عطا درد مسلمانوں کو
دُور فیشن کی ہو بھرمار رسول عربی

(وسائل بخشش از امیر اهل سنت دامت برَّاتُهُمُ الْعَالِيَةُ، ص ۳۲۶)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

ناجائز فیشن کرنے والیوں کے عذاب کا مشاهدہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 480

صفحات پر مشتمل کتاب ”بیانات عطاریہ“ حصہ اول کے رسالے ”قبر کا امتحان“ صفحہ ۳۰ پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: سر کار مدینہ، قرار قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”(معراج کی رات) میں نے ایک بد بودا رگڑھا دیکھا جس میں شور و غوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبرائیل امین (علیہ السلام) نے عرض کی: ”یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتی تھیں۔“ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۴۱۵)

مسلمان باز آ جائیں شہا! فیشن پرستی سے

کرم کرو بیٹیں پاہنسخت یا رسول اللہ!

(وسائل بخشش از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۴۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ پیاری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دین اسلام اپنے ماننے والے ہر مرد و زن کو سادگی اپنانے کی ترغیب دیتا اور ناجائز ذرائع سے زینت حاصل کرنے سے منع کرتا ہے۔ سادگی میں عزت و بچت ہے۔ فیشن کی خاطر روز روئے لباس پہننے والیاں، ذرا فیشن تبدیل ہوایا لباس تجوڑا اپرنا ہوایا کہیں سے معمولی سا پہننا تو

پیوند کاری کر کے اُس کو پہنچ میں عار (یعنی عیب) محسوس کرنے والیاں اس روایت کو بار بار پڑھیں:

حضرت سید نابو امام مرد حضیر اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العباد، قرار ہر قلب ناشاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”کیا تم سنتے نہیں؟ کیا تم سنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے۔“ (سنن ابو داود، کتاب الترجل، ص ۶۵۳)

(حدیث ۴۱۶۱)

اس روایت کے تحت حضرت سید ناشخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”زینت کا ترک کرنا اہل ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔“ (أشیعۃ اللفیقات (مُتَرَجَّم)، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۵۷۶)

ولوله سنت محبوب کا دے دے مالک
آہ! فیشن پر مسلمان مرا جاتا ہے
(وسائل بخشش از امیر اهل سنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۲۷)

صلوٰۃ علی الحبیب!
صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

عورتوں کے ناجائز فیشن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریشم، سونا، مہندی، موچھوں کے بال

صاف کروانا، وغیرہ عورت کے لئے جائز ہے۔ ہاں! زینت و فیشن کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو عورتوں کے لئے بھی ممکن ہیں، جیسے انسانی بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا، ابرو کے بال نوچنا، ریتی سے دانت رگڑنا وغیرہ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد 3 حصہ 16، صفحہ 596 پر صدر الشریعہ، بدرو الطریقہ مفتی محمد امجد علی عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف⁽¹⁾ بنانا جائز ہے اور گلاوہ⁽²⁾ میں تو اصلًا حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گوندھنے والی اور گوادوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا مونپنے⁽³⁾ سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الحظر والا باححة، فصل فی النظر، ج ۹، ص ۶۱۵)

(۱).....بالوں میں دھاگا لگا کر نہیں دراز کرنا موباف کہلاتا ہے۔ (2).....کچاسوت جو تگلے پر لگا ہوا ہو اور تگلہ چرخے کی اس آہنی سلاح کو کہتے ہیں جس پر کاتتے وقت پچھی بنتی جاتی ہے۔

(3).....موچنا: یعنی بال اکھاڑنے کا آلہ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَيْبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَيْبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ اسلامی بہنیں جو شرعی خود و قیود کو
بالائے طاق رکھ کر آئے دن فیشن کے نت نئے ڈھنگ اور زیب وزینت کے
نئے رنگ اپنانے میں اس قدر جی جان سے مگن رہتی ہیں کہ فرض پرده تک کو معاذ
اللَّهُ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان کے تصویراتِ بد میں چادر اور چار
دیواری کسی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔ ایسی خواتین کا آئینہ میل آزاد و بنات
مصطفیٰ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نہیں بلکہ گفارِ نابکار کی چال ڈھال اور فرنگی تہذیب
ہوتی ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردگی کی اس بے ہودگی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اس
سے ہر ذی شعور باخبر ہو گا۔

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی الٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی
کا بازار گزموں کرنے والے ذرا غور تو کریں۔ یورپ، امریکہ اور ان سے متأثر
ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی

بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آنکھوں میں دیکھتے ہیں اور اُس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ دیوٹ^(۱) فخر سے اتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پرداہ اور فیشن آئیل عورتوں کے ”منہ کالے“ ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں پچھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر تمہل ٹھہر گیا تو کہاں سرچھپائے گی؟ تمہل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی ہو سکتی ہے۔

چلنے ماانا کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک (بلکہ اب تو دنیا بھر) میں ایسے اسپتال موجود ہیں جو اس قاطِ حمل (یعنی حمل گرانے) کی ”خدمت“ انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماوں کو ”پناہ“ مل جاتی ہے لیکن کیامعاشرے میں انہیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! ماانا کہ رُسو아 ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کئے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچہ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہوس کار باب نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بد کار مان بھی اُسے کچرا گونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی! یہ سب بے غیرتی اور جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور مجاہم کو بے پرداگی سے منع نہ کریں وہ ”دیوٹ“ ہیں۔

(۱)..... جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور مجاہم کو بے پرداگی سے منع نہ کریں وہ ”دیوٹ“ ہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۵) حضرت علام علاء الدین حضنگی خواجہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”دیوٹ“ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی حرم پر غیرت نہ کھائے۔

(ذریمتار، کتاب الحدو، باب التعزیر، ص ۳۱۸)

بے پر دگی کا دُمیٰ انجام ہے۔ نہ جانے قیامت کے دن کیا ہوگا؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدٍ

تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ!
اسْتَغْفِرُ اللَّهِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدٍ

بہار شریعت کا مطالعہ فرمائیے!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے زینت کے شرعی احکام کیا ہیں ان کو جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعقی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 591 تا 597 ملاحظہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ عز و جل! جائز و ناجائز زینت کے بارے میں معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ امیں

بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی!

گُناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی!

(وسائل بخشش از امیر اهلسنست دامت برکاتہم العالیہ، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدٍ

پچھلے صفحات میں قیوٹہ یعنی بے غیرت کے متعلق بیان ہوا، جس

کے متعلق احادیث کریمہ میں بہت ساری وعیدات ہیں اس کے بعد یہاں ایک

غیرت مند شوہر کی حکایت بیان کی جاتی ہے جس نے غیرت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی بیوی کا چہرہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس غیرت کھانے کی وجہ سے اسے عزت بھی نصیب ہوئی، چنانچہ

غیرت مند شوہر

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب ”عُمیُونُ الْحِكَایَاتُ“ حصہ دوم، صفحہ 123 پر امام عبد الرّحمن بن علیؑ جو زی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ”ایک مرتبہ میں ”رے“ (ایران کے دارالخلافہ، موجودہ نام تہران) کے قاضی حضرت سیدنا موسی بن اسحاق علیہ رحمۃ اللہ الرّزاق کی محفل میں تھا۔ قاضی صاحب لوگوں کے مسائل حل کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت ان کے پاس لائی گئی، اس کے سر پرستوں کا دعویٰ تھا کہ اس عورت کے شوہر نے اس کا 500 دینار مهر ادا نہیں کیا۔ جب اس کے شوہر سے پوچھا گیا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: ”مجھ پر مهر کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔“ شوہر کے انکار پر قاضی صاحب نے عورت سے گواہ طلب کئے، گواہ حاضر کئے گئے تو ان میں سے ایک نے کہا: ”میں اس عورت کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اسے پیچان کر گواہی دوں۔“ چنانچہ وہ عورت کی طرف بڑھا اور کہا: ”تم اپنا نقاب

ہٹاؤ تاکہ تمہاری پہچان ہو سکے۔“ یہ دیکھ کر اس کے شوہرنے کہا: ”یہ شخص میری زوجہ کے پاس کیوں آیا ہے؟“ وکیل نے کہا: ”یہ گواہ تمہاری زوجہ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تاکہ پہچان ہو جائے۔“

یہ سن کر غیرت مند شوہر پکارا ٹھہا: ”اس شخص کو روک دو، میں قاضی صاحب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو دعویٰ میری زوجہ نے مجھ پر کیا ہے وہ مجھ پر لازم ہے، میں 500 دینار ادا کرنے کو تیار ہوں، خدارا! میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد پر ظاہر نہ کیا جائے۔“ چنانچہ، گواہ کو روک دیا گیا۔ جب عورت نے اپنے غیرت مند شوہر کا یہ جذبہ دیکھا تو کہا: ”سب گواہ ہو جاؤ! میں نے اپنا مہر معاف کر دیا، میں دنیا و آخرت میں اس کا مطالبہ نہ کروں گی، یہ مہر میرے غیرت مند شوہر کو مبارک ہو۔“ محفل میں موجود تمام لوگ میاں بیوی کے اس فیصلے پر اش اش کر اٹھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا: ”ان دونوں کا یہ معاملہ بہترین اوصاف اور اعلیٰ اخلاق پر دلالت کرتا ہے۔“ (غیونون الحکایات، ص ۲۷۵)

اللَّهُ رَبُّ الْمِرَّاتِ عَزَّوَجَلَّ كَى أَنْ پِرَ رَحْمَتَ هُوَ اُوَرْ أَنَّ كَى صَدَقَهُ
ھماری مفترت ہو، امِین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّوَا عَلَى الْحَسِيبِ!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اس واقعہ میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے۔ کیسا غیرت مند تھا وہ

شخص! کہ اپنے اوپر لازم پانچ سو (500) دینار کا اقرار کر لیا لیکن اس کی غیرت نے یہ گوارانہ کیا کہ میری زوجہ کا پھرہ کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر ہو۔ یہ حیا کا اعلیٰ درجہ ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَّلَ!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ترغیبِ دلائی جاتی ہے کہ غیرِ حرم سے پردہ کیا جائے اور بے پردگی کی خلوت سے خود بھی بچا جائے اور اپنے گھروں والوں کو بھی بچایا جائے۔ اسی عنوان یعنی پردے کے بارے میں احکام سے متعلق شیخ طریقت، امیرِ الہست حضرت علامہ مولیانا ابو بلال محمد الیاس عطا قادری دامت برکاتہم العالیہ کی جامع کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینۃ“ سے حاصل فرمائیں خود بھی پڑھیں اور مسلمانوں کی خیرخواہی کی نیت سے دوسروں کو بھی تخفہ پیش کریں۔

صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى الْحَبِيبِ!

پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینۃ کی مطبوعہ 679

صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 82 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ عظیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: آج کل بعض ملحد (یعنی بے دین) قسم کے دشمنان اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام

نے عورتوں کو پرده میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بد و ش کھڑی ہو جانا چاہئے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گند اور گھناونا فریب اور دھوکا ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوچتا ہو گا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندیو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتاب میں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پرده رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردوے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانایہ قرآن کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں بے پرده رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پرده میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پرده کا حکم دے کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللُّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوامِ ائمَّہ کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے

مسلمان عورتوں کو پردوں میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی
بے عزتی کی ہے؟

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلُوْدُ اَعَلَى الْحَبِيبِ!

کس کس سے پردہ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذیور و جیٹھ، بہنوی اور خالہزاد، ماموں زاد، پچازاد و پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”جیٹھ، ذیور، بہنوی، پھوپھا (پھوپھا)، خالو، پچازاد، ماموں زاد، پھوپھی (پھوپھی) زاد، خالہزاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقسان) نرے (یعنی مطلقاً) بیگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتہ دار) آپس کے میں جوں (اور جان پہچان) کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی (یعنی مطلقاً ناواقف) شخص سے ڈفعۃ (فرو) میں نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور ان (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ لٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جو جک اڑی ہوئی ہوتی ہے)

لہذا جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غیر عورتوں کے پاس جانے

کو منع فرمایا (جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ اس پر) ایک صحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جیٹھ، دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جیٹھ، دیور تو موت ہیں۔“ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا يخلون رجل بامرأة... الخ، ص ۱۳۴، الحدیث ۵۲۳۲، دار المعرفة بیروت۔ فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجَه)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور جیٹھ سے پردہ کرو ان سے ہرگز بے تکلف مت بنو
ورنه سن لو! قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاو گی

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَسِيبِ!

اسْتَغْفِرُ اللَّهِ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَسِيبِ!

عورت کے لئے فون وصول کرنے کا طریقہ

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اگر غیر مردوں کا فون وصول کرنا پڑ جائے تو آواز نرم نہ رکھیں مثلاً نرمی کے ساتھ ”ہیلو ہیلو“ کہنے کے بجائے رُو کھے انداز میں پوچھئے: ”کون؟“ یہاں معاملہ ذرا دشوار ہے کیونکہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنانام و پیغام بیان کرے

اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھئے، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا خواستہ باخیا اور با عمل اسلامی بہان کے پھنسنے ہوئے رُوکھے اندازِ گفتگو کا رُرا منائے، اور شرعی مسائل سے ناواقف ہونے کے سبب مُنه پَھٹ ہوتا ”پچھے“ بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامحرم عورتوں سے ضرورتًا فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لجھ پر عورتوں نے مَعَاذَ اللَّهِ اس طرح کی بتائیں سنادی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے! بہر حال عافیٰت اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ”آنسرنگ مشین“^(۱) (Answering machine) لگادی جائے اور اس میں مرد کی آواز میں یہ جملہ بھر دیا جائے: ”پیغام ریکارڈ (Record) کرواد تجھے۔“ بعد میں مردوں کے ریکارڈ ٹھہر دیا گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ اسی طرح نامحرم پیر صاحب سے لب و لجھ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آوازِ لوح دار و نرم اور انداز بے تکلفانہ نہ ہو۔

امَّهَاٌ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كَمُتَّعِلِّقٍ بِهِ ۖ ۲۲ سُورَةٌ
الْأَحْزَاب آیت نمبر 32 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

لِيَنْسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ گَاهِي مِنْ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویا تم
النِّسَاءَ إِنَّ اثْقِيَّنَ فَلَا تَحْصُنَ اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ

(۱)..... ایسی مشین جو کسی کی غیر موجودگی میں ٹیلیفون کا ل ریکارڈ کرتی ہے۔

بِالْقَوْلِ فَيُطْمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
 سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ
مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَعْزُوفًا
 دل کا روگی کچھ لایج کرے ہاں اچھی
 بات کہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲)

ساپکھہ روایات سے پتا چلا کہ عورت گھر میں یا باہر سرتاپا پر دہ رہے، گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنے غیر محروم رشتہ داروں سے پردہ لازم ہے، اسی طرح ضرورتاً گھر سے باہر نکلتے وقت بھی پردے کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے لہذا

گھر سے نکلتے وقت کی احتیاط

شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدد نی بر قع اور ڈھنے، دستانے اور جراہیں پہنے۔
 مگر دستانوں اور جراہوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جملکے، جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی مکھد وغیرہ، یونچ کی طرف سے بھی اس طرح بر قع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ بر نگ کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے، واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گلے کے گلے کے نیچے تک جسم کا کوئی بھی حصہ مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلایا پیٹ یا پینڈلی وغیرہ اجتنی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازت شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلاء ہے جس سے بدن کی رنگت جملکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی

شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یادو پنا اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی
بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولی نعمت،
عظمیمُ البرَّکت، عظیمُ المرَّبَّت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین
ومُلَّت، حامیِ سنت، ماحیٰ بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت،
باعیث خیر و برَّکت حضرت علامہ مولینا شاہ امامِ احمد رضا خان
علَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”جو شخص لباس (یعنی لباس کی بناؤ) و طریقہ پوشش
(یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن
چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں
تو (یہاں) خاص تحریم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، کسی کے سامنے ہونا سخت
 Haram قطعی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجَه)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

مری جس قدر ہیں بہنیں، سمجھی مدنی رُقع پہنیں
ہو کرم شہ زمانہ مدنی مدینے والے!

(وسائل بخشش از امیر اہلسنت دامت برَّکاتُهُمُ الْعَالِیَّه، ص ۲۸۸)

صلوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدٌ

بے پردگی سبب غضبِ الہی

مُفَرِّقُ قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الْأَفَاضِل حضرت علامہ مولانا
حافظ سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی پارہ ۱۸ سورۃُ النُّور

آیت نمبر 31 کے تحت ”تفسیر خزانہ العرفان“ میں جہاں جہن (۱) کی ممانعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَذَمْ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازت شرعاً غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پرِدگی کیسی مُوجِّہ عَصْبَ الْهِ ہوگی، پر دے کی طرف سے بے پروائی، بتاہی کا سبب ہے (اللَّهُ عَزَّ وَجَّلَ کی پناہ)۔“

صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ!

پرده کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس بیان میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سراپائے عفت و عصمت، جگرگوشہ مصطفیٰ جان رحمت، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضیٰ اللہ تَعَالَیٰ عنہا کا کیسامند نبی پرده تھا، زندگی بھر پرده، کفن و دفن میں بھی پرده، جنازہ بھی رات کے اندر ہیرے میں پڑھنے کی وصیت فرمائی تاکہ غیر محروم کی نظر نہ پڑے لہذا اس مالکہ بُخت، صاحبہِ رِداء عفت و عصمت کو اللَّهُ ربُّ العِزَّت عَزَّ وَجَّلَ بروز قیامت اتنی عَزَّت عطا فرمائے گا کہ جب آپ رضیٰ اللہ تَعَالَیٰ عنہا پل صراط پر تشریف لا میں گی تو تمام اہلِ محشر کو حکم ہوگا: سر جھکا لو! حضرتِ محمد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ

(۱)..... عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور جواندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اندر پڑے ہوئے دنوں کی وجہ سے جہن جہن کرتا ہے۔

شان خاتون بنت
خاتون بنت کبیر کا نہاد

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ بِيُ فَاطِمَه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا آرَهِي ہیں۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَسِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پر دے کی یہت زیادہ اہمیت ہے،
پر دہ مسلمان عورت کی زمینت ہے، اُس کی عفَّت و پاکدامنی کی علامت ہے، شرم
و حیا کا نشان ہے، با پر دہ اسلامی بہن اللہ رسول عزوجل و صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حکم مانے والی ہے جبکہ بے پر دگی غضبِ الہی کی موجب اور مسلمانوں کی
تبادی و بر بادی، تجزی لی و پستی اور دُنیا و آخرت کی ذلت کا سبب ہے۔ تمام اسلامی
بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل اور خواتین اسلام کو
آئندہ میں بنانے میں ہی بہتری اور دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ غیر شرعی زینتوں اور
فیشوں سے جان چھڑایئے، شرعی پر دے کی پابندی کیجئے اور اس پر استقامت
پانے کیلئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و عوت اسلامی کے زیر
اہتمام ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! عَوْت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی
خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فتحی و عرب یانی سے سرشار معاشرہ میں
پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دلzel سے نکل کر امہاٹ
امُؤمنین اور شہزادی کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں، جو

بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دوپتا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مغلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کربلا والی عفت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہوں کی شرم و حیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مدنی بُر قع ان کے لباس کا جُزو لا یُنفك (یعنی جدانہ ہونے والا حصہ) بن گیا اور انہوں نے اس مدنی مقصد کو اپنا لیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

ان شاء اللہ زوجلَ، مدنی قافلوں کی برکت سے بعض اوقات رب کائنات زَوْجَلَ کی عنایات سے ایمان افروز گریتمات کا بھی ظہور ہوا مشاً مریضوں کو شفای، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی وغیرہ۔ ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 182 پر شیخ طریقت، امیرِ الہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتُہمُ العالیہ نقل فرماتے ہیں:

میں فیشن ایبل تھی!

اسلامی بہنو! ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمویت کے جو اسباب بیان کئے وہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لب باب ہے کہ میں نت نئے فیشن کے کپڑے پہنا کرتی اور

بے پردہ ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں سٹوں بھرا اجتماع کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخوبی اجازت دی، آخر اجتماع کا دن بھی آگیا، میں خود بھی اس اجتماع میں شریک ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، حُسْنِ اخلاق اور مذہنی کام کرنے کا انداز بہت پسند آیا بالخصوص رقتِ انگیز دُعا سے میں بہت مُتأثِّر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔ یوں اس اجتماع کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور میں مذہنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ فیشن ٹرک کر کے میں نے بھی سادگی اپنائی اور اب ذیلی سطح کی ذمے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مذہنی کام کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشش ہوں، **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ**! مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک کیسٹ بیان روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر آدا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیارا مذہنی ماحول عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مذہنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُو ہے بہت کام کا مذہنی ماحول تمہیں سٹوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مذہنی ماحول (وسائلِ بخشش از امیر اہلسنت دامت برَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّةُ، ص ۶۰۳)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْحَسِيبِ!

کر سچین کا قبول اسلام

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ
ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک T.V. بھی رکھا
ہوا تھا جس پر کارگر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رمضان المبارک
۱۴۲۹ھ (2008ء) میں جب دعوتِ اسلامی کامڈنی چینل شروع
ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ مَدَنی چینل
دیکھنے لگے۔ ان کا ریگروں میں ایک کر سچین نوجوان بھی شامل تھا وہ
بھی مَدَنی چینل کے پُرسوز سلساؤں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔
الحمدُ لله عَزَّ وَجَلَ صرف تین دن کے بعد وہ کہنے لگا کہ میں امیر
اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی سادگی سے بہت مُتأثِّر ہوا ہوں اور کلمہ
پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

مدْنی چینل کی مُہم ہے نفس و شیطان کے خلاف

جو بھی دیکھے گا کریگا ان شاء اللہ غَرِيْبِ اعتراف

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیان نمبر 9

خاتونِ جنت کے فاقہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون جنت کے فاقہ

دُرُود شریف کی فضیلت

صحابیٰ رسول حضرت سید ناجا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی حضرت سید ناصرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکار عالیٰ وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گھر بار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! بارگاہِ ربِّ لَمْ يَزَلَ مِنْ سَبَبِ اَپْجَاهِ عَمَلِ كُونِ سَاہِ؟ تو محبوب خدا، سرور انبياء، شاہ وہرو سرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سچ بولنا اور امامت ادا کرنا۔“ (راویٰ حدیث حضرت سید ناصرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مزید کچھ ارشاد فرمائیے! فرمایا: ”کثرت ذگر اور محظ پر دُرود پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (یعنی غربت) کو دُور کرتا ہے۔“ (القول البیدیع، الباب

الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول الله، ص ۱۳۵)

تم پڑھو صاحبِ لا لاک پر کثرت سے دُرود

ہے عجب درد نہیاں^(۱) اور آماں^(۲) کا تعویذ

(کافی کی نعت از مولانا کفايت علی کافی علیہ رحمۃ اللہ الشافی)

(۱) پوشیدہ، پچھا ہو اور د۔ (۲) حفاظت

خاتونِ جنت کا عالمِ غربت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہُ المدینہ کی مطبوعہ 680

صفحات پر مشتمل کتابِ مُسْطَاب "مُكَافِفَةُ الْقُلُوبَ" صفحہ 265 پر حجۃُ
الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی نقل فرماتے ہیں:
محبوب شاہ گوئین حضرت سیدنا عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ دل و جان سے پیارے، بے کسوں کے سہارے، دو عالم کے راج دلارے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بہت حُسْنٌ ظُنُن رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمران (رضی اللہ تعالیٰ علیہ
عنہ)! میرے نزدیک تمہارا ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ
تعالیٰ عنہا) کی عیادت کو چلو گے؟ میں نے عرض کی: "فِدَاكَ أُمِّيْ وَأَبِيْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لِيَعْنِي يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! کیوں نہیں؟ ضرور چلوں گا۔"

حضرت سیدنا عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر
میں محبوب ربِ العِزَّت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی معیت میں (م۔ع۔ی۔ست
یعنی ساتھ) خاتونِ جنت، شہزادی اسلام حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کے در انور پر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

دروازے پر دستک دی اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب

فرمائی۔ شہزادیِ مصطفیٰ حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہبَرَاء رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا نے

تشریف آوری کے لئے عرض کی، تو آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ پوچھا: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ!

وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”عمران۔“ پیکر شرم و کیا حضرت سید شنا فاطمۃ الرَّہبَرَاء رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا نے فرمایا:

رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا عِرْضَ کرْنَے لَگَیْں: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ! رَبِّ

ذُو الْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس پردے کے لئے صرف ایک چادر ہے۔

آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا: تم

ایسے ایسے پرداہ کرو۔ عرض کی: اس طرح میرا جسم توڑھک جاتا ہے مگر سرنہیں

چھپتا۔ آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ نے ان کی طرف اپنی مبارک چادر بڑھا

دی اور فرمایا: اس سے سرڈھانپ لو۔ پھر آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ گھر میں

داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی! کیسی ہو؟ تو شہزادیِ اسلام، مالکہ

دارِ السلام حضرت سید شنا فاطمہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهَا نے اپنی غُربت اور بیماری کی

حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اے حبیب خدا صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَالَّهِ وَسَلَّمَ!

میں دوہری تکلیف میں مبتلا ہوں، ایک تو بیماری کی تکلیف اور دوسرا بھوک کی

تکلیف! اور میرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں۔ یہ سن

کرد و عالم کے مالک و مختار، دُنیا و آخرت کے شاہ و تاجدار، اُمّت کے غم گسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اشک بار ہو گئے اور اپنے اختیاری فاقوں کی خبر اور رسولی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یعنی! گھبراو نہیں، رب (عز و جل) کی قسم! میں نے ۳ دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ بارگاہ رب العزت میں میرا تم سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے۔

کون و مکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر
 فاقہ سے ہیں شاہ و عالم، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 سر و رُد و جہاں^(۱) یعنی اُس و جاں^(۲)، والی گوژرو جہاں^(۳) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 علیہ وآلہ وسلم نے خاتونِ بخت حضرت سیدنا فاطمۃ الرضا عزیزی اللہ تعالیٰ عنہا کے
 کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید محبتوں، شفقوں اور بشارتوں سے نوازتے ہوئے
 ارشاد فرمایا: ”خوش ہو جاؤ کہ تم جتنی عورتوں کی سردار ہو اور تم بخت کے ایسے
 محلات میں رہو گی، جن میں کوئی عیب ہو گا نہ دکھ اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ پھر فرمایا:
 ”اپنے چیازاد کے ساتھ خوش رہو^(۴)، میں نے دُنیا و آخرت کے سردار کے ساتھ

(۱) یعنی دونوں جہاں کے سردار (۲) یعنی انسان و جنات کے نبی (۳) یعنی نہبر کوژرو جنوں کے مالک (۴) یعنی حضرت علیٰ المتقی فاطمۃ الرضا علیہ السلام۔ اہل عرب باب کے چیاز دکوبھی چیازاد کہہ دیتے ہیں۔ علمیہ

تمہارا ذکر کیا ہے۔“ (مکاشفۃ القلوب، باب فی فضل الفقراء، ص ۱۸۰)

اللَّهُ رَبُّ الْمَرْءَاتِ عَزَّ وَجَلَّ كَمْ أَنْ پَرَ رَحْمَتُ هُوَ وَأَنْ كَمْ صَدَقَ

ھماری مفترت ہو، امین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مقامِ مریم و حوا بھی ہے بجا لیکن تیرا مقام ہے تیرا مقام یا زہراء!

ہر اک سانس سے آتی تھی مصطفیٰ کی مہک تیری حیات پر لاکھوں سلام یا زہراء!

صلوٰۃ علی الحبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”ناطمه“ کے ۵ حروف کی نسبت سے اس واقعہ سے حاصل ہونے والے ۵ مذکور یہوں

﴿۱﴾ حبیب خدا اور اہل بیت مصطفیٰ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَرَضَیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُمْ) اصحابِ عِقْدَت وَ عَظِيمَت (یعنی پاک و امنی و بُرگی والے)، شرم و حیا کے پیکر
اور ہر حال میں اس دولت بے مثال سے مالا مال مُقدَّس ہستیاں ہیں بالخصوص
والدہ حَسَنَیْن وَ اُمِّ کلثوم وَ رُقیَّہ حضرت سیدِ مُحَمَّدؑ ہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو
انہماً فی درجہ باپروہ و باخیا ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بنازہ بھی پر دے میں
اٹھایا گیا یہاں تک کہ روایت میں آتا ہے کہ بروز قیامت بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
عَنْہَا کے شرم و حیا کا مکمل لحاظ رکھتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی آمد پر تمام
اہلِ محشر کو ٹکا ہیں جھکا نے کا حکم دیا جائے گا۔ (الْجَامِعُ الصَّفِيرُ مَعَ فَيْضٍ

الْقَدِيرُ، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا

حیا سے ان کی انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صلوٰا علی الْحَبِّیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(2) شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکار نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک عمل سے ثابت ہے۔

(3) اس نورانی واقعہ سے یہ بھی پتا چلا کہ شاہ ابرار، دو عالم کے تاجدار، باذن پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مالک و مختار ہیں۔ تکلیفوں اور فاقوں بھری زندگی بسر کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا محض اختیاری عمل تھا نہ کہ اضطراری (یعنی مجبوری و بے بُسی نہیں)، تبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں (اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سے) مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلانے مگر میں نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔“ اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالا مال اور پیکرِ صبر و رضا تھا۔

کُل جہاں ملک اور بُو کی روئی غذا

اُس شہلم کی قناعت پے لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح سلام رضا:

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلِیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جیانوں کے مالک ہیں مگر قناعت کا یہ

عَالَمْ كَبِيرٌ چھے ہو کے آئے کی روٹی تناول فرماتے۔ اللہ! اللہ! اس پیٹ کے صبر کا یہ عالم!

اس صابر پیٹ پر لاکھوں سلام کا تناول ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدَ

﴿4﴾ غربت اور فقر و فاقہ میں صبر کرنا اور اس کی تلقین کرنا سفت مصطفیٰ ہے، جیسا کہ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ راحٰتُ العاشِقِينَ، أَنِيْسُ الْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينَ، جناب رَحْمَةُ الْعَلَمِيْنَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی اور چیتی بیٹی حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غربت کی آزمائش میں صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صبر کئے ہوئے تھے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پر پھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیر اهلسنست دامت برَّاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ، ص ۳۰۶)

﴿5﴾ غربت اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَ کی نعمت، نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چاہت، بہت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ ہے، اسی وجہ سے اللہ والوں نے غربت کو پسند فرمایا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدَ

کاشانہ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 85

صفحات پر مشتمل کتاب ”دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی“، صفحہ 42 پر ہے: ایک دن حضور نبی پاک، صاحبِ لواک، سیارِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سید تھنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”میرے دونوں بیٹیے (یعنی حضراتِ حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُمَا) کہاں ہیں؟“، حضرت سید تھنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا نے عرض کی: ”آج جب ہم نے صحیح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی تو حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ ”میں ان دونوں کو کہیں لے جاتا ہوں، مجھے ڈر ہے کہ یہ تھارے پاس (بھوک کی وجہ سے) روئیں گے اور تھارے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہیں۔“ پس وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔

تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ادھر تشریف لے گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں پہنچ تودیکھا کہ دونوں شہزادے حوض میں کھیل رہے ہیں اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے علی! کیا میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟“، حضرت سید ناعلیٰ المرتضی گرَّمَ اللہُ تَعَالَیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے

عرض کی: ”یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آج جب ہم نے صحیح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا، اگر آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تھوڑی دیر بیٹھ جائیں تو میں حضرت فاطمہ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کے لئے یہ بچی ہوئی کھجور میں پھین لوں۔“ پس حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرمادی اور حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بچی ہوئی کھجور میں اکٹھی کر کے ایک کپڑے میں جمع کیں پھر چل دیئے، ایک شہزادے کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اور دوسرا کو حضرت سیدنا علی المرتضیؑ کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے الکریمؑ تک کہ ان کو گھر پہنچا دیا۔ (المُفَجَّمُ الْكَبِيرُ، اسماء بنت

عمیس عن فاطمة، ج ۹، ص ۳۷۶، حدیث ۱۸۴۷۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی کی لاڈی، آقا کی شہزادی حضرت سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا نے اپنی طاہری زندگی کس قدر رفاقت مسٹی میں اور اس کٹھن دوڑ کو کتنے صبر و شکر کے ساتھ گزارا، پوری تاریخ اسلام شاہد ہے کہ غربت و فاقہ بلکہ کسی بھی مشکل کے بارے میں شکوہ و شکایت کے لئے آپ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا کے لب نہ کھلے، آپ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْہَا بارگاہِ نبوّت کے زیر سایہ پلیں بڑھیں، جہاں سے انہوں نے تربیت پائی تھی کہ فقر، غنا (یعنی دولت

مندی) سے افضل ہے۔ اس بارگاہ عالیہ کی تعلیمات میں سے ہے کہ صادر غریب کو روزِ قیامت اُمر اپر فضیلت حاصل ہو گی جیسا کہ

جنت پانے میں سبقت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہُ المدینہ کی مطبوعہ 743

صفحات پر مشتمل کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“، صفحہ 672 پر حافظُ المشرق والمغارب حضرت سیدنا شیخ ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن دمیاطی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِی فُقْرَا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

فِي ضيابِ فِي ضيابِ مصطفى حضرت سيدنا ابو هریرہ رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ أَنِيْسُ الْغَرِيْبِيْنَ، سِرَاجُ السَّالِكِيْنَ، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کافرمانِ لتشین ہے: ”يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُمائَةُ عَامٍ“ یعنی مسلمان فقراء اغنیاء سے آওهادن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (آওهادن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔ (سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين

يدخلون... الخ، ص ۵۶۲، حدیث ۲۳۵۴)

شارح مشکلاۃ، حکیمُ الامَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِيْ

”مراۃ المنجح“، جلد 7، صفحہ 67 پر اس حدیث پاک کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”یہ اُن فقر کی شان دکھانے کے لئے ہوگا کہ امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔“ (مِرْأَةُ الْمَنَاجِيْح، کتاب الرلاق، باب فضل الفقراء، ج ۷، ص ۶۷)

عذاب قبر و محشر سے بچا لو نارِ دوزخ سے
خدار اساتھ لے کے جاؤ جنت یا رَسُولُ اللَّهِ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت برَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ، ص ۱۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غُربت پر صبر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سب فضائل اُس غریب مسلمان کے لئے ہیں جو اپنی غربت پر صبور کرے۔ ہر وقت جمعِ مال کے چکر میں پڑے رہئے، امیروں اور اُن کی نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر دل جلانے یا حسد کی آفت میں مبتلا ہونے والا جو مغلس و نادار اپنی غربت پر صابر نہیں وہ یا ان کروہ انعام کا مستحق نہیں اور اگر بد قسمتی سے بے صبری میں مزید آگے بڑھ گیا تو پھر ذلت و رسولی مُقدَّر بن سکتی ہے۔ پس ناداروں اور مُصیبَت کے ماروں کو بھی اللَّهُ قَدِيرٌ عَزَّوَ جَلَّ کی نُخْفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے ان آئُنوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گلہ شکوہ، غیر شرعی ہے صبری و غربت و مُصیبَت کو حرام ذرائع سے ختم کرنے کی

کو ششیں آخرت میں تباہی و بر بادی کا سبب بن جائیں محتاجی ایک مرض ہے جو اس میں مُبتلا ہوا اور صبر کیا وہ اس کا اجر و ثواب پائے گا اور غریب لوگ امیروں سے پہلے جنت میں جائیں گے چنانچہ نبی پاک، صاحبِ لواک صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے کہ فقراء امیروں سے ۵۰۰ سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء ان فقراء.....الغ، ص ۵۶۲، الحدیث: ۲۳۵۳)

رہیں سب شادگھروں لے شہا! تھوڑی اسی روزی پر
عطایا ہو دو ولیٰ صبر و قناعت یا رسول اللہ!

(وسائل بخشش از امیر اهل سنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۸۶)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

اہل بیت کے تین روزے

دعوتِ اسلامی کے اشاعیٰ ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۵۴۸ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ ۱۴۴۲ پر منقول ہے: حضرات حَسَنَینَ کریمَینَ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِینَ حضرت مولاۓ کائنات، علیٰ الْمُرْتَضَیٰ شیر خدا کرَمَ اللہُ تَعَالَیٰ وجہَهُ الْکَرِيمُ و حضرت سید شَابِیٰ بی فاطمہ اور خادِمہ حضرت سید شَافِیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُمَا کی صحبت یابی کے لیے تین

شان خاتون بنت کفافہ

۳۶۱

روزوں کی مفت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شفا
عطافرمائی، چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرت مولیٰ علی گرما اللہ تعالیٰ
وجہہُ التکریم تین صاع جو لائے، ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160
گرام کم) تینوں دن پکایا، جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے
سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین، ایک دن میتیم اور ایک دن قیدی
دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان
سائکلوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے الگا روزہ رکھ لیا۔

(تفسیر خزائن العِرْفَان، پ ۲۹، الدهر: تحت الآیہ: ۸، ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

اللّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَىْ أَنْ پِرَ رَحْمَتُ هُوَ وَأَنْ كَےْ صَدَقَ
هماری مغفرت ہو۔ امِین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

صَلَّى اللّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائیں غیوب،
مُنْزَهٗ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس
ایمان افروز ایشارہ کو پارہ 29 سورۃ الدّہر آیت نمبر 8، 9 میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

شان خاتون بنت کفافہ ۳۶۲ خاتون جنت کے نام

وَيُطْعِمُونَ الظَّعَامَ عَلَى حُجَّهِ مُسْكِينًا

ترجمہ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں
أَسْ كَيْ مَحَبَّتْ پِر مُسْكِينُونَ اور میتم اور اسیر

(یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں
لَوْجَهِ اللَّهِ لَا تُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا

خاص اللَّهِ كے لیے کھانا دیتے ہیں، تم
شُكُورًا①

(پ ۲۹، الدهر: ۸، ۹)

سُبْحَنَ اللَّهِ! اس ایمان افروز حکایت میں اہل بیت اطہار رضی
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے جذبہ ایشار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صرف پانی
پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں
ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب سمو سے، میٹھے میٹھے پھل، گرم بریانی اور نہ جانے کیا
کیا چاہئے! اس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایشارا نہیں کا حصہ تھا۔

ایشار کی فضیلت میں خود مذینے کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمان مغفرت نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر
اس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، قَوَّالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَسَے بخش

دیتا ہے۔ (کَنْزُ الْفَعَالِ، کتاب الموعظ والرقائق والخطب والحكم، الباب الاول في

الموعظ والترغيبات، ج ۱۵، ص ۳۳۲، الحدیث ۴۳۱۰۵)

صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَی مُحَمَّدٍ

فقہ کشی فاطمہ اور دعائے مصطفیٰ

حضرت سید ناعمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت سید شنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی میٹ کا حال ملاحظہ فرمایا کہ شدت بھوک کی وجہ سے چہرے سے خون نہ کام اور رنگ زرد پڑ چکا ہے، صحیب خدا، شاہ ہر دوسری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قریب بلایا اور اپنا دست پر انوار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سینے پر رکھ کر بارگاہ الہی میں عرض کی: **”اللَّهُمَّ مُشَبِّعُ الْجَاعَةِ وَرَافِعُ الْوَضِيْعَةِ إِرْفَعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ“** ترجمہ: اے بھوکوں کو سیر کرنے والے اور پستوں کو بلند کرنے والے پروردگار! فاطمہ بنت محمد سے بھوک کی شدت اٹھا لے۔

حضرت سید ناعمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: دعائے مصطفیٰ کے بعد میں نے ملاحظہ کیا کہ حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے کی زردی پر خون غالب آگیا اور پھر کسی موقع پر جب حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات ہوئی تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ اس واقعہ کے بعد مجھے (شدید) بھوک نہ لگی۔ **(ذلائل النبوة للبیهقی، باب ما جاء فی**

دعائے لابنته فاطمة... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸، ملخصاً

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ڈھن بن کے نکلی دعائے محمد

(حدائقِ بخشش از امام اهلست علیہ رحمۃ رب العزّت)

شرح کلام رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا نے جب عزّت و شان سے قدم
آگے بڑھایا تو قبوریت نے جھک کر تعظیم دے کر اس کو اپنے گلے لگایا اور مجتبی الدّعوّات کی
بارگاہ سے قبوریت کا شاہانہ تاج دلوایا۔

صلوٰۃ علی الحبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس ہستی کی دعا میں اس قدر پُرا اثر اور
مقامِ قبوریت پانے میں جلد تر ہوں انہیں کس چیز کی کمی؟ لیکن دُنیا وی و ظاہری
زندگی میں جو پسند کیا وہ یہی کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے دو جہاں کی نعمتیں اپنے ہاتھ
میں دے دی ہیں لیکن گزار اس طرح کیا جائے کہ تاقیامت آنے والی امت کے
لئے صبر و بھوک کی سنت قائم ہو جائے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد
و دین و ملت علیہ رحمۃ رب العزّت ”حدائقِ بخشش شریف“ میں شہنشاہ کائنات کی
ملکیت و اختیاری فقر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مالک کو نین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
(حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رَبِّ الْعَزَّةِ)

شرح کلام رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کے مالک و مختار ہیں مگر اپنے
پاس کچھ نہیں رکھتے۔ دونوں جہاں (ذیانِ عظیٰ) کی تمام نعمتیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی وَآلِہ
وَسَلَّمَ کے تصرُف میں ہیں مگر ہاتھ خالی ہیں۔

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ!

وسوسمہ: یہ پشم دید واقعہ بیان کرنے والے صحابی رسول حضرت سیدنا
عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاتون بخت، پیغمبر عَفَّت و عصمت رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے لئے نامحرم ہیں، پھر پردے کا لحاظ کیوں نہ رکھا گیا؟

جواب وسوسمہ: حضرت سیدنا ابو بکر احمد بن حسین بیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی
نے اختتامِ روایت پر اس وسوسمے کی کاٹ کرتے ہوئے صراحت فرمائی ہے کہ یہ
واقعہ آیت پرده نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ (دلائل النبوة لابنہقی، باب
ما جاء في دعائے لابنته فاطمة... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸) ورنہ حضرت سیدنا فاطمہ،
زہرا، طبیبہ، طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توبہ پرده اور پیغمبر شرم و کیا تھیں، پردے کے

شرعی حکم کے نُزول کے بعد غیر مردوں سے گفتگو اور بے پر دگی سے کوسوں دُور رہیں، ان کی پرده داری اور حیاداری ضرب المثل^(۱) بن گئی، پرده اور رِداء حیا کا اتنا خیال کہ بوقتِ قرب وفات اپنے کفن کو بھی با پرده رکھنے کی وصیت فرمائی۔ سیرتِ فاطمہ کا یہ لائق تقلید پہلو (یعنی گوشہ) اسلامی بہنوں کی توجہ چاہتا ہے۔ فون پر غیر مردوں سے گفتگو، نامحمر مous سے انٹرنیٹ پر چینگ اور چادر و چار دیواری کو عبور کرنے والیاں غور کریں اور سن لیں کہ اگر دُنیا میں عَزَّت و وقار اور آخرت میں سُرخ روئی مطلوب ہو تو پرده و رِداء حیا کا یہت خیال رکھئے ورنہ لوگ خواہ آپ کو محترمہ کہتے رہیں دُنیا و آخرت میں آپ نامحترمہ ہی ہوں گی۔

یہ شرح آیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم
دل و نظر کی تباہی ہے قرب نامحمر
خیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا
بیہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم
یہ معصیت کے ممتاز ہیں شرم و غیرت کے
یہ سیمگاہیں کہ مُثُل ہیں شرم و غیرت کے
یہ نیم باز سا مُرُقع یہ دیدہ زَیبِ نقاب
جھلک رہا ہے جھلا جھل قیص کا راشم
ند کیچہ رشک سے تہذیب کی گماش کو
کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
وہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل
جهاں ہیں عاریشہ و فاطمہ کے نقش قدم
ترے فسانے کا موضوع عصمت مریم
تری حیات ہے کردار رابعہ بصری

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ!
صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ!

(۱)کہاوت یعنی ایسا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو۔

تین دن کا فاقہ

خادم بارگاہ رسالت حضرت سید ناصر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ عز و جل کے حبیب، بیمار لوگوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مخدومہ کائنات حضرت سید شنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، تو حضرت سید شنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے فاقہ کا عالم بیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے پیٹ پر تین پتھر باندھ رکھے ہیں اور ہر پتھر ایک دن کی بھوک کی وجہ سے باندھا ہے۔ جواب میں مالک کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بطن اندرس پر چار پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ (بریقۃ مُحْمُدیۃ، جزء ۴، ص ۶۵، المکتبۃ الشاملۃ)

مالکِ دین و دُنیا ہو کر دونوں جہاں کے سرور ہو کر
 فاتح سے ہیں شاہِ دو عالم ﷺ
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى الْحَبِيبِ!
 پیاری پیاری اسلامی بھنو! شکم سیر رہنا اور کھانے کی لذت توں سے
 لطف اندوز ہوتے رہناست قت نہیں بلکہ سنت بھوک اور فاتح میں ہے اگرچہ
 پیٹ بھر کر کھانا مباح یعنی جائز ہے مگر ”پیٹ کا قفل مدینہ“ لگاتے ہوئے یعنی
 اپنے پیٹ کو حرام اور شبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم

کھانے میں دین و دنیا کے بے شمار فوائد ہیں۔ کھانا نمیسٹرنہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکار ہنا کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوجود ہو دفقط رضاۓ الہی کی خاطر بھوک برداشت کرنا حقیقت میں کمال ہے اور کثیر فوائد و فضائل کا موجب ہے جیسا کہ

بھوک کے 10 فوائد

(۱) دل کی صفائی۔ (۲) رِقْتِ قلبی۔ (۳) عاجزی و اکساری۔ (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد۔ (۵) گناہوں کی رغبت میں کمی۔ (۶) نیند میں کمی۔ (۷) عِبادت میں آسانی۔ (۸) تندُّرستی۔ (۹) تھوڑی روزی میں کِفایت۔ (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔ (اخیاء علَفُومُ الدَّيْن، کتاب کسر الشهوتين، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۵ تا ۱۱۰، ملخصاً)

بھوک کا صله

حُجَّةُ الْإِسْلَام حَضْرَتْ سَيِّدُ نَامَامْ مُحَمَّدْ بْنُ مُحَمَّدْ غَزَالِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي
فرماتے ہیں: بُرُّ رَگَانِ دِينِ رَحْمَةِ اللَّهِ الْمُبِينِ فرماتے ہیں: «الْجُوعُ رَأْسُ مَا لَنَا يُعْنِي
بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔» اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت، سلامتی،
عبادت، حلاوت اور علم نافع حاصل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے بھوک اور
اس پر صبر کرنے کے سبب حاصل ہوتا ہے۔ (منہاجُ الْعَابِدِیْن، تقوی الاعضاء

الخمسة، فصل في رعاية الأعضاء الاربعة العين... الخ، ص ۲۲۹)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذوالجلال!
از طفیلِ مصطفے! کر بھوک سے مجھ کو نہال!

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جنت و دوزخ کے دروازے

حضرت سید نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: پیٹ اور شرمنگاہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی اصل پیٹ بھر کر کھانا ہے اور عاجزی و انگساری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی جڑ (یعنی بنیاد) بھوک ہے۔ اپنے اوپر جہنم کا دروازہ بند کرنے والا بقیناً اپنے لئے جنت کا دروازہ کھولتا ہے کیونکہ ان دونوں معاملات کے اندر ایک دوسرے میں مشرق و مغرب کی طرح فرق ہے، لہذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذریعے عاجزی اپنا کر جنت کے قریب ہوا وہ جہنم سے دور ہوا اور جوڑ کر کھانے کے ذریعے پیٹ اور شرمنگاہ کی آفتوں میں مبتلا ہوا وہ جہنم سے قریب ہو کر جنت سے دور جا پڑا)۔ (احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشهوتين، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۶)

دور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی
کاش! صورت ہو، خلد پانے کی

بدن کی اصلاح

امیر المؤمنین حضرت سید ناصر فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں میانہ رُوی لازم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔

(کنز الفعَال، کتاب المعيشة، محظوظ الرأکل، ج ۱۵، ص ۱۸۳، حدیث ۶۱۷۰)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّوا عَلَى الْخَيْبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان روایات و واقعات سے ہمیں یہ علم حاصل ہوا کہ شہنشاہ نبوٰت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور خاندان نبوٰت عَلَيْهِ الرِّضْوَان نے اپنی ظاہری زندگی کا بیشتر حصہ فاقہ کے عالم میں گزارا۔ تاجدار کائنات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد فقر و فاقہ اور صبر و شکیبائی کے کثیر موقع حضرت سید مثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات مبارکہ میں آئے، یہت کم آدمی، کھانے کی تیگی اور گھر کے کام کا ج کی زیادتی کمٹھن امور ہیں جن کو بغیر کسی شکوہ و شکایت کے صبر و شکر سے گزارنا سیرت فاطمہ کا ایک لائق تقیید اور قابل صد تحسین پہلو ہے۔ یاد رکھئے! مشکل لمحات میں داویا اور شور چنانے بے سود ثابت ہوتا بلکہ بے صبری کی بنا پر اجر و ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے، اندھیری رات میں

ڈرنے اور بلبلانے والوں کے لئے سورج جلدی طلوع نہیں ہو جاتا ہاں! اب صر سے روشن صح کا انتظار کرنے والوں کی نیند ضائع ہوتی ہے نہ جان جو کھوں میں پڑتی ہے بتقا ضائے بُشَرِيَّتِ جب حضرت سید ثنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دُمیا وی مشکلات و مصائب سے کبیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ دل) ہوئیں تو رسول کریم، رُوفت رحیم علیہ افضل الصّلوٰۃ وَالْتَسْلیم نے ان کی توجہ جتنی انعامات و کرامات کی طرف دلا دی یعنی رات کو صح کا انتظار کرنے کا حلم ارشاد فرمایا۔ اس نفیاتی اصول کو اگر ہر غمزدہ مسلمان اپنے اوپر لا گو کر لے تو بعید نہیں کہ دلبرد اشتگی اور غمزدگی اپنی راہ لے اور راحت و سکون کا بسیرا ہو جائے۔ ہر کیف سیرتِ فاطمہ میں ہر مسلمان کے لئے نصیحت وہدایت کے مدنی پھول ہیں بالخصوص اسلامی بہنوں کے لئے توحیات زہرا کا ہر دوسرہ مثلاً شریفانہ بچپن، سوتیلے رشتہ داروں سے حسن سلوک، شادی کی سادگی اور بہترین ازدواجی زندگی اپنے اندر کئی مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔ کاش! ہر اسلامی بہن حضرت سید ثنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی حتی الامکان سُعی کرے، اور اس پر مدد پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنالے کہ یہ ماحول سیرتِ امہاۃ المؤمنین اور سیرتِ فاطمہ پر عمل کا درس دیتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار اور اسلامی بہنوں میں مدنی کام کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

میرے مسائل حل ہو گئے

بائب المدینہ (کراچی) کی ایک مُعمر (م۔ عم۔ مر) اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلف گھر یا مسائل میں گرفتار تھی۔ ہم کرانے کے مکان میں رہتے، مگر آدمی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وقت پرندے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہورہی تھیں، ان کی شادیوں کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے میری غم خواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار ستوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اللَّهُمْدُلِلِهِ عَزَّوَجَلَّ! میں ہفتہ وار ستوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لئے اللَّهُمْدُلِلِهِ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرتاکہ اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچوں کے ابوکواچھی ملازمت مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرانے کا گھر چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔ اللَّهُ مُجِیْب عَزَّوَجَلَّ نے اپنے صبیب لبیب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے، ستوں بھرے اجتماعات میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے بچیوں کی شادیوں کے فریضوں سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرمادی۔

اس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ہمارا سائل کار گیستان، ہستے

مسکراتے لہلہتے گلستان میں تبدیل ہو گیا۔**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ**

(اسلامی بھنوں کی نماز، ص ۲۸۹)

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو

آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اسلامی بھنوں میں مدنی انقلاب

پیاری پیاری اسلامی بھنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر

سر کارِ نامدار، بیاذن پرور دگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہ ابرا ر صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ

علیہ وآلہ وسَلَّمَ کا کتنا بڑا کرم ہے! **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَّلَ!** اسلامی بھائیوں کے ساتھ

اسلامی بھنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ہر طرف ڈھوئیں

ہیں۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَّلَ!** لاکھوں لاکھ اسلامی بھنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے

مدنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرے میں پروان چڑھنے والی

بے شمار اسلامی بھینیں گناہوں کے دل دل سے نکل کر امہاٹ **الْمُؤْمِنِينَ** اور شہزادی

کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُو پیقاڑکا کر

شاپنگ سینٹر و اور مخلوط تفریق گاہوں میں بھکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما

گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عفت مآب شہزادیوں رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی شرم و خیا کے صد قے وہ بَرَکَتِیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنِی بُرْقَعَ اُن کے لباس کا جُزْ وَ لَا يَنْفَكْ (یعنی جدان ہونے والا حصہ) بن گیا۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**!

مَدَنِی مُنْبُویں اور اسلامی بہنوں کو قرآن کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارسُ المدینہ اور عالمہ بناء کیلئے مُتَعَدَّد ”جامعاتُ المدینہ“ قائم ہیں۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**! دعوتِ اسلامی میں ”حافظات“ اور ”مَدَنِیہ عالیمات“ کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۳۳ء سن بھری کے مَدَنِی ماہ رَبِيعُ الغوث (برطاقی مارچ 2012ء) میں پاکستان کے اندر ہونے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنِی کاموں کی اسلامی بہنوں کی ”مجلسِ مشاورت“ کی طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: **(1)**..... اس ایک مَدَنِی ماہ میں ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً 64,762 گھر درس ہوئے **(2)**..... روزانہ لگنے والے مدرسَة المدینہ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ 3,495 اور ان سے استفادہ کرنے والیوں کی تعداد تقریباً 38,552 **(3)**..... حلقة/علاقہ سطح کے ہفتہ وار سُتوں بھرے اجتماعات کی تعداد تقریباً 3,000 ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ 1,95,175 **(4)**..... ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی شرکاء کی تعداد تقریباً

۲۹,۸۲۹ (۵) تقریباً 91,254 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم ہوئے

اور 82,340 وصول ہوئے (۶) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی شرکاء

کی تعداد 20,479 (۷) امیر الامستَّت دامت بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ کا بیان یامِ دنی

نما کرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1,19,924 (۸) انفرادی

کوشش سے 22,976 اسلامی بہنیں مدنی ماحول سے مسلک ہوئیں۔ الحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعَلَمِينَ

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی رُقع پہنیں

ہو کرم شہزادے زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اهل سنت دامت بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّهُ، ص ۲۸۸)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى الْحَبِيبِ!

ناخن کائی کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مُجْمَعِ کے دن ناخن کا ثانِ مُسْتَحَبٍ ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو مجتمع کا انتظار نہ
یکچھ۔ (الْذُّرُّ المُخْتَار، ص ۶۶۴) صدرُ الشَّرِيعَةُ، بذرُ الطَّرِيقَه مولیانا عبید علیؒ عَلَيْهِ رَحْمَةُ
اللّٰهِ القویؒ ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 226 پر حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: جو جمیعہ کے روز
ناخن تر Shawayے (کائے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرا مُجْمَعِ تک بلاوں سے محفوظ رکھے گا اور 3 دن زائد
لیجنی 10 دن تک۔ (الْذُّرُّ المُخْتَار، ص ۶۶۴) ایک روایت میں یہی ہے کہ مجتمع کے دن ناخن
تر Shawayے (کائے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۹، ص ۶۶۹)

(2) ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سید ہے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سید ہے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (الدُّرُّ الْمُختار، ص ۶۶۴)

(3) پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سید ہے پاؤں کی پچھرگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (احیاء الْعُلُوم، ج ۱، ص ۱۸۹)

(4) جذابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالَمِ عَالَمَیْری، ج ۵، ص ۳۵۸)

(5) دانت سے ناخن کاٹا مکروہ ہے اور اس سے برس لیعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (المراجعُ السَّالِبِيَّ)

(6) ناخن کاٹنے کے بعد ان کو غسل کر دیجئے۔ (المراجعُ السَّالِبِيَّ)

(7) ناخن کا تراشہ (یعنی کٹھے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلَاءِ غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (المراجعُ السَّالِبِيَّ)

(8) بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہیے کہ برس لیعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر 39 دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو 40 دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو 40 دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ 40 دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز مکروہ تحریکی ہے۔ (تفصیل معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ مُخْرَجَہ جلد 22 صفحہ 574-685 مُلاطف فرمائیجئے)

(9) لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (احیاء الْعُلُوم، ج ۱، ص ۱۸۹)

بیان نمبر 10

خاتونِ جنت کا زہد

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خاتون حَنْتَ كَا زَهْد

خُورصَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَامْشَكْ كَشَائِي فَرِمانًا:

حضرت سَيِّدُ نَاصِيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ عَطَّارِ عَلٰيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَارِ ”تذَكِرَةُ
الْأُولَىءِ“ میں ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سَيِّدُ شِئَارِ الْعَبْدِ بِصْرِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کی
ولادت کی شب آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے والدِ ماجد رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ کے ہاں نہ
تو اتنا تیل تھا جس سے ناف کی ماش کی جاتی اور نہ اتنا کچڑا تھا جس میں آپ رَحْمَةُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهَا کو لپیٹا جاسکتا، حتیٰ کہ غربت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا
اور چونکہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهَا اپنی تین بہنوں کے بعد پیدا ہوئی تھیں اسی
مُنَاسِبَت سے آپ رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهَا کا نام ”رَابِعَةُ“ (یعنی چوتھی) رکھا گیا۔

جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهَا کی والدِ ماجد رَحْمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهَا نے
آپ کے والدِ صاحب سے کہا کہ پڑوس سے تھوڑا سا تیل مانگ لایے تاکہ گھر
میں کچھ روشنی ہو جائے تو انہوں نے شدید اصرار پر ہمسایہ کے دروازے پر صرف
ہاتھ رکھ کر گھر آ کر کہہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا کیونکہ وہ یہ عہد کر چکے تھے کہ اللّٰهُ
رَبُّ الْعَلَمِينَ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کبھی کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ اسی پریشانی میں

نینداگئی تو خواب میں کلی مدنی، مشکل اُشنابی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تسلي و تشفي دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ پچی بہت ہی مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمّت کے 1000 افراد بخش دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الْأَرْضِ
وَالسَّمَاوَاتِ، احمدِ مُجْتَبَیٰ، مُحَمَّدٌ مُصَطَّفٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
نے ارشاد فرمایا کہ والی بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر تحریر کر کے لے جاؤ کہ تم ہر روز 100 مرتبہ مجھ پر دُرود پڑھیجتے ہو اور شبِ جمعہ 400 مرتبہ لیکن آج جمعہ کی جو رات گزری ہے اس میں تم دُرود پڑھجنا بھول گئے لہذا بطورِ کفارہ یہ تحریر لانے والے کو 400 دینار دے دو۔

حضرت سیدہ منیراء بصریہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَیٰ عَلَیْہَا کے والدِ ماجد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِدِ الْأَكْلِی صحیح بیدار ہو کر بہت روئے اور خط تحریر کر کے دربان کے ذریعے والی بصرہ کے پاس پڑھیج دیا، اس نے مکتوب پڑھتے ہی حکم دیا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانے غُنیوب، منزہ عن العیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد آوری کے شکرانے میں 10,000 درهم تو فقراء میں تقسیم کر دو اور 400 دینار اس شخص کو دے دو اس کے بعد والی بصرہ تعظیماً خود آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ سے ملاقات کرنے

پہنچا اور عرض کیا کہ جب بھی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰیہِ کو کسی چیز کی ضرورت ہوا کرے
مجھے اطلاع فرمادیا کریں، پھر انہوں نے 400 دینار لے کر ضرورت کا تمام
سامان خرید لیا۔ (تَذَكِّرَةُ الْأَوْلَيْهَا (متَرَجَّم)، ص ۴۴)

صَلَوٰةُ عَلٰى الْحَبِيبِ!

سُبْحَنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ! مکی مدّنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَوٰةُ اللّٰهِ تَعَالٰی^{علیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ} نے اپنے غلام کی کس طرح مشکل کشاںی فرمائی کہ خواب میں تشریف
لا کراپی زیارت سے بھی مُشرَف فرمایا اور حاجت کی چیزیں بھی دلادیں نیز اس
دُرو و شریف پڑھنے والے کام بن گیا کہ رحمت عالم، شفیع مُعظّم صَلَوٰةُ اللّٰهِ تَعَالٰی^{علیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ}
نے خود اپنی زبان حق ترجمان سے اپنے اس دُرو و شریف پڑھنے
والے غلام کا تذکرہ فرمایا قیمتاً ایک عاشق رسول کے لئے یہی بہت بڑی سعادت
ہے کہ مدنیے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَوٰةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ
کی بارگاہ بے کس پناہ میں اس کا ذکر خیر ہو، جس کا تذکرہ خود سرکارِ اقدس صَلَوٰةُ اللّٰهِ
تعالٰی عَلٰیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ فرمائیں اس کی خوش بختی کا عالم کیا ہو گا؟

اُف وہ سنگاخ آہ یہ پا شاخ شاخ

اے مرے مشکل گشا تم پکروں دُرو

(حدائق بخشش از امام اهل سنت عَلٰیہِ رَحْمَةُ ربِّ العَزَّةِ)

شرح کلام رضا:

ہائے افسوس! راستہ پھریلا ہے، آہ! یہ پاؤں زخموں سے پُور پُور ہیں، اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! میری مشکل کشائی فرمائیے، اللہ عزوجل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ مُعطی ہے حضور قاسم ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ ربُّ الْعِزَّةِ عزوجل نے ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار اختیارات عطا فرمائے جس طرح وصالِ ظاہری سے قبل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کی رہنمائی مشکل کشائی فرمایا کرتے تھے بعد ازاں وصال بھی ربِ قدر یعنی عزوجل کی عطا سے اپنے غلاموں کی مشکلیں حل فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت سید نا امام ابو عبد اللہ محمد بن اسما علیل بخاری علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِی "صحیح البخاری شریف" میں روایت فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہ موجودات، مَحِبُوبِ ربِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، احمدِ مُجْتَبَیٰ، مُحَمَّدٌ مُصَطَّفٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي" یعنی اللہ عزوجل عطا فرماتا ہے اور میں قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) اور خازن ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالیٰ فان لله خمسه، ص ۷۹۸، حدیث ۳۱۱۴)

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
 رب ہے مُغْطی، یہ ہیں قاسم رِزْق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
 لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں
 (حدائقِ بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رَبِّ الْعَوْتَ)

شرح کلام رضا:

حقیقت میں بخشش فرمانے والی ذات اللہ عز و جل کی ہی ہے لیکن رب عز و جل اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ہماری بخشش فرماتا ہے، حقیقت میں عطا اللہ عز و جل ہی فرماتا ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا، دو عالم کے واتاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ رب العرش میں سفارش فرماتے ہیں۔

رب تعالیٰ مُغْطی (یعنی عطا فرمانے والا) ہے اور سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب عز و جل کی نعمتیں اس کے بندوں میں تقسیم فرماتے ہیں، روزی اللہ رب العالمین عز و جل ہی کی ہے اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

اور ہمارے سامنے دنیا و آخرت میں بے شمار بلائیں اور دشمن ہیں جن سے ہمیں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کون بچا سکتا ہے؟

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد!

زہد کی تعریف

حجۃُ اِسْلَام حضرت سید نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمةُ اللہِ الْوَالیٰ ”احیاءُ الْعُلُوم“ میں ”زہد“ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اگر زہد سے مراد ”مال“ کے ہونے یا نہ ہونے میں بالکل رغبت نہ ہونا، ہوتی یہ کمال کی انتہا ہے اور اگر اس سے مراد ”مال“ کے نہ ہونے میں رغبت ہونا، ہوتی یہ بھی کمال ہے لیکن پہلے درجے سے کم۔ (احیاءُ عُلُومِ الدّین، کتاب الفقر والزهد، الشطر الاول من الكتاب في الفقر، ج ٤، ص ٢٣٤)

زہد و فقر کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”نقر کا سب سے بلند درجہ“ ”زہد“ ہے اور ”زہد“ ابرار (یعنی نیک لوگوں) کا کمال ہے اور اس کو اختیار کرنے والے ”مقربین“ میں شمار ہوتے ہیں، شہنشاہ ابرار، محبوب ربِ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زہد و فقر کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت میں جھانک کر کر دیکھا تو اکثر جنتی (وہ تھے جو دنیا میں) فقر اتنھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جہنمی عورتیں تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرفق، باب فضل

الفقر، ص ۱۵۸۷، حدیث ۶۴۴۹)

ایک دوسری روایت میں ہے: (جب میں نے جنت میں اکثر ”نقراء“،

کو دیکھا تو) میں نے پوچھا کہ ”اغنیاء (یعنی مالدار) کہاں ہیں؟ بتایا گیا: (مال اکٹھا کرنے کی) تگ و دو (یعنی کوشش) نے انہیں روک رکھا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والرہد، ج ۴، ص ۲۳۸)

ایک اور روایت میں ہے: جب میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا تو پوچھا: ان کا کیا حال ہے (یعنی یہ کیوں جہنم میں ہیں)؟ بتایا گیا: انہیں دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور زعفران نے مشغول رکھا (کہ یہ دونوں چیزوں عورتوں کے بھلائی سے غافل ہونے اور اس سے روگردانی کرنے کا سبب ہیں)۔ (الترجع السالیق)

الله عَزَّوَجَّلَ كے محبوب بندے

حضرت سید ناموسیٰ کلیم اللہ علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی: اے میرے ربِ عزَّوَجَّلَ! تیری مخلوق میں تیرے محبوب بندے کوں ہیں تاکہ تیری وجہ سے میں بھی ان سے محبت کروں؟ اللہ ربُّ العزَّت عَزَّوَجَّلَ نے ارشاد فرمایا: ہر فقیر (میرا محبوب بندہ ہے)۔ (الترجع السالیق، ص ۲۳۹)

روح اللہ علیہ السلام کا پسندیدہ نام

حضرت سید ناعیسیٰ روح اللہ علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: بے شک میں مسکنی سے محبت اور آسانیوں کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ نام یہ تھا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

”یا مسکین“، کہہ کر پکارا جائے۔ (المَرْجُعُ السَّابِقُ)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! زہد و فقر کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے خود بھی اختیار فرمایا اور اپنے اب لب بیت اطہارِ رضوان اللہ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اس کے اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی پھر انچہ اس سلسلے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اپنی شہزادی، خاتون جنت حضرت سیدہ شنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا کو زہد و فقر کی تعلیم دینے کے متعدد واقعات ذکر کئے گئے ہیں جیسا کہ

حضرت کی خاتون جنت کو زہد کی تعلیم

صحابیٰ رسول حضرت سید ناظم بان رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی شہزادی حضرت سیدہ شنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا نے اپنی گرد़وں میں پہننا ہوا سونے کا ہار پکڑ کر عرض کی: یہ ابو الحسن (یعنی حضرت سید ناعلیٰ المرتفعی کرم اللہ تَعَالَیٰ وجہہ الکَّرِیم) نے مجھے تھنے میں دیا ہے۔ امامُ الزَّاهِدِین، سیدُ الْمُحْبُوبِین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا لوگوں کے اس طرح کہنے سے تمہیں خوشی ہو گی کہ

”فاطمہ بنتِ محمد“ کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے؟

یہ کہہ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیٹھے بغیر ہی تشریف لے گئے اس کے بعد اُم السادات حضرت سیدِ مَنَّا فاطمۃُ الرَّحْمَۃِ ہر ارضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا نے وہ ہار دے کر ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔

جب نبی رحمت، شفیع اُمّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ لِعِنْ سِبْ خَوْبِيَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كوجس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا فرمائی۔ (الْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، زهد فاطمة رضی اللہ عنہا، ج ۴، ص ۱۳۴، حدیث ۴۷۷۸)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے

ھماری مغفرت ہو۔ امِین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحُبِيبِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٌ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! پیارے پیارے آقا،

مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی خاتون حجت

حضرت سیدِ مَنَّا فاطمۃُ الرَّحْمَۃِ ہر ارضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا کی کسی تربیت فرمائی اگرچہ

اسلامی بہنوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن امامُ الزَّاهدین، سیدُ

المُحْبُوبِيْنَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَے اپنی شہزادی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو زہد کی تعلیم دیتے ہوئے اس سے منع فرمادیا۔ یاد رہے! اولاد کی صحیح دینی تربیت کرنا، انہیں علم دین کی لازوال نعمت سے بہرہ و رکنا اور اچھے اخلاق سکھانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البر کرت، عظیم المرتبت، پروانۃ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ ”مُشَعَّلَةُ الْإِرْشَادِ فِیْ حُقُوقِ الْأُوْلَادِ“، میں والدین پر اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے ایک حق یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ (والدین اپنی اولاد کو) علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، توکل، قیامت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدر و لسان وغیرہا (دل و زبان اور دیگر اعضاء کی سلامتی کی) خوبیوں کے فضائل (پڑھائے تیز)، حرص و طمع، حب دُنیا (دنیا کی محبت)، حب جاہ، بیا، بخوب، توکل، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ برا بائیوں کے رذائل پڑھائے۔ اور خاص بچیوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: 9
برس کی عمر سے (والد بیٹیوں کو) نہ اپنے پاس سلاۓ نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناج ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سگین جادو ہے اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی تھیس بہت ہے، بلکہ ہنگاموں میں جانے کی

مطلق بندش کرے (یعنی فکشنوں میں جانے سے بالکل روک دے)، گھر کوان پر زندگی
 (قید خانہ کی طرح) کر دے، بالاخانوں (چھتوں) پر نہ رہنے دے، جب کفuo ملے نکاح
 میں دیرینہ کرے، زنہار.....! زنہار.....! کسی فاسق فاجر خصوصاً بدنہب کے
 نکاح میں نہ دے۔ (مشعلۃ الازشاد فی حقوق الاؤلاد، ص ۲۸-۲۱، ملتقطاً)

صلوٰ علیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اولاد کے چند حقوق ملاحظہ
 فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ”زہد“ کی تعلیم دینا بھی والدین پر اولاد کے
 حقوق میں سے ہے، اولاد کے حقوق کے بارے میں مزید معلومات حاصل
 کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ
 سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے 32 صفحات پر مشتمل
 رسالے ”اولاد کے حقوق“ کا مطالعہ فرمائیے، ان شاء اللہ عز و جل! معلومات کا
 عظیم خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صلوٰ علیٰ الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

مذین گھر میں داخل ہونا نبی کے شایان شان نہیں

صحابی رسول حضرت سید ناسفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے

ہیں کہ ایک شخص حضرت سید ناعلیٰ المرتضی، شیر خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہهُ الکریم کا مہمان ہوا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا تو جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ کاش! ہم رسول خدا، احمد مُجتبی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو بلاتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو بلا یا گیا۔ نبیؐ الحرمین، امام القبلین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دونوں ہاتھ دروازے کی چوکشوں پر رکھے، لگر کے ایک گوشہ میں پرده دیکھا، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ واپس تشریف لے گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچے گئی، عرض کی: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو واپس کیا؟ فرمایا: ”میرے لئے یابی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ مزمین گھر میں داخل ہو۔“ (مشکوٰ المصائب، کتاب

النکاح، باب الوليمة، ج ۱، ص ۵۹۱، الحدیث: ۳۲۲۱)

آسمان خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان

صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائق بخشش از امام اهل سنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شارح مشکوہ، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

ذکر کردہ حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: بعض علماء نے
فرمایا کہ یہ پرده نقشین (یعنی نقش و نگار والا) تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں،
اس لئے حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دبای تشریف نہ لائے، اس سے
علوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی منوع کام ہوتا نہ جائے، مگر یہ غلط ہے اگرنا جائز
پرده ہوتا تو سر کارِ عالی (صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) منع فرماتے بلکہ دستِ اقدس
سے پھاڑ دیتے، پرده سادہ تھا، جائز تھا مگر دنیا وی تَکُلُّف اور ظاہری شبِ ثاب
اہل نبوٰت کے لائق نہ تھی اس لئے منع تونہ فرمایا عملًا ناپسندیدگی کا اظہار فرمادیا
تاکہ آئندہ جناب زہرا (رضی اللہ تَعَالٰی عنہا) اپنا گھر نیک اعمال سے ہی آراستہ
کھیں زینت دنیا نقصان آخرت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

(مرأة المناجيج، کتاب النكاح، باب الوليمه، ج ۵، ص ۷۸)

کنگن صدقة کردئی!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب آئیے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی شہزادی حضرت سید شناfatمۃ الرُّزْہر اعرافی اللہ تَعَالٰی عنہا کو دنیا سے
بے غبتو اور آخرت کی رغبت کا ذہن دینے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، پُھنچہ

ایک بار مدنیے کے تاجدار، بیویوں کے سالار، محبوب کرڈا گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ سُفْرَسِ وَأَپْ تَشْرِيفَ لَا يَتَوَلَّنِ حَتَّى حَضَرَتِ سَيِّدُ شَهَادَةِ فاطِمَةَ الْزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَمَا كَانَ مَكْرُهًا لِكَمَا كَانَ مَوْلَانِي وَإِلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّحُدوْ مِنْ چاندِی کے کنگن پہن رکھے ہیں (یدیکھ کر) آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ وَاپْ تَشْرِيفَ لَعْنَهُ حَضَرَتِ سَيِّدُ نَابُورَافِعَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس آئے تو آپ رورہی تھیں، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے انہیں نبیِ رَحْمَتِ، شَفِيعِ أُمَّتِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے واپس چلنے کی إطلاع دی تو حضرتِ سَيِّدُ نَابُورَافِعَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: پرداے اور کنگنوں کی وجہ سے آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ وَاپْ تَشْرِيفَ لَعْنَهُ پُناچہ حضرتِ سَيِّدُ شَهَادَةِ فاطِمَةَ الْزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے پرداہ پھاڑ دیا اور کنگن اُتار کر حضرتِ سَيِّدُ نَابُورَافِعَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَلَمِينَ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی خدمت میں بھیج دیئے اور عرض کیا: ”میں نے ان کو صدقہ کر دیا، آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ جہاں مُنَاسِب سمجھیں خرچ فرمادیں۔“

سر کارِ دو عالم، نورِ محشم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسول مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اپلی صُفْہ کو دے دو۔ چنانچہ دونوں گنگن اڑھائی درہم میں فروخت ہوئے اور اصحابِ صُفْہ رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر صدِ قد کردیئے گئے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاتون بنتِ رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے (گھر) تشریف لائے اور فرمایا: تیرا بابا پ

شان خاتون حجت کا زندگی

(٣٩٣)

تحقیق پر قربان! تو نے اچھا کیا۔ (قُوْثُ الْقُلُوبُ، الفصل الثاني والثلاثون، شرح مقامات اليقين... الخ، ج ۱، ص ۴۳۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحَنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سیدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرورِ کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناگواری تعالیٰ عنہا سرورِ کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناگواری سے کس قدر احتساب کی کوشش فرماتی تھیں کہ محض اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اندر تشریف نہ لانے کی وجہ یہ پرداہ اور کنگن ہے، پردے کو پھاڑ دیا اور کنگن صدقہ کر دیئے۔ اللہ عز وجل سیدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقے ہمیں بھی رسول خدا، احمد مُجتبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا سچا عاشق بنائے کہ حرام و ناجائز بلکہ خلافِ سنت کاموں سے احتساب کرتے ہوئے نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ہر سنت کو دیوانہ واراپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ امین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت پردے کا حکم آنے سے پہلے کی ہے اسی وجہ سے حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاتون حجت حضرت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آنے کا ذکر ہے۔ پھر جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا تو اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیا کیفیت تھی آئیے املاکٹہ فرمائیے، پھنانچہ ایک مرتبہ پیکر انوار، تمام نبیوں

شان خاتون حجت کا زندگی

کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی حضرت سید شنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے استفسار فرمایا: اے بیٹی! عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواباً عرض کی: ”نہ وہ کسی (جنبی) مرد کو دیکھے اور نہ کوئی (جنبی) مرد اسے دیکھے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں سینے سے لگالیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذُكْرِيَّةٌ بِعُصْمَهَا مِنْ بَعْضٍ ط
ترجمہ کنز الایمان: یہ ایک نسل ہے ایک
(ب، ال عمرن: ۳۴)

(ایضاً، الفصل، الخامس والاربعون فيه ذکر التزویج و ترکه... الخ، ج ۲، ص ۴۱۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
پیاری پیاری اسلامی بہنو! پارہ 22 سورۃ الْحُزَاب، آیت نمبر 33،
پورڈ گارِ عالم عَزَّوَجَلَّ پر دے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں
میں ظہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے
تَبَرَّجَ الْجَاهِلِيَّةُ الْأُولَى
(ب، الاحزاب: ۳۳)

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الا فاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیمؐ^ر
اللہؑ یعنی مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْهَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اگلی
جاہلیت سے مُراقبِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں،

اپنی زینت و محاسن (یعنی بنا و سرگار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اہم اورغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد یا کھیس، لباس ایسے پہنچتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح

نہ ڈھکیں۔ (تفسیر حَزَائِنُ الْعِزْفَانِ، پ ۲۲ الآخِزَابِ، تحت الایہ: ۳۳، ص ۷۸۰)

افسوں، صد کروڑ افسوس! موجودہ دُور میں بھی وہی زمانہ جاہلیت والی

بے پردگی پائی جا رہی ہے، یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پرده خُر وری تھا ویسا، اب بھی ہے بلکہ اب تو حالت یہ ہے عورتیں بازاروں، کمپنی، باغوں، تفریح گاہوں اور

سینما گھروں میں گھومتی پھرتی ہیں، سکونزوں کا الجزو میں اڑ کے لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ مرد و عورت وغیرہ مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیل کھیلتے

ہیں۔ یاد رہے! عورتوں کا بے پرده باہر آنا جانا، گھومنا پھرنا، غیر محروم مردوں سے ملنا

جننا حرام حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے، رسول کریم، رَوْفٌ رَّحِيم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کافر مانِ عبرت نشان ہے: عورت چھپانے کے لائق

ہے (الہذا اس کو پرده میں رہنا چاہئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو

جھاٹک جھاٹک کر دیکھتا ہے۔ (شَنْ ئَ التِّرْمِذِيُّ، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی

کراہیة الدخول على المغيبات، ص ۴، الحدیث ۱۱۷۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

توبوا إِلَى اللَّهِ!

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سیدھا راستہ مل گیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعد عقیدگی سے نچنے اور گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نکیوں پر استقامت پانے کے لئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مبکر مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے۔ دعوتِ اسلامی کام بھی کرتی رہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، اس ضمن میں ایک مدنی بھار ملاکظہ فرمائیے، پنجاہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اعتبار سے مختلف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے ربِ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا میں کیا کرتی کہ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!** مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** مجھے سیدھا راستہ مل گیا اور اس کی صورت یوں ہی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہوار ستھوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ستھوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی وہاں ایک مبلغہ اسلامی بہن نے فیضانِ سنت سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سے کانپ اٹھی، رقت انگیز دعا، صلوٰۃ

وسلام اور اسلامی بہنوں کی اپنا نیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت متاثر کیا،
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ! ستون بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے
 مذہب مہذب اہلسنت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ
 مجھے نمازِ پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزوں کی پابندی بھی نصیب
 ہوئی، یوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کو یمنیتی سمیٹتی تادمِ تحریر
 تحصیل ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے
 کے لئے کوشش ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۷۷)

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
 یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے سُنّی ہوں مسلمان مگر ہوں میں
 صَلَوٰةٌ عَلَى الْحَمِيْدِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

سلام کے 11 مَدَنِی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرناستہ ہے۔ ﴿2﴾ بہار شریعت، حصہ 16، صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جزویے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کامال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔“ ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک

کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کا رثواب ہے۔ (سنن ابی داؤد، ص ۸۱، الحدیث ۵۲۰۰، مفہوماً) ۴) سلام میں پہل کرناسفت ہے۔ (الرجوع السالیق، الحدیث ۵۱۹۷) ۵) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزوجل کامقرب ہے۔ (الرجوع السالیق) ۶) سلام میں پہل کرنے والا تکبیر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ میرے مکنی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرمان باصفا ہے: پہل سلام کہنے والا تکبیر سے بری ہے۔ (شعب الایمان، ج ۶، ص ۴۳، الحدیث ۸۷۸۶) ۷) سلام (میں پہل کرنے والے پر ۹۰ رحمتیں اور جواب دینے والے پر ۱۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (شعب الایمان، ج ۶، ص ۲۵۳، الحدیث ۸۰۵۲) ۸) السلام علیکم کہنے سے ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللَّهِ بھی کہیں گے تو ۲۰ نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَكَاتُهُ شامل کریں گے تو ۳۰ نیکیاں ہو جائیں گی۔ ۹) اسی طرح جواب میں (المُعْجَمُ الْكَبِيرُ، ج ۳، ص ۴۳۲، الحدیث ۵۴۲۹) علیکم السلام وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہہ کر ۳۰ نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ۱۰) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا وابح ہے کہ سلام کرنے والا اُن لے۔ (بیهار شریعت، حصہ ۱، ص ۱۰۳ تا ۱۰۷) ۱۱) سلام اور جواب سلام کا دُرست تلفظ یاد فرمائیجئے: السلام علیکم (اَسْ-سَّلَامُ - عَلَيْكُمْ وَعَلَيْکُمْ السلام (وَ-عَ-لَيْكُمْ-مُؤْسِ-سَلَامُ)۔

بیان نمبر 11

وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وصالِ رسول پر خاتون جنت کی کیفیت

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ لِلْعٰلَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، أَنِسُ
الْغَرِيبِينَ، سَرَاجُ السَّالِكِينَ، مَحْبُوبٌ رَبُّ الْعٰلَمِينَ، جَنَابٌ صَادِقٌ
وَأَمِينٌ صَلَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرُ مَنْ لَنْ شِئْنَ هے: جَبْ جُمُعَاتُ كَادَنَ آتَا
ھے اللّٰهُ تَعَالٰى فِرْشَتوں کو بھیجا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم
ہوتے ہیں وہ یومِ جُمُعَات اور شبِ جُمُعَه (یعنی جمعات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر
کثرت سے دُرُود پاک پڑھنے والوں (کے نام) لکھتے ہیں۔ (كَنْزُ الْعَمَال، كتاب
الاذكار، الباب السادس في آداب الصلاة عليه وعلى آله، ج ۱، الجزء الاول،

ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلَوٰةً عَلٰى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

نبی کی غیبی خبر

أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَيِّدِ مَثَانِي عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَرَمَّتِي

ہیں: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لا میں، ان کا چلنَا

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چال کے مشابہ تھا، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میری بیٹی کو مر جبا! پھر انہیں دائیں میں یا باپ میں بھایا، پھر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے پوچھا: تم کیوں روئی؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کے کان میں ایک اور بات کہی، تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: آپ میں غم سے زیادہ خوشی میں نے آج سے پہلے نہیں دیکھی، پھر میں نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات ہو گئی (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بارہ دریافت کرنے پر) حضرت سیدہ شنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی مرتبہ میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن پاک کا مجھ سے ڈور کرتے (یعنی دونوں ایک دوسرے کو قرآن پاک سناتے) تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ ڈور کیا ہے، لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، میرے گھروں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ یہ سن کر میں فرط غم سے روپڑی، پھر فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو؟ یہ سن کر میں مسکرا پڑی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب

علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲، حدیث ۳۶۲۴، ۳۶۲۳)

جِن کی تسلیم سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تسلیم کی عادت پر لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اهلست علیہ رحمۃ رب العزت)

شرح سلام رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تسلیم سے غرزوہ روتے ہوئے ہنسنے لگتے اور اپنے غنوں کو بھول جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمدرد وقت مسکرانے کی عادت و خصلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث مبارک سے چند مدنی پھول چننے کو ملے۔ پہلامد نی پھول یہ ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی بیٹی سے کس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی آمد پر فرمایا: ”میری بیٹی کو مر جبا!“ اور پھر ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ یقیناً بیٹی اللہ رَبُّ الْعِزَّة عَزَّوَجَلَ کی عظیم نعمت ہے۔ بعض نادان بیٹی کو اچھا نہیں سمجھتے، بیٹیوں کی پیدائش پر تو خوب خوشیاں مناتے ہیں مگر بیٹیوں کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے۔ یاد رکھے! اسلام ایسے مذموم خیالات کی اجازت نہیں دیتا۔ احادیث مبارکہ میں بیٹی کی بہت سی فضیلیتیں وارد ہیں، چنانچہ

بیٹی کی فضیلت پر مشتمل ۲ فرامین مصطفیٰ

(۱) جب کسی کے ہاں اڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو

بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: ”اے گھروالو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سامنے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک ناتوان و کمزور جان ایک ناتوان سے پیدا ہوئی ہے، اس ناتوان جان کی پروردش کرنے والا قیامت تک مد کیا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ج ۸، ص ۲۸۵، حدیث ۱۳۴۸۴)

﴿2﴾ جو بیٹیوں کے ذریعے (آزمائش میں) بیتلہ کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱، حدیث ۲۶۲۹)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوَا عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث مبارک سے جود و سر امد نی پھول ہمیں چننے کو ملتا ہے وہ ہے راز کو پوشیدہ رکھنا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الرّضا ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ آج ہم میں سے بعض ایسی نادان بھی ہیں جو دوسروں کے رازوں کو ظاہر کرتی اور عیوبوں کو اچھاتی ہیں۔ یاد رہے! مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے رازوں کو پوشیدہ رکھے۔ اور راز کو پوشیدہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے، پختاچہ

راز چھپانے کے متعلق ۲ احادیث مبارکہ

(۱).....مُؤْمِن جب اپنے بھائی کا کوئی راز دیکھتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف، من اسمه احمد، ج ۱، ص ۴۰۴، حدیث ۱۴۸۰)

(۲).....حضرت عَنْ حَضْرَتِ اَمِيرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سَفِيَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَفِيَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ شَكَّ تَمَّ اَنْ كَلَّوْكُوں کے رازوں کو تلاش کرو گے تو تم ان کو خراب کرو گے یا ان کو خراب کرنے کے قریب کر دو گے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النہی عن التجسس، حدیث ۴۸۸۸، ص ۷۶۶)

میرے آقا سرِ محشر مرا پرودہ رکھنا

راز عیوب کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

(وسائل بخشش از امیر اهلست دامت برکاتہم العالیہ ص ۱۲۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث مبارک سے ہمیں یہ مدد فی پھول بھی چنے کو مل کر اللہ عزوجل نے اپنے رسول مقبول، گلشن آمنہ کے مہلکے پھول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو علم غیب بھی عطا فرمایا ہے۔ جبھی تو جان لیا کہ میرے وصال کا وقت قریب آگیا ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ میرے گھروالوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ اور بعد میں یہ بات اسی طرح ثابت بھی

ہوئی۔ اور علمِ غیب کا تواں اللہ عز و جل نے قرآن پاک میں واضح ارشاد فرمادیا ہے۔

چنانچہ پارہ ۳۰ سورۃ التکویر آیت نمبر ۲۴ میں ارشادِ باتی ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِفَنِينِ ۝
(پ ۳۰، التکویر: ۲۴)

اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو علمِ غیب ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو اس سے مطلع فرماتے ہوں۔

ایک حدیث مبارک بھی ملاحظہ فرمائیجئے، چنانچہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہم پر ہماری امت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں، میں میں جس طرح کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کون ہم پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہنس کر کہنے لگے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہو گئی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے۔ یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا عز و جل کی حمد و شکر کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں، اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔

(تفسیر البغوي، پ ۴، آل عمران تحت الایہ: ۱۷۹، ج ۱، ص ۴۵۴)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامّت مفتی احمد یارخان نعیی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم میں طعنے کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات سارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم میں ہیں۔

(جاء الحق، ص ۶۳)

تم مکین لامکاں ہو، اور حق کے رازداں ہو اُن رب سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے نہاں ہو
 یا نبی سلام عليك یا رسول سلام عليك یا حبیب سلام عليك صلواة اللہ علیک
 (وسائل بخشش از امیر اهلست ندامت برکاتهم العالیه ص ۵۷۳)

صلوا على الحبيب! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ مُحَمَّدٌ

محبوب ربِ ذوالجلال کاظھری وصال

حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُمْ

فرماتے ہیں: ایک دن رسول اکرم، نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سید نابال رَضِيَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ کو حکم دیا سب کو نماز کے لئے بلا، چنانچہ مہاجرین و انصار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجد شریف میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف فرمادیا اور اللہ عَزَّوجَلَّ کی حمد و شکر کی، پھر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ (اے سن کر) دل ڈر گئے اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا: پھر ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم نے مجھے کیسا

نبی پایا؟ ”صحابہ کرام علیہم الرِّضاوَان نے عرض کی :اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہترین نبی ہیں، ہم پر باپ کی طرح لطف و کرم فرمانے والے، بھائی کی طرح ناصح اور شفیق ہیں، آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے پیغامات پہنچادیئے، اور ہم تک اس کی وحی پہنچادی اور اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دی، اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ہماری طرف سے آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس سے بہتر و افضل جزا عطا فرمائے جو جزا وہ کسی نبی کو اس کی اُمّت کی طرف سے دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلتے لے۔ کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوبارہ قسم دی، پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا۔ تیسرا بار ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے قیامت کے دن قصاص (ق-ض-ص) سے پہلے اپنا قصاص لے۔ صحابہ کرام رضی اللَّهُ تَعَالَیٰ عنہم میں سے ایک بُرُّگ حضرت سید نا عکاشہ رضی اللَّهُ تَعَالَیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پہنچ کر عرض گزار ہوئے: میرے ماں

شان خاتون بنت ﷺ میں مسلم اہل بیتؑ کی بیوی ۴۰۹

بابا پاپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! آپ بار بار قسم نہ دیتے تو ان میں سے کسی چیز پر اقدام کی جرأت نہ ہوتی۔ ایک غزوے میں، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا۔ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ نے ہمیں فتح دی اور اپنے بنی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی، ہم واپس لوٹ رہے تھے کہ میری اُونٹی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹی کے قریب ہو گئی۔ میں نیچے اترتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی پنڈلی مبارک کو چوم کر برکتیں حاصل کروں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے شاخ اٹھا کر میرے پہلو میں مار دی، میں نہیں جانتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے جان بوجھ کر ماری یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُونٹی کو مارنے کا ارادہ فرمائے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں تھجھے اللہُ عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ میں لاتا ہوں اس بات سے کہ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تھیں قصد امارے۔ اے بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ! حضرتِ فاطمۃ الزہرا عَرَضَیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے گھر جاؤ اور پتلی لمبی شاخ لے کر آؤ۔ حضرتِ سید نابال رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ اپنے سر پر ہاتھ رکھے پریشانی کے عالم میں کہتے جا رہے تھے کہ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی جان کا قصاص دیں گے! حضرتِ سید نبشا فاطمۃ الزہرا عَرَضَیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ بجا یا اور عرض کی: اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا! مجھے پتلی لمبی شاخ دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا نے

فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میرے والد محترم نے شاخ کیا کرنی ہے؟ نہ تو آج حج کا دن ہے اور نہ ہی کسی غزوے کا! عرض کی: اے سیدہ فاطمۃ الرّہبراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! آپ اس معاملے سے غافل نہ رہئے جس میں آپ کے والد ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دین کو (تکمیل کے بعد) الوداع فرمانے والے اور یہ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں اور اپنی جان کا قصاص دینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کس کے دل نے یہ بات گوارا کر لی کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے قصاص لے۔ اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہمَا) کو اس شخص کے پاس لے جاؤ، وہ ان دونوں سے قصاص لے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شاخ لے کر) مسجد میں (بارگاہ رسالت میں) حاضر ہوئے، حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے شاخ لے کر حضرت سیدنا عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا دی۔ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمَا یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے عکاشہ! ہم تیرے سامنے کھڑے ہیں، ہم سے قصاص لے لو اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہ لو۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اے ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہمَا)! تھہر و اللہ تعالیٰ تمہارا مقام و مرتبہ جانتا ہے۔ حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے عکاشہ! میں ابھی زندہ ہوں، میرا دل کیسے گوارا کرے گا کہ میرے

ہوتے تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قصاص لو! دیکھو! یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ، مجھ سے قصاص لو اور مجھے 100 کوڑے مار لو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بدلمت لو، نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا مقام اور تمہاری نیت جانتا ہے۔ اب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عکاشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے ہیں؟ تم سے قصاص لینا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قصاص لینا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تم دونوں بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا یہ مقام نہ بھلانے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عکاشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مارلو۔ عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ! جب آپ نے مجھے مارا تھا تب میرے پیٹ پر کچھ نہ تھا، حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے بطنِ اقدس سے کپڑا اہدا کیا، یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رونے کی آواز بلند ہو گئی اور کہنے لگے: کیا عکاشہ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بدلمت لیتے ہوئے دیکھنا گوارا کرو گے؟ جب حضرت سید ناعکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطنِ اُوڑ کی پُر نور سفیدی دیکھی تو

بے تابانہ جسمِ اقدس سے لپٹ گئے اور عالم بے خودی میں بو سے لینے لگے اور عرض گزار ہوئے، یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے قصاص لینے کی بہت کس میں ہے؟ حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو یا مجھے معاف کرو۔ عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے اپنا حق معاف کیا اس امید پر کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بھی معاف فرمائے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو جنت میں میرے پڑوئی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شیخ کی طرف دیکھ لے، یہ سنتے ہی صحابہ کرام رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہُمْ کھڑے ہوئے اور حضرت سیدنا عکاشہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہُ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بو سے دیتے ہوئے کہنے لگے: (اے عکاشہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہُ!) تمہیں مبارک ہو، تم بلند درجات اور جنت میں نہیں اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت پا گے۔

اسی دن سے حضور اکرم، نورِ جسمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ علیل ہو گئے اور 18 دن تک علیل رہے (اور مرض کو برکتیں لینے کی سعادت عطا فرماتے رہے)، اس دورانِ صحابہ کرام رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہُمْ عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے، اتوار کے دن مرض نے شدّت اختیار کی، پھر پیر کے دن مرض نے اور شدّت اختیار کی اللَّهُ تَعَالَی نے مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامَ کو حکم ارشاد فرمایا: میرے جبیب

میرے صفحی کی بارگاہ میں حاضری دو، ان کے پاس بڑی پیاری صورت میں جانا اور ان کی روح قبض کرنے میں زمی کرنا۔ حضرت ملکُ الموت علیہ السلام نے ایک اعرابی کی صورت میں دروازہ مقدسہ پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اے فاطمۃ الرَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم اس شخص کو جواب دو۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے اللہ عز و جل کے بندے! اللہ عز و جل تیرے آنے کا تھے آخر دے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ حضرت عزرا میل علیہ السلام نے پھر اجازت طلب کی تو یہی جواب ملا۔ تیسری مرتبہ دروازہ بجا کر فرمایا میر اندر آنا ضروری ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عزرا میل علیہ السلام کی آواز سنی تو پوچھا: دروازے پر کون ہے؟ حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تیسری مرتبہ جب میں نے اس کی آواز سنی تو میرے رو نگئے (یعنی جسم کے بال) کھڑے ہو گئے اور انھما کا پنپنے لگ گئے۔ ارشاد فرمایا: اے فاطمۃ الرَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم جانتی ہو، دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو ختم کرنے والا، جماعتوں میں جدائی ڈالنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ہے یہ ملکُ الموت علیہ السلام ہیں۔“ اے ملکُ الموت علیہ السلام! اندر

آجاؤ، اللہ عز و جل تم پر رحم فرمائے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ملکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ! تم میری زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہو یا روح قبض کرنے کے لئے؟ عرض کی: بتا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور روح مبارک کو لے جانے کا بھی حکم ہوا ہے مجھے اللہ عز و جل نے حکم دیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت کے بغیر بارگاہ میں حاضری نہ دوں نہ ہی بغیر اجازت روح مبارک قبض کروں، اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو ٹھیک ورنہ میں اپنے رب عز و جل کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: میرے محبوب جبریل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے۔ عرض کی: وہ آسمانِ دنیا پر ہیں اور فرشتے ان سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعزیت کر رہے ہیں۔ ناگاہ (فوراً) حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے اور سرِ آتوکے پاس بیٹھ گئے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! یہ دنیا سے گوچ کا وقت ہے جو کچھ میرے لئے اللہ عز و جل کے پاس ہے مجھے اس کی بشارت دو۔ عرض کی: اے اللہ عز و جل کے پیارے جبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ خوش ہو جائیں، میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ آیا ہوں، فرشتے صفو در صفو، دست بستہ، سلامتی کی دعائیں کرتے، خوشبو میں بیسے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روح مبارک

کے استقبال کی خاطر منتظر کھڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب تعریفیں میرے رب عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے جبریل علیہ السلام! مجھے اور خوشخبری دو۔ عرض کی: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جنتوں کے دروازے کھلے ہیں، اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت پھلوں سے لدے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روح مبارک کے استقبال کے لئے حوریں آراستہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے رب عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ اے جبریل علیہ السلام! مجھے اور خوشی کی خبر سناؤ۔ عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے رب عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام مزید عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمام انبیاء کرام اور امتوں پر بخت حرام کر دی ہے یہاں تک کہ آپ اور آپ کی اُمّت اس میں داخل ہو جائے۔ (یہن کر) فرمایا: اب میرا دل خوش ہو گیا ہے لہذا اے مَلَكُ الْمَوْتَ عَلِيُّهِ السَّلَامُ! جس کا تمہیں حکم ہوا وہ کرو حضرت سیدنا علیٰ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا اَسْوَلَ اللَّهَ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلِیُّهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غسل کون دے، کن کپڑوں میں کفن دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلِیُّهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نماز کون پڑھے

شان خاتون بخت ﷺ مسلمہ بن عقبہ بن حنفیہ کی بیوی

اور قبر میں کون داخل کرے؟ فرمایا: اے علی رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ آپ مجھے غسل دینا اور فضل بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ پانی ڈالیں اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جتنی خوبصورائیں گے۔ جب تم مجھے چار پانی پر لٹا دو تو مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرارت فوق العرش سے (جیسے اس کی شان کے لاکن ہے) مجھ پر دودھ بھیجے گا پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پھر میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر دیگر ملائکہ عَلَیْہِمُ السَّلَام گروہ درگروہ، اس کے بعد تم صرف کھڑے ہونا اور مجھ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھے۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہَا نے عرض کی: بابا جان! آج جداں کا دن ہے تو میری آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم مجھے قیامت کے روز حوض کے پاس ملنا جہاں میں اپنے امتیوں میں سے حوض پر آنے والوں کو پانی پلارہا ہوں گا۔ عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر میں وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات نہ کرسکوں تو؟ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میزان کے پاس مجھے ملنا میں اپنے امتیوں کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں ملوں؟ ارشاد فرمایا: تم پل صراط کے پاس مجھے مل لینا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور یہ صدابند کر رہا ہوں گا، ”رَبِّیْ سَلِّمُ اُمَّتیْ مِنَ النَّارِ“ یعنی اے

میرے رب عزوجل! میری اُمّت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔“
 اس کے بعد مَلَكُ الْمَوْتَ عَلَيْهِ السَّلَام نے روح قبض کرنی شروع کی،
 جب رُوح ناف تک پہنچی تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
 ہائے! کیسی سختی کا وقت ہے۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا نے
 بے تابانہ پکارا: ہائے! میرے بابا جان کی تکلیف! جب رُوح مبارک مقدس
 بطن سے جدا ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیت کے مطابق عمل کیا
 گیا اور حضرات ابو بکر صدیق، علیہ المرتضی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہم
 نے قبر انور میں اُتارا اور تدفین کر دی، جب صحابہ کرام رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہم
 تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا نے
 حضرت سیدہ ناعلیہ المرتضی رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہ سے کہا: اے ابو الحسن رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہ
 عنہ! تم لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دفن کر دیا؟ فرمایا: ہاں۔
 حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا نے فرمایا: تمہارے دلوں نے کس
 طرح گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر مٹی ڈالو؟ کیا
 تمہارے سینوں میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے رحم نہ تھا؟
 کیا وہ بھلائی کی باقیں سکھانے والے نہ تھے؟

حضرت سیدہ ناعلیہ المرتضی رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہ نے فرمایا: اے فاطمۃ الزہرا
 رضی اللہ تَعَالَیٰ عنہا! کیوں نہیں، لیکن اللہ عزوجل کا حکم ثالثا نہیں جاسکتا۔ حضرت سیدہ شنا

فاطمۃ الرَّحْمَةُ هرَا رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْهَا رَوْتَهُ تَبَوَّئَتْ هُوَ فَرْمَانَ لَکِیں: ہائے بابا جان!

اب جریل کبھی نہیں آئیں گے۔ (الْمَعْجَمُ الْكَبِيرُ، باب الحاء، بقية اخبار حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۹۱، الحدیث، ۲۶۱۰، ملخصاً و ملقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ کیسا رقت انگیز منظر ہو گا جب سید دو عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ دُنیا سے تشریف لے گئے ہوں گے! صحابہ کرام رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہُمْ پر کو غم ٹوٹ پڑا ہو گا اور حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّحْمَةُ هرَا رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا کی قلبی کیفیت کیا ہو گی؟ مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی جدائی سے آپ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَی عَنْہَا کا دل رنج غم سے گھاٹ ہوا ہو گا!!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاکھہ فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ حقوق العباد کے بارے میں کس قدر محتاط تھے۔ گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود فرمایا کہ ”اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم کی دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدله لے، اس فرمانِ عالیشان میں ہمارے لئے درس و نصیحت کے کتنے مدنی پہلوں ہیں۔ ہم غور کریں کہ ہماری حالت کیا ہے؟ اور ہم لوگوں کے کتنے حقوق

پامال کرتے ہیں؟ ہمارے اسلافِ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہمُ اجمعین کی عادتِ مبارکہ تھی کہ وہ حقوق العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً کسی کا خلال (دانست کریں نے کا تنہا) یا سوئی ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے۔ خصوصاً جب اپنے اعمال کا محاسبہ فرماتے تو خوفِ خدا کے سبب بے قرار ہو جاتے کہ ہمارے پاس تو کوئی ایسی نیکی نہیں جسے مخالف کو اس کے حق کے بد لے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بساً اوقات کسی ایک ہی بے انصافی کے عوض ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق کی آہمیت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نازک اور اس میں کوتا ہی سخت تشویشاً ک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (یعنی اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں اللہ عزوجل تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اگر وہ اپنے فضل و کریم سے چاہے گا تو اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو معاف نہ کر دیں۔ وقت تک معاف نہ فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو معاف نہ کر دیں۔ لہذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کرالینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت

میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

حُقُوق الْعِبَادِ كَيْ مَعَافِي كَيْ طَرِيقِه

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولا نا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن حُقُوق العباد کی معافی کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حُقُوق العباد معاف ہونے کی دو صورتیں ہیں: (۱)..... جو قابل ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا۔
 (۲)..... صاحبِ حق بلا معاوضہ لئے معاف کر دے۔

اور بعض طریق جامعہ جن سے حُقُوق اللہ و حُقُوق العباد باذن اللہ تعالیٰ سب معاف ہو جاتے ہیں مثلاً (جس سے اُس کا کوئی حق معاف کرنا ہے اس سے اس طرح کہے): ”چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مرد و سرے کا کر سکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شے کے متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ کیا ہو سب مجھے معاف کر دے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجَه)، ج ۲۴، ص ۳۷۳-۳۷۴، ملتقطاً)

مفلس کون.....؟

حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہؓ کرام علیہم الرِّضوان سے پوچھا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟“ صحابہؓ کرام رِضوَانُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَیْہِمُ اَجْمَعُینَ نے عرض کی: یا زَوْلَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس کے پاس درہم و متاع نہ ہو وہ مفلس ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو کسی کامال کھایا ہو، کسی کا خون بہایا ہو، کسی کو مارا ہو (تمند عی آ جائیں اور عرض کریں کہ پروردگار!) اس نے مجھے گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو اس کی نیکیاں ان مُذعیوں کو دے دی جائیں گی اگر لوگوں کے حقوق جو اس پر ہیں ان کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب،

باب تحريم الظلم، ص ۱۰۰۰، حدیث ۲۵۸۱)

لیعنی حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہونے کے وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

حضرت سید ناعبد اللہ بن ائیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو اور نہ ہی وہ شخص جس پر کوئی ظلم ہوا ہو جائی کہ میں اس (لیعنی مظلوم) کے لئے اس (لیعنی ظالم) سے قصاص لے لوں۔

(تَنْبِيَةُ الْمُغْتَرِّينَ، وَمِنْ أَخْلَاقِهِمْ كثرة الخوف من الله...الخ، ص ۴۷)

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318

صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائل دعا“ صفحہ 155 پر رئیسُ المُتَكَلِّمِینَ

مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نقل فرماتے ہیں : سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں : بنی اسرائیل سات برس قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مردوں اور بچوں کو کھانے لگے، ہمیشہ پیاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی و اعساری کے ساتھ دُعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الہی ان کے حال پر اصلًا توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر وحی ہوئی اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دُعا کرتے کرتے گونگی ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حق واپس نہ کر دیں۔ پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کئے، اسی دن مینہ برسا۔ (احیاءُ عَلْقَمَةِ الدّین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثاني فی آداب الدّعاء، وفضله... الخ، ج ۱، ص ۴۰۶)

حقوق العباد کے حوالے سے "فکر مدینہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کبھی اس طرح اپنا محاسبہ کیجھ کہ میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔ مثلًا، باپ، بچوں، بچوں کے اتو، منسوب، قرابت داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مرشد، استاذ، شاگرد اور متحت لوگوں کے حقوق۔۔۔ لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کے ماحظہ ادا کرنے میں ناکام رہی، میں سعادت مند بیٹی، شفیق ماں، مثالی بیوی، بے ضر

پڑو سن، سچی مریدی، کامیاب اُستانی، مثالی طالبہ اور بہترین ذمہ دار بننے میں کامیاب نہ ہو سکی۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف دی، کسی کو مارا پیٹا، کسی کا قرض دبایا، کسی کی چیز عاریتیاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت، باوجود اسے ناگوارگزرنے کے استعمال کی، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجود قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ کالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے۔۔۔ یا۔۔۔ ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہ الہی میں دعویٰ کرڈا تو مجھے ان سے چھکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔
ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فُقدان (یعنی کمی) ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلتے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاوں گی اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح برداشت کر پاؤں گی، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔ نہیں، نہیں، میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گی، جس کے لئے میں ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں

گی، ان پر کئے گئے ظلم کا ازالہ کروں گی، کسی نہ کسی طرح ان سب کو راضی کرلوں گی، تاکہ میدانِ محشر کے گزب ناک (یعنی بے قراری کے) ماحول میں مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔
إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّوَا عَلَى الْعَبِيبِ!

ذرا سا کاغذ پھٹنے پر معذرت

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! اس پر فتنَ دَور میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں کہ جو حقوق العباد کا اس قدر خیال رکھتی ہیں کہ ان کے واقعات پڑھ یا سن کر دوڑر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، پھر انچھے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 101 صفحات پر مشتمل کتاب ”تعارفِ امیر اہلسنت“ صفحہ 70 پر ہے کہ دَورِ حَدِيث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالب علم کی فتاویٰ رَضُویہ شریف کی ایک جلد چند دن امیر اہلسنت دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضُویہ شریف کی جلد مع رُقْعَه جب واپس فرمائی تو طالب علم رُقْعَه پڑھ کر شَشَدَر رہ گئے اور جذباتِ تَأثُّر سے ان کی پلکیں بھیگ گئیں۔ (مضمون کچھ یوں تھا)

میرے میٹھے میٹھے مَدَنِ بیٹیِ زِدَ مَجْدَہ کی خدمت میں شکر یہ بھرا سلام، آپ کے فتاویٰ رَضُویہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے علاوہ بھی استفادہ

کیا، خاص خاص کلمات و فقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مجاز (یعنی با اختیار) نہ ہونے کے باعث منتخب (یعنی رکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بعد غدامت، معدرت خواہ ہوں، امید ہے معافی کی خیرات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کام شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ علاوه آزیں بھی جو حقوق تلف ہوئے ہوں معاف فرمادیجئے۔ وَيْنَ هُوَ تَوْصُولُ كَرِيمَ (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بتی ہوئی) لے لیجئے۔ وَعَلَى مَغْفِرَةٍ سَنَوْزِتُ رَبِّيَ - وَالسَّلَامُ عَلَى الْأَكْرَامِ

صلوٰعَلٰى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صاحبِ جود و نوال، شاہ خوش خصال،
محبوب ربِ ذوالجلال صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال تو کیا ہوا گویا خاتون
جست رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کو غم و الم ٹوٹ پڑا، پھانچ پروايت میں آتا ہے کہ

فرق رسول پر بے چینی وا ضطراب

سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے
وصال ظاہری کے بعد خاتونِ جست، شہزادی کوئین حضرتِ سید شنا فاطمۃ الزہراء
رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی اپنے وصال سے قبل صرف ایک بار ہی مسکراتی

دیکھی گئیں۔ (جذب القلوب (مترجم)، ص ۲۳۱)

آپ کے بھر کا غم کاش رہائے مجھ کو

خون روتا رہوں سرکار! رسول عزیز بی

(وسائل بخشش از امیر اهلست، ص ۳۲۵)

حضرت سید مثنا فاطمۃ الرأہ راضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غم وجدانی کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہو کرتہ ہائی اختیار کر کے بیٹھ الحُزُن میں قیام پذیر ہو گئی تھیں۔

(مدارج النبوة (مترجم)، ج ۲، باب اول در ذکر اولاد کرام، ص ۶۲۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الرأہ راضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں خلوت اختیار کر لی۔ گوشہ نشینی و تہائی کی بھی کئی برکات ہیں، چنانچہ فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی خلوت کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب آدمی علاقت دنیویہ سے الگ ہو کر ایک گوشے میں رہنا اختیار کرتا ہے تو ہزاروں لا یعنی باتوں سے نجات پا جاتا ہے اور دل ایک طرف متوجہ ہوتا ہے اب آدمی اگر متوجہ الی اللہ ہے تو یہ قوی سے قوی تر ہو گی اس میں ثبات و استحکام ہو گا اس تعلق میں جتنی قوت اور استمرار ہو گا اسی قدر انوارِ الہی و اسرارِ الہی کا انکشاف ہو گا۔ آدمی جب لوگوں سے اخلاط رکھتا

ہے تو لامحالہ ہزاروں طرح کے معاملات درپیش ہوتے ہیں۔ کسی کی محبت، کسی سے عداوت، کسی سے لڑائی، کبھی کسی سے خوش، کبھی کسی سے ناراض، کبھی غم، کبھی فکر، نان و خورش، لباس و سکنی وغیرہ وغیرہ، خصوصاً متعلقین سے روابط اور ان روابط کے آثرات دل پر پڑتے ہیں۔ جس سے دل کی توجہ بُتی ہے پھر جذبات کی تکمیل کی خواہش اور اس خواہش کے لئے جدوجہد۔ اس میں معز کہ آرائیاں، ہیجانِ نفس کا باعث ہو سکتے ہیں اور پھر اس سے جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔

خلوت میں جا کر آدمی خود بخود کتنے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسے ہر شخص جانتا ہے اور گناہ اللہ عز و جل کے ساتھ تعلق میں کتنے حارج ہیں یہ کسی سے مخفی (یعنی پوشیدہ) نہیں اس لئے خلوت سے بڑھ کر گناہوں سے روکنے والی کوئی چیز نہیں۔ (نُزَهَةُ الْقَارِي شرح صحيح البخاری، باب کیف کان بد،

الوحى، ج ۱، ص ۲۴۲)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

وصال رسول پر خاتونِ جنت کا غم والم

حضرت سیدنا اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا تو حضرت سیدہ فاطمۃ الرَّحْمَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (شدَّةُ غمٍ کے سبب) فرمانے لگیں۔ ہائے باباجان! آپ صَلَّى اللَّهُ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کے بلاوے کو قبول کر لیا، ہائے باباجان!

جتنی الفردوس آپ کا مقام ہو گیا، ہائے باباجان! ہم جبریل علیہ السلام کو تعزیت

دیتے ہیں۔ (صَحِّيْحُ ابْنُ حِبَّانَ، کتاب التاریخ، ذکر الخبر المدحض... الخ)

ص ۱۷۶۵، حدیث ۶۶۲۲)

صلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَوَّا عَلَى الْحَبِيبِ!

نوحہ اور بے صبری میں فرق

شاریح مشکوٰۃ، حکیمُ الأُمَّةِ مفتی احمد یارخان نعیٰ علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِیٰ

اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: سیدہ (فاطمہ) رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہَا کے یہ الفاظ نہ تو

نوحہ ہیں نہ بے صبری، بلکہ حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فراق پر بے چینی

ہے جو بذاتِ خود عبادت ہے۔ نوحہ یہ ہے کہ میت کے ایسے اوصاف بیان کئے

جاویں جو اس میں نہ ہوں اور پیٹا جاوے۔ بے صبری یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی

شکایت کی جاوے۔ جناب سیدہ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہَا ان دونوں سے محفوظ ہیں۔ یہ

بھی خیال رہے کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں:

﴿1﴾ حضرت سید نا آدم علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فراق جنت میں۔

﴿3,2﴾ حضرت سید نا نوح علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت سید نا بھی

علی نبیتنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام خوفِ خدامیں ﴿4﴾ حضرت سید مثنا فاطمۃ

جناب سید هزینه رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں:

صَبَّتْ عَلَيْ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا

صَبَّتْ عَلَى الْأَيَامِ صِرْنَ لِيَالِيًّا

ترجمہ: مجھ پر ایسی مصیبتوں پڑیں کہ اگر روزِ روش پر پڑتیں تو وہ شب تاریک بن جاتے۔ (مرأة المذاجع شرح مشكوة المصايب، کتاب الفضائل

والشمائل، باب، ج ٨، ص ٢٩١

دن رات بھر یار میں آہیں بھرا کرو
رو یا کرو فراق میں زار و قطار میں

(وسائل بخشش از امیر اهل سنت، ص ۴۰۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

وصال رسول پر خاتون جنت کی قلبی کیفیت

امیر المؤمنین حضرت سید ناصری المرضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ جب محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والشلیٰ کا وصال ہو گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ

علیہ وآلہ وسّلہ کو دن کر دیا گیا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزار پر حاضر ہوئیں، خاکِ اقدس کی مٹھی بھری، آنکھوں پر لگائی، آنکھوں سے آنسو روایا ہو گئے اور زبانِ اقدس، غمِ دل کو ان الفاظ میں ڈھان لے لگی۔

(۱)..... اس شخص پر کیا ملامت ہو سکتی ہے جس نے تربتِ احمد مجتبی، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّمَ کو سونگھا ہے کہ وہ رہتی دنیا تک قیمتی سے قیمتی خوشبوؤں کو نہ سونگھے۔ محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّمَ کے جسدِ اطہر سے خاکِ تربت میں بسنے والی خوشبوؤں کو ہمیشہ کے لئے دوسری خوشبوؤں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔

(۲)..... مجھ پر مصالب و شدائد کی وہ سیاہ راتیں آن پڑی ہیں کہ ان کو دونوں پر ڈالا جاتا توراتوں میں تبدیل ہو جاتے۔ (الْوَفَا بِأَحْوَالِ الْمُحْسَنِ فِي مُتَرَجِّم)، ابواب وصالِ مصطفیٰ، چالیسوائی باب بعد وصالِ حضرت

فاطمہ کی کیفیت، ص ۸۳۱)

داغِ مُفَارَقَتْ تُولِّ مَلَاكَاشْ! اب ایسا ہو

رویا کروں فراق میں زار و قطار میں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہل سنت، ص ۴۰۹)

صلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ صَلَّوَ عَلَیْهِ الْحُبِیْبِ!

میت پر رونا کیسا؟

شاریح مشکوہ، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیی علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میت پر آواز سے یا صرف آنسوؤں سے رونا جائز ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میت پر آواز سے یا صرف آنسوؤں سے رونا جائز ہے بلکہ مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسے حضرت سیدہ فاطمہؓ اور ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور پر روتے ہوئے فرمایا تھا: ابا جان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جنت میں چلے گئے۔ اب وہی آنابند ہو گئی وغیرہ۔ ہاں! اس پر سریا سینہ کوٹنا، منہ پڑھپڑ لگانا، بال نوچنا، اس کے جھوٹے اوصاف بیان کرنا جیسے ہائے میرے پہاڑ، ہائے! کالی گھوڑی کے سوار۔ یہ سب حرام ہے کوئی حمیں داخل ہے۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکوہ المصالیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ج ۲، ص ۴۹۹)

نوحہ کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“، جلد اول صفحہ 854 پر صدر الشَّرِیعَه، بدْرُ الطَّرِیقَه حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یو ہیں وَاویلاً،

وَأَمْصِبِيتَا كَهْدَكَ چَلَّا نَا۔

(بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، تعزیت کا بیان، ج ۱، حصہ ۴، ص ۸۵۴)

نوحہ کرنے کا عذاب

شہنشاہِ خوشِ حصال، پیکرِ حسن و جمالِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: نوحہ کرنے والی عورت قیامت والے دن اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گی کہ اس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلو دھوں گے اور اس پر خارش کا گرتا اور لعنت کی چادر ہو گی وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ کر چینخترے اور چلا تے ہوئے کہے گی: ہائے بر بادی! - مالک عَلٰیْہِ السَّلَامَ کہیں گے: امین (یعنی ایسا ہی ہو)۔ پھر اس (یعنی رونے پیٹنے) میں سے اس کا حصہ جہنم کی آگ ہو گی۔

(کنز العمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۶۰)

حدیث ۴۲۴۷

سر کار و الاتیار، ہم بے گسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَوْحَهُ كَرْنَے والی اور نَوْحَهُ سنَنے والی پر لعنت فرمائی۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف اللام، ج ۶، ص ۳۲، حدیث ۱۷۰۵۸)

ایک سید زادے ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت امام حسن

بصري عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِيِّ سے پوچھا: کیا تاجر ارسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن
 جو دوسرا وقت صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بھی مہاجرین کی عورتیں
 کو حکم کرتی تھیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا! نہیں۔ پھر فرمایا: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ایک
 عورت روئی ہوئی بارگاہِ ارسالت مآب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئی
 جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہو گئے تھے، حضور نبی کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ
 عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے استفسار فرمایا: ”تجھے کس مصیبت نے رُلا�ا ہے؟“ اس
 نے عرض کی: ”میرے گھر کے تمام مردوفت ہو گئے۔“ آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
 وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔“ اس نے عرض کی:
 ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جب میرے لئے جنت ہے تو میں آج کے بعد کبھی نہ
 روؤں گی۔“ (قرآن العیون و مفرخ القلب المحررون مع الروض الفائق، الباب
 السادس في عقوبة النائحة، ص ۳۹۲)

سَيِّدُ الْمُبَلَّغِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کافر مان عظیم
 ہے: ”وَهُم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منه پر طما نچے مارے،
 گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واقیلاً مچائے۔“ (صحیح البخاری،
 کتاب الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب، ص ۳۶۶، حدیث ۱۲۹۴)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُؤْفَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ
ترجمہ گنز الایمان: صابریں ہی کو ان کا

حساب ① (پ ۲۳ الزمر: ۱۰) ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

بچے کی موت پر صبر کرنا

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا، اس طرح ارشاد فرمائے گا: ”اے میری بندی! میں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ روح محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی روح قبض کی تو تیرے دل نے جو عدالت کی اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سن! آج میری رضا و خوشبو دی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے لگھر یعنی جہت میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و مکال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلا نہیں۔“ (قرۃ العین و مفرح القلب المحزون مع الروض الفائق، الباب السادس فی عقوبة النائحة، ص ۳۹۵)

جنت میں گھر

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، داناے غیوب، مُرَبِّہ عن الغیوب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافر مانِ ذیشان ہے: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللَّه
عَزَّ وَجَلَّ (سب کچھ جاننے کے باوجود) فرِ شتوں سے استفسار فرماتا ہے: تم نے
میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں!

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِرْمَاتَاهُ: تَمَنَّى إِسْكَانَ دُلَّ كَأَصْلَلَ لِإِلَيْاهُ؟ فَرَشَّتَهُ عَرْضَ كَرْتَةٍ
بِهِنْ: حَسْنَاهُ! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِرْمَاتَاهُ: مِيرَابَنْدَهُ كَيَا كَهْرَبَاتَهُ؟ وَهُوَ عَرْضَ كَرْتَةٍ بِهِنْ:
وَهُوَ تَيْرِي حَمْدَكَرَبَاتَهُ اُورَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پُرْهَرَبَاتَهُ تَوَالَّلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِرْمَاتَاهُ
مِيرَبَنْدَهُ كَلِيَّ جَنَّتِ مِيلَغَرِبَنَا وَأَرَاسَ كَانَامِيَّتُ الْحَمْدَرَكَهُو۔ (جَمِيع)

^{١٨٠٠} حديث ٢٤٩، ص ١، ج ١، حرف الهمزة، قسم الأقوال، الجوامع.

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

بے پردگی سے توبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے مدنی
ماحول ضروری ہے ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے
福德ان (یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مدنی ذہن بنانے کیلئے
تبليغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول
سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحَنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَّلَ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول،
ستون بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں
ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ستون بھرے ماحول میں رچنے بننے کی برکت سے
مععدد اسلامی بہنوں کو شرعی پرداہ کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی ایسی ہی ایک
مدنی بہار ملا کھلہ فرمائیے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری
بيان کا لٹ لٹا ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکلدار مدنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے ۷.T. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پرداہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صبح و شام غفلت و معصیت میں بس رہا ہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سُٹاؤ بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! میں خواب غفلت سے بیدار ہو گئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشق رسول کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے کپنی توبہ کر لی۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! مددِ نبی رُّوح میرے لباس کا حصہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گنگانا نے میں مصروف رہتی تھی اب **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! نعتِ مصطفیٰ نے لگی۔ تادم تحریر دعوتِ اسلامی کی ذمیلی مشاورت کی خادمہ کے طور پر سُٹاؤ کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱)

کئی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو الہی! ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عقیقی میں سزا ہو
(وسائلِ بخشش از امیر اهل سنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۶۵)

صَلَوٌ عَلَى الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ایسی اسلامی بہن جو

گناہوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اس کو خوفِ خدا جیسی عظیم دولت مل گئی۔

بے پر دگی سے توبہ کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری

ہونے والے بیانات کی کیشیں خود بھی سنیں اور اپنے محابر رشتہ داروں کو بھی تھفہ

پیش کریں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وارستوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی

بھی دعوت دیتی رہیں کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور

وہ اجتماع میں شرکت کر کے قرآن و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو

گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا مدنی ذہن بنالے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے

لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عز و جل

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مد فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا

کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس

سے زیادہ ہے، ”مد فی قافلواں“ میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عز و جل

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم پھی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیر اهل سنت دامت بر سر کانہمُ العالیَ، ص ۱۹۳)

صلوٰا علی الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تیل ڈالنے کے مَدَنِی پھول

﴿فَرْمَانِ مَصَطَّفٍ﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے" (ابوداؤد ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے

اور سنگھی کرے (آشِعَةُ الْمُعَاتِ ج ۲ ص ۶۱۷) بالصامن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ ﴿ حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دن میں دو مرتبہ تیل

لگاتے تھے (مصنف ابن أبي شيبة ج ٦ ص ١١٧) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی،

دِماغ ترا اور حافظت قوی ہوتا ہے ﴿فَرَّمَانٌ مُصَطَّفٌ﴾ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوں (یعنی آبروؤں) سے شروع کرے، اس

سے سر کا درود ور ہوتا ہے، ”الْجَامِعُ الْحَمَدُ فِي رَصْدٍ“ دیتے
 ہیں۔ ﴿كَنْزُ الْعُمَالٍ﴾ میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکیٰ مدائی مصطفیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُٹی ھتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں ابروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سر مبارک پر

لگاتے تھے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۶۴ رقم ۱۸۲۹۵) (۷۶۲۹)

بیان نمبر 12

خاتونِ جنت
کا
وصالِ مبارک

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔
أَمَّا بَعْدُ ! فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۖ إِسْمٰ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۖ

خاتون جنت کا وصال مبارک

موتیوں کا تاج

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوخہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“، صفحہ 72 پر شیخ طریقت، امیر الہست، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ درود پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: ابتداء کے بعد حضرت سیدنا ابو عباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ العفو و رحیم کو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جئتی لباس میں ملکوبس "شیراز" کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: ما فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عز و جل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ! میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا کہ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ نے میری مغفرت کر دی اور مجھے تاج پہنا کر داخل جنت فرمایا۔

(القول البديع، الباب الثاني في ثواب الصلاة على رسول الله، ص ١٢٣، ملخصاً)

ہر درد کی دوائے صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّد
 تَعَوِّذْ ہر بلاہے صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّد
 صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدَ
 صَلُوا عَلَیْ الْحَبِيبِ!

وفات سیدہ کی خبر

حضرت سید ناعبد اللہ اتن عباں رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:
 رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈی شہزادی، خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ”أَنْتِ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقَّاً بِي“ یعنی میرے گھروالوں میں سب سے پہلے تم (وفات پا کر) مجھ سے ملوگی۔“ (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ذکر النساء الصحابیات، فاطمة بنت رسول الله،

ج ۲، ص ۵۰، حدیث ۱۴۴۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر ارشاد فرمائی کہ ”میرے اہل میں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔“ غیب کیا ہوتا ہے؟ آئیے! سنئے، چنانچہ مفسر شہیر، حکیم الامم مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنی غائب یعنی چھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح (محصول۔ مرادی معنی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو

کہ ظاہری باطنی حواس (محسوس کرنے کی قوتوں) اور عقل سے چھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ،

نَاكْ، كَانْ وَغَيْرَهُ مَعْلُومٌ هُوَ سَكِّنَهُ اُورَنَهُ غُورُ وَفَكْرٌ مَعْقُلٌ مِّنْ آسَكِهِ۔ (تَفْسِيرٍ

نعيیمی، ج ۱، ص ۱۲۷)

مَثَلًا جَنْتَ بَهَارَ لَنَهُ اسْ وَقْتٌ غَيْبٌ هُوَ كَيْوَنَهُ اسْ كُوْهَمْ وَ اسْ (يعني
آنکه، نَاكْ، كَانْ وَغَيْرَهُ) مَعْلُومٌ هُيْ نَهَيْسَ كَرْسَكَتَنَهِ۔

حَضْرَتِ سَيِّدُ نَامَمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ شِيرازِيَّ بِيضاوِي رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
فَرْمَاتَهُ ہیں: ”غَيْبٌ سَمَّ مَرَادٍ پُوشِیدَهٗ شَيْءٌ ہے کہ حَسْ اس کا ادراک نَهَ کَرْ سَكَنَهِ
(وَ اسِ خَسِ لَعْنِ دِكَيْخَنَهِ، سَنَنِ، سُونَگَنَهِ، چَخَنَهِ اور چَھُونَهِ سَنَنِ جَانَا جَانَهِ سَكَنَهِ) اور بَدَاهَتِ عَقْلٌ
اس کا تَقَاضَ نَهَيْسَ كَرْتَیِ۔“ (تَفْسِيرُ الْبَيْنَضَاوِيِّ، ج ۱، ص ۱۸۰)

ایمان افروز خواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے مکنی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفے
صلی اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْبٌ کی باتیں جانتے ہیں۔ آئیے! اسِ ضَمْنَنِ میں ایک
ایمان افروز خواب مُلاکظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے شیخ طریقت، امیر
اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت
برَسَّکَاتُهُمُ الْعَالِیَّہ کو جو کچھ بتایا اس کا حُلَاصَہ یہ ہے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ!** مجھے خواب
میں جناب رسالت آبِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت ملی،
ہمت کر کے عرض کی: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کو علم غَيْبٌ

ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اس کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ نے ایک آیتِ قرآنی سنائی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کے لب ہائے مبارکہ سے تلاوت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کی خوش آوازی اور ادائیگی حروف کا حُسنِ اسلوب (یعنی حروف کی اپنے مخارج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مر جبا! ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قراءت میں نے کبھی نہیں سنی، آیتِ شریفہ میں بھول گیا ہوں، ہاں! اتنا یاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخر میں لفظ ”بِضَّيْعَى“ تھا اس پر امیر الہست دامت برَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے پارہ 30 سورۃُ التَّکوِیر کی آیت نمبر ڈبل بارہ (24) سنائی، ”وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِصَنْعَىٰ“ ③ وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے، ہاں! یہی آیت کریمہ تھی امیر الہست دامت برَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے ان کو آیت کریمہ کا ترجمہ بتایا اور فرمایا کہ یقیناً سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَآلِہ وَسَلَّمَ کو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت و عنایت سے علم غیب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے کوئی اس وسے میں نہ پڑے کہ لو بھئی! خوابوں سے علم غیب ثابت کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ غیر بنی کاد دیکھا ہوا خواب توجہت (یعنی دلیل)، ہی نہیں امیر الہست دامت برَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ فرماتے ہیں کہ میں اقر اکرتا ہوں کہ واقعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں، خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علم غیب کا

شان خاتون بنت
۴۴۵

ثبت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیت کریمہ واقعی علم غیب مصطفیٰ پر وال (یعنی دلیل) ہے۔ لہذا ذکر کردہ آیت مع ترجمہ ملا کاظم فرمائیے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَيْنِينِ^{۲۳}
ترجمہ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے
(پ ۳۰ التکویر: ۲۴) میں بخیل نہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مکن مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بتائے گا وہی جس کو علم ہو گا۔ تو بلا شک و شبہ ربُّ الْعَلَمِینَ کی عنایت سے رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينْ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ علم غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ عاشق ما و رسالت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ ربِّ الْعَزَّۃِ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں ڈروو
(hadائقِ بخشش از امام اهلسن特 علیہ رَحْمَةُ ربِّ الْعَزَّۃِ)

شرح کلام رضا:

یا زَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عظمت نشان کے کیا کہنے اشہبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مبارک سرکی آنکھوں سے اپنے پاک پروردگار کا دیدار کیا، تو یوں اللَّه

عَزَّوَجَلَ جُوكِهِ غَيْبُ الْغَيْبِ هُوَ وَهُبْحِي اپنے نِصْلِ وَكَرْمِ سے آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر نَظَارَہِ وَآشْکارَ ہو گیا تواب کوئی اور غَيْبِ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کس طرح نہیں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔

صَلَّوَاعَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاڪَھَه فرمایا کہ خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے ہی غَيْبِ خبر عطا فرمادی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ اب یہ مُلاڪَھَه فرمائیے کہ وصالِ مصطفیٰ کے بعد خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیفیت کیا تھی؟

غمِ مصطفیٰ کا غلبہ

سرکار مدینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدہ مثنا فاطمۃ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلکہ ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیوں کی مسکراہست ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدہ مثنا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدہ مثنا اسماء بنت

عَمَّيْسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَفَرَتْ مِنْ جَبَشَةَ مِنْ دِيكَحَا هِيَ كَمَا نَفَرَتْ مِنْ دِيكَحَا
 كِيْ شَاخِينْ بَانِدَهْ كِرَايِكْ دَوْلِيْ كِيْ سِيْ صُورَتْ بِنَا كَرَأْسَ پَرَپَرَدَهْ دَالِ دِيَتْ هِيَنْ۔ پَھَرْ
 آنَهُوْ نَفَرَتْ مِنْ حَجَورَ كِيْ شَاخِينْ مِنْغُوا كِرَأْنِيْسَ جَوَرَ كَرَأْسَ پَرَکَرَأْتَانْ كَرَسِيدَهْ خَاتَونْ جَتْ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كُودَهَا يَا۔ آپْ بَهْتَ خَوشْ هُوْمِيْسَ اُورَلَوْنْ پَرَمَسْكَرا هِيَتْ آَغْئِيْ۔ لِسْ
 تَيَّيِيْ اِيْكْ مَسْكَرا هِيَتْ تَقْهِيْ جَوَرَ كَارَمَيْنَهْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَوَصَالِ طَاهِرِيْ
 كَبَعْدِ دِيَكَهِيْ گَئِيْ۔ (جَذْبُ الْقُلُوبِ (مُتَرَجَّم)، ص ۲۳۱)

پُچُو زَهْرَا باش از مخلوق رو پوش

که دَر آغوش شَبَیرے به بینی

یعنی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پرہیز گارو پرده دار ہنو،
 تاکہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شَبَیر نامدار، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو۔

صَلَّوَ عَلَى الْحَبِيبِ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کتنی اسلامی بہنیں پرده کرتی ہیں۔

ما حول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے۔ شرعی پرده کرتے ہوئے جھجک
 محسوس ہوتی ہے۔ کیا ایسے حالات میں شرعی پرده ترک کر دیا جائے؟ نہیں،
 شرعی پرده ہرگز ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم تکی ہے اور بے پرده گی سخت گناہ۔ پرده

کرنے میں جتنی تکلیف زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی ان شاء اللہ عَزَّ وَجَلَّ زیادہ

لے گا۔ منقول ہے: أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَزُهَا لِيْنِ فَضْلٌ تَرِينَ عِبَادَتَ وَهُوَ

جس میں رحمت زیادہ ہو۔“ (كَشْفُ الْخِفَاء، حرف الهمزة مع الفاء، ج ۱،

ص ۱۴۱، حدیث ۴۵۹)

شیخ الاسلام حافظ حنفی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ وی)

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے

ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنبوی، کتاب

الحج، باب بیان وجوه الاحرام.....الخ، ج ۱، ص ۳۹۰)

نبی رحمت، شفیع امتحانی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان

ہے: أَفْضَلُ عَمَلٍ وَهُوَ جِسْ پُر نفوس کو مجبور کیا جائے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، الشطر الاول، ج ۴، ص ۷۵)

حضرت سیدنا ابراہیم بن اذہم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے ہیں:

”حشر میں وہ عمل وہ ن دار ہو گا جو دنیا میں دشوار محسوس ہوتا ہے۔“

(تذکرۃ الاولیاء، مترجم)، ص ۷۲

ہاں! اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! مفسر

شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان ”نور العرفان“

صفحہ 772 پر فرماتے ہیں: ”جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری،

مجھوں کے دل میں نفاق ہے، رب تعالیٰ المحفوظ رکھے۔” (تفسیر نور

العرفان، پ ۱۰، التوبہ، تحت الایہ: ۸۱، ص ۷۷۲)

اَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْجَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بعض اسلامی بہنیں یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ بس ”ہمارے لئے

دل کا پرده کافی ہے“، یہ کہنا درست نہیں، درست کیوں نہیں؟ آئیے! مُلا جط

فرمائیے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397

صفحات پر مشتمل کتاب ”پردوے کے بارے میں سوال جواب“، صفحہ 193

پرشیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلاں محمد

الیاس عطاً قادری رضوی دامت برکاتہو تھو الفالیہ فرماتے ہیں: ”یہ شیطان کا یہت

بڑا اور بڑا وار ہے اور اس قول بدتر آذیوں میں ان قرآنی آیات مبارکہ کے

انکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردوے میں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً

پارہ 22 سورۃُ الْأَحْزَاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجمہ کنز الایمان: اور

اپنے گھروں میں ظہری رہو اور بے پردوہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردوگی۔

اسی سورۃ مبارکہ کی آیت نمبر 59 میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے نبی! اپنی

بیسیوں اور صاحبوزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا

ایک حصہ اپنے منہ پرڈا لے رہیں.....الخ۔ سورۃُ التور کی آیت نمبر 31 میں

ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا بنا و نہ دکھائیں الخ۔ جو حسم کے پردے کا مُطلقاً انکار کرے اور کہے کہ ”صرف دل کا پردہ ہونا چاہئے“، اُس کا ایمان جاتا رہا۔ شادی شدہ تھی تو نکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مرید تھی تو بیعت بھی ختم ہوئی اگر فرض حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گوشۂ زعہگی کے تمام نیک اعمال بر باد ہو گئے۔ اپنے اس گفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کرنے سے مسلمان ہوا اور شوہر اول ہی سے نئے سرے سے نکاح کرے۔ (ہاں! اگر شوہر اول نکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے) اور مرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامع شرائط پیر سے بیعت ہو جائے۔ البتہ اگر کوئی پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکم گفر نہیں۔

کفر سے توبہ نیز تجدید ایمان و تجدید نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینۃ کی طرف سے شائع کر دہ 16 صفحات کے مختصر رسالے ”28 کلمات کفر“ سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عز و جل ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ امین بجاء النبی الکمین صَلَّی اللہُ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ

حقیقت تو یہ ہے کہ ”ظاہر“ دل کا نہ مانندہ ہے، دل اچھا ہو گا تو اس کا اثر خارج میں بھی ظاہر ہو گا لہذا پردہ وہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ عز و جل کی اطاعت کی طرف مائل ہو گا، پھر انچھے میرے آقا علیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو محض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہوجاتا۔ (فتاویٰ رَضِویَّہ، ج ۲۲، ص ۶۰۵)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور خیڑھ سے پردہ کرو ان سے ہرگز بے تکلف مت بہو
ورنه سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاو گی
(وسائل بخشش از امیر اہلسنت دامت برَسَاطُهِمُ الْعَالِیَّةُ، ص ۶۶۹)

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَبِيبِ!
صلواتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

خاتون جنت کی وصیتیں

حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے وصال سے قبل دو وصیتیں فرمائیں: (۱)..... حضرت سید ناعلیٰ المرتضی گرام اللہ تعالیٰ وجہہُ الْكَرِيمُ کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد آپ حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیں، پھر اپنے حضرت سید ناعلیٰ گرام اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم نے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت پر عمل کیا۔ یہ نکاح زیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہتمام سے ہوا۔ (الْكُمال (مُتَرَجَّمٌ) مع مرآۃ المناجیح، ج ۸، ص ۷، مُلَخَّصًا)
(۲)..... جب میں دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دُن کریں تاکہ میرے

جنازے پر نامحرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاویٰ رَضِویَّہ، ج ۹، ص ۳۰۷)

خاتونِ حُكْمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَدِيَّاً تَشْرِيفَ لِجَانِ سَهْنَى
قَبْلَ وَصِيَّتِ فَرْمَى، وَصِيَّتِ كَمْ كَبِيَّتِ هِيَ؟ أَوْ رَأْسَ كَمْ فَضَائِلَ هِيَ؟ آئَيَهُ!
مُلَاقِطَهُ فَرْمَى يَهُ!

وَصِيَّتْ كَمْ كَهْتَرِهِ هِيَ؟

بِهَارِ شَرِيعَتِ مِنْ هِيَ: وَصِيَّتْ كَرْنَى كَامْطَلَبِ يَهُ كَهْ بُطُورِ اِحْسَانِ
كَسِيَّ كَوَانِيَّ مِنْ رَنَى كَبُعدِ اِپَنِيَّ مَالِ يَا مِنْفَعَتِ كَامَلَكِ بَنَانَ.
(بِهَارِ شَرِيعَتِ، وَصِيَّتْ كَابِيَانِ، جِ ۳، حَصَّهُ ۱۹۴، صِ ۹۳۶)

وَصِيَّتْ كَمْ أَقْسَامِ

وَصِيَّتْ چار قُسمِ کی ہے: (۱) واجبه: جیسے زکوٰۃ کی وَصِيَّت اور
کفاراتِ واجبه کی وَصِيَّت اور صدقة، صیام و صلوٰۃ کی وَصِيَّت (۲) مباحہ:
وَصِيَّتِ اغْنیَاءِ کے لئے (۳) وَصِيَّتِ مَكْرُوهَهُ: جیسے اہلِ فُسْقٍ و (اہلِ) مَعْصِيَّت
کے لئے وَصِيَّت جب یہ گمانِ غالب ہو کہ وہ مَالِ وَصِيَّت گناہ میں صرف کرے
گا (۴) مُسْتَحِبٌ: اس کے علاوہ کے لئے وَصِيَّت مُسْتَحِب ہے۔

(الْأَذْرُ الْمُخْتَارُ وَرَدُ الْمُخْتَارُ، کتاب الْوَصَالِيَا، جِ ۱۰، صِ ۳۵۴)

اس کو آپ اس طرح یاد رکھیں کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے
لئے وَصِيَّت فرض ہو گی اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں
وَصِيَّت کرنا واجب ایسے معاملات جو مستحبات میں سے ہیں ان کی وَصِيَّت کرنا بھی

مستحب مباح کاموں کی وصیت بھی مباح، مکروہ کاموں کی وصیت مکروہ اور حرام کاموں کے لئے وصیت کرنا حرام۔

وصیت باعثِ مغفرت

سرکار مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صاحبِ مُعَظَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اچھی وصیت پر مرا وہ دین کے راستے اور سنت پر مرا اور تقویٰ و شہادت کی موت مرا اور بخشا ہو امرا۔“ (مشکوٰۃ المصالیح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، ج ۱، ص ۵۶۷، الحدیث ۳۰۷۶)

مفسر شہیر، حکیمُ الامم حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (اچھی وصیت سے مراد یہ ہے کہ) مرتبے وقت اپنے مال کا کچھ حصہ فقراء پر یا کسی کارِ خیر میں لگانے کی وصیت کر گیا یا کسی دینی ادارہ میں لگانے کی وصیت کر گیا۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نیک عمل بظاہر معمولی تر ہیں مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے دیکھو! بعدِ موت مال را خدا میں خرچ کرنا معمولی کام ہے کہ وہ انسان اب مال سے بے نیاز ہو چکا مگر اس پر بھی اتنا بڑا ثواب ملا اور ایسے درجے کا مستحق ہوا۔ اسی لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی بلکہ انہیں جانو، کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچالیتا ہے اور معمولی گناہ کرنے لوک کہ بھی چھوٹی چنگاری

گھر جلا دیتی ہے۔ خیال رہے کہ یہاں شہادت سے مراد حکمی شہادت ہے۔ (مِرَأة)

المناجيح شرح مشكورة المصاييف، باب الوصاياج، ص ٣٨٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے وصیت کے بارے میں سنائیں
بھی اس پر عمل کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن کے جو حقوق ہمارے
ذمہ ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور جو حقوق ادا کرنے میں وقت درکار ہے
(ابھی نہیں ہو سکتے) اپنے محارم میں سے کسی کو ان کی وصیت فرمادیں۔ اس کے متعلق
مزید رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخ طریقت، امیر الہست،
بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت
برکاتہمُ العالیہ کا مرتب کردہ 16 صفحات پر مشتمل رسالہ "مدفنی وصیت نامہ"
حاصل فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ کو اپنی وصیتیں لکھنے میں بھی بہت مدد
ملے گی۔ اور وصیت کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی
ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار
شریعت" جلد 3، انیسویں حصے سے "وصیت کا بیان" کا مطالعہ فرمائیں۔

خاتون جنت کو کس نے غسل دیا؟

اعلیٰ حضرت، عظیم امیر کرت، عظیم المرتبت، پروانۃ شمع رسالت مولانا

شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن اس کی وضاحت کرتے ہوئے "فتاویٰ

رضویہ“ (مُخَرَّجَهُ لِعْنِيْمُ - خَرَّجَهُ) جلد ۹ میں ارشاد فرماتے ہیں : وہ جو منقول ہوا کہ سیدنا علی گَرَمَ اللَّهُ وَجْهَهُ نے حضرت بتوں زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا : اولًاً (پہلی بات تو یہ کہ) اس کی ایسی صحّت ولیاقتِ حجّیت محل نظر ہے (یعنی اس کے صحیح ہونے اور دلیل بننے کے لائق ہونے پر اعتراض ہے)۔

ثانیاً (دوسری یہ کہ ایک) دوسری روایت یوں ہے کہ اس جناب کو حضرت ام ایکمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دائی نے غسل دیا۔ ثالثاً (تیسرا یہ کہ یہاں) بمعنی امر شائع (یعنی چونکہ آپ گَرَمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ وَجْهُهُ الْكَرِيمُ نے غسل دینے کا حکم فرمایا تھا اس وجہ سے آپ گَرَمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کی طرف ہی غسل دینے کی نسبت کر دی گئی اور عربی کلام میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کام کرنے کی نسبت اس کام کا حکم دینے والے کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے کہا جاتا ہے : بادشاہ نے فلاں قوم سے جنگ کی (حالانکہ بادشاہ خود تھیار لے کر جنگ نہیں کرتا بلکہ فوج کو جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس حکم دینے کی وجہ سے جنگ کرنے کی نسبت ہی بادشاہ کی طرف کر دی جاتی ہے، اسی طرح) حدیث میں آیا : نبی صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اذان دی (یعنی اذان کا حکم دیا)۔

رَابِعًاً (چوتھی یہ کہ) اضافتِ فعل بسوئے مُسَبِّب غیرِ مُسْتَنِّکَر اور حدیثِ علی ان وجوہ پر محمول کرنے سے تعارض مُرتفع یعنی (بعض دفعہ کسی کام کی نسبت اس کی طرف کر دی جاتی ہے جو اس کام کے کرنے کا سبب ہوتا ہے اور یہ کوئی غیر معروف بات نہیں،

خاتونِ جست حضرت سید شما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دینے جانے کا سبب

چونکہ امیر المؤمنین حضرت سید ناعلیٰ المرتضی اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ بنے اس طور پر کہ آپ اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ نے انہیں غسل دینے جانے کا حکم فرمایا، یا آپ اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ نے غسل کا سامان مہیا فرمایا اس بنا پر غسل دینے کی نسبت آپ اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کی طرف ہی کر دی گئی، چنانچہ حضرت سید شاام ایکن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت سید ناعلیٰ المرتضی اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کے غسل دینے کی روایتوں میں تطبیق اس طرح ہو گی کہ) اُم ایکن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اپنے باتھوں سے نہلا کیا اور سید ناعلیٰ اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ نے حکم دیا اس سباب غسل کو مہیا فرمایا۔

خامساً..... (پانچوں یہ کہ) مولیٰ علی اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ کے لئے خصوصیت تھی اور وہ کا قیاس ان پر روا (یعنی ذرست) نہیں، ہمارے علماء جو شوہر کو غسل زوج سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسبب اعدام محلن، ملکِ نکاح ختم ہو جاتی ہے (یعنی مرنے کے بعد چونکہ نکاح کا محلن ہی ختم ہو گیا لہذا نکاح بھی ختم ہو گیا اور جب نکاح ختم ہوا تو شوہر اجنبی ہو گیا۔

اسی لئے منقول ہوا کہ سید ناعلیٰ اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (غسل دینے والے) امر پر اعتراض کیا، حضرت مرتضی (اَكْرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ) نے جواب ارشاد فرمایا: کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”إِنَّ فَاطِمَةَ زَوْجُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ یعنی فاطمہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہے۔“

تو دیکھو! اس خصوصیت کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ رشتہ مُنقَطع (یعنی ختم) نہیں یہ جواب نہ فرمایا کہ شوہر کو اپنی عورت کا نہلا ناروا ہے۔ اس سے اور بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے نزدیک صورتِ مذکورہ میں مذهب، عدم جواز تھا (یعنی صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے نزدیک مرد کا یوں کی میت کو غسل دینا ناجائز تھا) جب تو حضرت ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے انکار فرمایا اور حضرت سیدنا علی (رضی) (کرم اللہ تعالیٰ وجہهُ الکریم) نے اسے تسلیم فرمایا اپنی خصوصیت سے جواب دیا۔ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجہ)، ج ۹، ص ۹۴-۹۲، ملنقطاً)

سیدہ زہراء کا جنازہ

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسند موقول ہے کہ حضرت فاطمۃ الرَّحْمَةِ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ (کنزُ الْعَمَال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۰۳، حدیث ۴۲۸۵۶)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ القوی مسند موقول ہے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا فاطمۃ رحمۃ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ (کنزُ الْعَمَال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۹۹، الحدیث ۴۲۸۱۶)

شَارِحٌ مُشْكُوٰة، حَكِيمُ الْأُمَّةِ مُفْتَقِي اَحْمَدَ يَارْخَانْ نَعْمَى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِيٰ
فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ
کا جنازہ پڑھایا۔ (مراہ الفناجیع شرح مشکوٰۃ المصالیع، کتاب الفضائل، باب
مناقب اہل بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض اسلامی بینیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی کہانی اور اس طرح کے دیگر من گھرتوں قصے پڑھتی اور گھروں میں
پڑھاتی ہیں۔ آئیے! اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں کہ یہ پڑھنا کیسا
ہے؟ پھر دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 499
صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے أحكام“ صفحہ 485 پر شیخ طریقت، امیر
الہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری
رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: داستان عجیب، شہزادے کاسر، دس بیسیوں
کی کہانی اور جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہانی وغیرہ، سب من گھرتوں قصے
ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پہنچ بنا م ”وصیت نامہ“ لوگ
 تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس
کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات
وغیرہ لکھے ہیں اس کا بھی اعتبار نہ کریں۔

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْحَبِيبِ!

”وَسَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ“ کے بارہ حروف کی نسبت سے سورہ یسین شریف کے ۱۲ فضائل

اگر ایصال ثواب کے لئے پڑھنا ہے تو کلمہ شریف پڑھئے، دُرود پاک پڑھئے، سورہ یسین پڑھئے، سورہ مُلک پڑھئے، قرآن پاک کی تلاوت کنجے۔ ان شاء اللہ عز و جل ثواب کا عظیم خزانہ حاصل ہو گا۔ آئیے! سورہ یسین شریف کے فضائل ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

قرآن کا دل

(۱) حضرت سید نا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار والاتبار، ہم بے کسوں کے مدگار، شفیع روزگار، دو عالم کے مالک و مختار، حسیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورہ یسین قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عز و جل کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مسند احمد، مسند البصريین، معقل بن یسار، ج ۸، ص ۲۳۶،
الحدیث ۲۰۸۳۶، ملقطاً)

10 قرآن کا ثواب

(۲) حضرت سید نا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نورِ جسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورہ یسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن

پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء

فی فضل سورة يس، ص ۶۷۱، الحدیث ۲۸۸۷)

دنیا و آخرت کی بھلائی

(3).....حضرت سید ناسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سردارِ مگھہ مکرمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تورات میں سورہ لیسین کا نام معمّۃ ہے، کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی عطا کرتی ہے، اس سے دنیا و آخرت کی بلا کسی دُور کرتی ہے اور آخرت کی ہولناکیوں سے نجات بخشتی ہے۔ اور اس کا نام دافعۃ اور قاضیۃ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر برائی کو دُور کر دیتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے، جس شخص نے اس کی تلاوت کی یہ اس کے لئے 20 حج کے برابر ہے اور جس نے اس کو سنا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار دینار خرچ کرنے کے برابر ہے اور جس نے اس کو لکھا پھر اسے پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار دواں میں، ہزار روپر، ہزار یقین، ہزار بیکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوں گی اور اس سے ہر دھوکا اور بیماری نکال دیتی ہے۔ (کنز العمال، کتاب الانذکار، قسم الاقوال، سورہ یس، ج ۱، الجزء الاول، ص ۲۹۴، حدیث ۲۶۸۳)

شہید کی موت

(4).....حضرت سید ناسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم،

رسولِ مختشم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ ہر رات سورہ لیسین کی تلاوت کرتا رہا پھر مر گیا تو وہ شہید مرے گا۔

(المعجم الاوسيط، بقية ذكر من اسمه محمد، ج ۵، ص ۱۸۸، حدیث ۷۰۱۸)

تمام حاجات پوری ہوں

(5)..... حضرت سید ناعطا بن ابو رباح تابعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ التَّعَالَى سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، سر و رقبہ و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن کی ابتداء میں سورہ لیسین کی تلاوت کرے گا، اس کی تمام حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ طہ ویس، ص ۳۵، حدیث ۳۴۱۹)

پہلے گناہ معاف

(6)..... حضرت سید نا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیش کھشور پاک، صاحبِ اولاد صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لئے اس سورہ لیس کی تلاوت کرے گا، اس کے پہلے کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، تو تم اس کی تلاوت اپنے مرنے والوں کے پاس کرو۔ (شَفَعُ الْإِيمَان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور

والآیات، ج ۲، ص ۴۷۹، الحدیث ۲۴۵۸)

نزع میں آسانی

(7).....حضرت سید نا ابو درداء رضي الله تعالى عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورہ یسین تلاوت کی جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر (اس کی روح قبض کرنے میں) نرمی فرماتا ہے۔ (كنز العمال، كتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸،الجز، الخامس عشر، ص ۲۴۰، حدیث ۴۲۱۷۹)

مغفرت کا انعام

(8).....حضرت سید نا ابو قلاب رحمة الله تعالى عليه سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے سورہ یسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور جس نے بھوک کی حالت میں پڑھی وہ شکم سیر ہو جائے گا اور جس نے راستہ بھول جانے کی حالت میں پڑھی وہ رہنمائی پالے گا اور جس نے کسی چیز کے گم ہونے پر اس کی تلاوت کی تو اسے گم شدہ چیز مل جائے گی اور جس نے کھانے پر اس کے کم ہونے کے خوف سے تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا اور جس نے کسی مرنے والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللہ عز و جل اس پر نرمی فرمائے گا جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی دشواری پر سورہ یسین کی تلاوت کی اس پر آسانی ہو گی اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پاک

کی تلاوت کی اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔ (شعب

الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والایات، ج ۲،

ص ۴۸۱، الحدیث ۲۴۶۷)

دل نرم ہو گا!

(9) حضرت سید نا ابو جعفر محمد بن علی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی پائے تو وہ ایک پیالے میں زعفران سے یہ سـ وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ لکھے، پھر اسے پی جائے۔ (ان شاء اللہ عز و جل اس کا دل زم ہو گا)۔ (المرجع السماوی، ص ۴۸۲، الحدیث ۲۴۶۸)

ہر حرف کے بدلتے مغفرت

(10) امیر المؤمنین حضرت سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر جمع کو اپنے والدین، دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کی اور سورہ یسین کی تلاوت کی تو اللہ عز و جل اس کی بخشش و مغفرت فرمادے گا۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ج ۸،

الجزء السادس عشر، ص ۱۹۵، حدیث ۴۵۴۷۸)

(قبکی زیارت کا حکم مردوں کے لئے ہے اسلامی بہنوں کو قبرستان جانا منع ہے گھر

پر ہی تلاوت فرم اکارا کا ثواب والدین کو ایصال کر دیں۔)

عظیم سعادت

(11).....حضرت سید تنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سر کا مردینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن حکیم میں ایک سورت ہے جسے اللہ عز و جل کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے، اس کے پڑھنے والے کو اللہ عز و جل کے ہاں شریف کہا جاتا ہے، قیامت کے روز، ربیعہ اور مضر قبل سے بھی زائد افراد کے حق میں اس کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی، وہ سورہ یسین ہے۔“ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف القاف، محلی بآل من هذا الحرف، ج ۵، ص ۳۳۸، حدیث ۱۵۵۲۰)

برکات یسین

(12).....دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 595 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمحضی عظیم علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورہ یسین پڑھواس میں بیس برکتیں ہیں: ﴿۱﴾بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔
 ﴿۲﴾پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ ﴿۳﴾نیکا پڑھے تو لباس ملے۔
 ﴿۴﴾مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔

﴿5﴾ عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ ﴿6﴾ یمار پڑھے تو شفا پائے۔ ﴿7﴾ قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ ﴿8﴾ مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ عز وجل کی طرف سے مدد ہو۔ ﴿9﴾ غمگین پڑھے تو اس کار نج خود رہو جائے۔ ﴿10﴾ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ مل جائے۔ سورہ لیسین کی ایک آیت سالم ﴿قُولًا مِّنْ رَّبِّ رَّحِيمٍ﴾ (پ، ۲۳، یس:۵۸) کو ایک ہزار چار سو انہتر (1469) بار پڑھو، ان شاء اللہ عز وجل جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی، خواجدیری میں لکھتے ہیں: یہ مجرّب ہے۔ اور سالم ﴿قُولًا مِّنْ رَّبِّ رَّحِيمٍ﴾ (پ، ۲۳، یس:۵۸) کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حادثات اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صحیح کو سورہ لیسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لیسین

قرآن کا دل ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۹۴)

صَلَّوَاعَلَى الْحَسِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”مُلْك“ کے تین حرف کی نسبت سے سورہ ملک کے ۳ فضائل

(1) حضرت سید ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب

بندہ قبر میں جائے گا تو (عذاب) اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ کھڑے ہو کر سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر (عذاب) اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔“ پس یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے بچاتی ہے، توراة میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ،

كتاب التفسير، تفسير سورة الملك ج ۳، ص ۳۲۲، حدیث ۳۸۹۲)

بیداری تک حفاظت

(2).....حضرت سید نا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میٹھے آقا، مکنی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں قرآن میں ایک سورت پاتا ہوں اس کی 30 آیات ہیں جو شخص سوتے وقت اس (سورت) کی تلاوت کرے، اس کے لئے 30 نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے 30 گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے 30 درجات بلند کئے جائیں گے،

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ أَپِنَّ فِرْشَتَوْنَ مِنْ سَعِيدٍ إِلَيْهِ أَنْ يَطْهِرَ إِلَيْهِ أَنْ يَطْهِرَ

جو اس پر اپنے پر بچھادے گا اور جانے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرے گا اور یہ مُجَادِلَه (یعنی جھگڑا) کرنے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قبر میں جھگڑا کرے گی اور یہ ”بَرَكَ اللَّهُ عَنْهُمْ“ ہے۔ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة مع النون، ج ۳، ص ۲۳۰، حدیث ۸۴۷۹)

نجات دلانے والی

(3)حضرت سید ناعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث تختے کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ سورت پڑھو: ”بَرَكَ اللَّهُ عَنْهُمْ“ اور یہ سورت اپنے اہل و عیال، اپنے تمام بچوں، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ (اس کی انہیں تعلیم دو) کیونکہ یہ نجات دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے قاری کے لئے اپنے رب کے پاس جھگڑنے والی ہے اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائے اور اسکے سبب اس کا قاری عذاب قبر سے بھی نجات پا جائے گا۔

(الدر المنثور، پ ۲۹، سورۃ الملک، ج ۸، ص ۲۳۱)

معمول رسول

سرکار مدینہ منورہ، سردارِ مگھہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

شان خاتون بنت
شان خاتون بنت
اس وقت تک آرام نہ فرماتے جب تک الٰم تنزیل، اور تَبَرَّكَ الْذِي بَيَّنَ
الْمُلْكُ تلاوت نہ فرمائیتے۔

(الادب المفرد، باب ما يقول اذا أوى الى فراشه، ص ٣٥٣، حدیث ١٢٠٧)

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر رات سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے، **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ**! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلاں محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برَّکاتُهُمُ الْعَالِیَّہ کے اسلامی بہنوں کو عطا کردہ 63 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 3 میں ہے کہ ”کیا آج آپ نے نمازِ خُج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آئیہ الکرسی، سورہ اخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورہ ملک پڑھیا سن لی؟“ (۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! امیر اہلسنت دامت برَّکاتُهُمُ الْعَالِیَّہ بھی ہماری توجہ اسی طرف کروار ہے ہیں۔ یہ مدنی انعامات نیک بننے کا نسخہ ہیں اگر ہم روزانہ فکر مدینہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو ہمارے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا بھی خزانہ ہاتھ آئے گا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (**الْجَامِعُ الصَّفِيرُ لِلشِّیَوْطِیِّ** مع فیض

القدیر، حرف الفاء، ج ۴، ص ۵۸۲، الحدیث ۵۸۹۷)

(۱) اسلامی بہنوں حیض و نفاس کے ایام میں قران پاک کی تلاوت نہ کریں۔

دُعائے عَطَار

مَدْنِي انعامات کی عاملات کے لئے امیر الہست دامت برَسَکَتُهُمُ العالیَه
کی دُعا بھی ہے۔ فرماتے ہیں: ”يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے مَدْنِي
انعامات پر عمل کر کے روزانہ اس رسالے میں دینے گئے خانے پر کر کے ہر ماہ اپنی
ذیلی مشاورت ذمہ دارہ کو جمع کروائے تو اس کے عمل میں استقامت عطا فرم اکر
اس کو اپنی مقبول بندی بنالے۔“

تو ولی اپنا بنالے اس کو رت کم یہاں

مَدْنِي انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”واحد“ کے چار حروف کی نسبت
سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل

(1) خوش نصیب کون؟

حضرت سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے

عرض کی: يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! قیامت کے دن آپ صَلَّى اللَّهُ
تعالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون
ہوں گے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میراً مان یہی تھا کہ تم سے پہلے

مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش فضیب وہ ہو گا جو صدقِ دل سے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہے گا۔ (صَحِيْحُ البُخَارِيْ، کتابِ العلم، بابِ الحرص علیِ الْحَدِيثِ، ص ۱۰۰، حدیث ۹۹)

۲) افضل ذكر و دعا

حضرت سید ناجا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : میں نے شہنشاہ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : سب سے افضل ذکر "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ہے اور سب سے افضل دعا "الْحَمْدُ لِلَّهِ" ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتابِ الادب، بابِ فضل الحامدین، ص ۶۰۹، حدیث ۳۸۰۰)

۳) آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

حضرت سید نابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرزوں، دو جہاں کے تابوؤ، سلطانِ بحر ویر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جس بندے نے اخلاص کے ساتھ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(سنن الترمذی، احادیث شقی، بابِ دعاء ام سلمہ، ص ۸۲، حدیث ۳۵۹۰)

تجدید ایمان (4)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المیلگین، رحمة للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: بیار سوول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ فرمایا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کثرت سے پڑھو۔

(مسند احمد، مسند ابی هریرہ، ج ۴، ص ۳۹۴، الحدیث ۸۹۴۴)

صلی اللہ تعالیٰ علی مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ الرَّحْمَنِ عَلَى الْحَبِيبِ!

ذہنی مریض تندُّست ہو گیا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ فضائل و برکات پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بنا ہو گا کہ ہمیں بھی تلاوت قرآن کرنی چاہئے، ذکر و درود میں اپنے اوقات گزارنے چاہئیں مگر جیسے کتاب پڑھ کر فارغ ہوں گے تو ہماری کیفیت دوبارہ تبدیل ہونا شروع ہو جائے گی اور شیطان ہم پر اس قدر وارکرے گا کہ شاید ہم میں سے بعض تو آج بھی ان پر عمل کرنے سے محروم رہیں۔ نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے نیکیوں بھرا ماحول بہت ضروری ہے اور یہ نعمت ہمیں دعوت اسلامی کی صورت میں مُیسر ہے۔ دعوت اسلامی کے مدد فی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے؟ ان برکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوت اسلامی کے سنتوں

بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

آخرت کی بے شمار رکات کے ساتھ ساتھ آپ کے مسائل بھی حیرت انگیز طور پر
حل ہوں گے اور اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے فضل و کرم سے غلبی امدادیں ہوں گی، چنانچہ
کہروڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی مہنگی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ
میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناچاریوں، تنگ دستیوں وغیرہ پر یشانیوں کے سبب
مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں بتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن
گئے تھے اور اول فول بکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ معاذ اللہ اپنے ہاتھوں اپنی
جان لینے اور ٹھوڈشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا
ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کر سکتی تھی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! میں پہلے
ہی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے
بھائی جان کی صحیت یابی کے لئے گڑا کر دعا فرنگی شروع کر دی۔ کچھ ہی عرصہ گزرنا
تھا کہ میرے بھائی کو اللَّهُ شافی عَزَّ وَجَلَّ نے شفاعة عطا فرمادی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ! اب وہ اُمی اور اتوکی عزت اور ان کا احترام کرنے کے باعث ان کی
آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۵)

عطائے حبیب خدا مدنی ماحدوں ہے فیضانِ خوشنام رضا مدنی ماحدوں
اگر سُستیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاو دیگا سکھا مدنی ماحدوں

بُری صحبوں سے گناہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پامدّنی ماحول
سنور جائے گی آخرتِ ان شاء اللہ تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

(وسائل بخشش از امیر اهل سنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص ٤٦٠)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے خاتونِ حُجّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
وصالِ باکمال کے بارے میں پڑھا، اللہ عز و جلّ ہمیں اسلام پر زندہ رکھے ایمان پر
موت عطا فرمائے۔ بہت سارے دنیا میں کفر پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے۔
بہت سے لوگ اسلام پر زندہ رہیں گے اسلام پر مریں گے۔ بہت سے کفر پر زندہ رہیں
گے مگر مرنے سے پہلے اسلام قبول کر کے جائیں گے۔ جی ہاں! دعوتِ اسلامی کا
ایک مدنی قافلہ کینا گیا اور وہاں ایک غیر مسلم جو کہ ہاسپیٹ (Hospital) میں تھا
اسلامی بھائیوں نے جا کر انفراڈی کوشش کی اس نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول
کرنے کے تقریباً 45 منٹ بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ساری زندگی کفر پر رہا مگر موت
سے قبل اسلام قبول کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔ اور بہت سارے بد نصیب ایسے بھی
ہوں گے جو اسلام پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے اللہ عز و جلّ خاتونِ حُجّت رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے صدقے ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

حضرت سیدنا حبیب عجمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کیا کرتے تھے کہ
جس کا خاتمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پر ہو گا وہ داخلِ حُجّت ہو گا پھر روتے ہوئے کہتے
تھے: میرے لئے کون ضمانت دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پر ہو گا؟ (تنبیہ)

الْمُفْتَرِّيْنَ، الْبَابُ ثَالِثٌ فِي جَمْلَةِ أُخْرَى مِنَ الْأَخْلَاقِ، شَدَّدُ خَوْفَهُمْ مِنْ سُوءِ

الْخَاتَمَةِ، ص ١٣٦) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَارا ایمان سلامت رکھے۔ امین بِحَمَادِ النَّبِيِّ

الْأَمِينُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمه یا الہی!

(وسائل بخشش از امیر اهلست دامت بر کنهم العالیه، ص ٧٨)

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! تَبْلِغُ قرآن وَسَتَّ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت
اسلامی کے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ
بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی وقت کے
ساتھ شرکت اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے
یہاں کی ذمہ دارہ کو جمع کروانے کا معمول بنایجئے ان شاء اللہ عز وجل اس کی برکت
سے پابندست بنئے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے
کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور
ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عز وجل
اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دُنیا
کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس
سے زیادہ ہے، ”مدنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عز وجل

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
صلوٰا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ إِسْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہی“ کے بائیس حروف کی نسبت سے درس فیضان سنت کے 22 مدنی پھول

﴿1﴾ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جو شخص میری امت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمنہیٰ دُور کی جائے تو وہ جلتی ہے۔“ (جیلیۃُ الْاُولیاء، ج ۱ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶)

﴿2﴾ سرکار مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سنن الترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿3﴾ حضرت سیدنا اور میں علیٰ بَيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کتبِ الہیہ کی کثرت درس و مدرس کے باعث آپ علیٰ بَيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ کا نامِ اور میں ہوا۔

(تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیر الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

﴿4﴾ مخور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّیٰ صِرُوتُ قُطْبًا یعنی میں نے علم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قطبیت پر فائز ہو گیا۔

(قصیدہ غوثیہ)

﴿5﴾ فیضان سُنّت سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی کام ہے۔

گھر، مسجد، دکان، اسکول، کانچ، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ درس کے ذریعے خوب خوب سُنتوں کے مدنی پھول لایا یہ اور ڈھیر و لواب کمایے۔

﴿6﴾ فیضانِ سُفت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سنن کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر درس“ ضرور ہو)

﴿7﴾ پارہ 28 سورۃ التَّحْرِیم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>یَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا قُوَّاً أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّارُ وَالْحِجَارَةُ والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے انہیں آدمی اور گھر ہیں۔</p>	<p>ترجمہ کنز الدیمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر اوں کو اس آگ سے بچاؤ جس</p>
---	--

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سُفت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ سے جاری کردہ سُنتوں بھرے بیان یا مذہنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D.

﴿8﴾ ذٰلتے دارگھڑی کا وقت مقرر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (سازھے نوبجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔

(مگر ہو تعلیمی تائف نہ ہوں مثلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نذر کے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾ درس کیلئے وہ نماز مُنتَخَب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی

بھائی شریک ہو سکیں۔

﴿10﴾ درس والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صاف میں تکمیر اُدی کے ساتھ باجماعت ادا فرمائے۔

﴿11﴾ محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿12﴾ ذیلی مشاورت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجد میں دو خیرخواہ متقرر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بھائیں۔

﴿13﴾ پردے میں پردہ کئے دوز انو بیٹھ کر درس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾ آوازنہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتیٰ الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صرف حاضر یعنی سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾ درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمنے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾ جو کچھ درس دینا ہے پہلے اس کام از کم ایک بار مطالعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

﴿۱۷﴾ فیضان سُقْت کے مُعَرَّب الفاظ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّ جَلَّ تَلْفِظُ کی دُرُست ادایگی کی عادت بنے گی۔

﴿۱۸﴾ حمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیت دُرُود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّتی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اسی طرح عَزَّ بی دُعا میں وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اسکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿۱۹﴾ فیضان سُقْت کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مذہبی رسائل سے بھی درس دے سکتے ہیں۔^(۱)

﴿۲۰﴾ درس مع اختتامی دُعا ساتِ مفت کے اندر اندر مکمل کر لیجئے۔

﴿۲۱﴾ هر مبلغ کو چاہئے کہ وہ درس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دُعا زبانی یاد کر لے۔

﴿۲۲﴾ درس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضرورت ترمیم کر لیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

حضور نبی پاک صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تکبُّر، خیانت اور زین (لعنی تزلف وغیرہ) سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

(سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاه فی الغلول، الحدیث: ۸۷۵۱، ج: ۳، ص: ۸۰۲)

(۱) امیر اہلسنت ذات بَرَّ کَاهُمُ الْغَالِبُ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت نہیں۔

موکزی مجلس شوریٰ

تفصیلی فہرست

صفحہ	محتويات	صفحہ	محتويات
35	اسلامی بہنوں کے لئے سیرتِ صالحات اُمّت	5	کتاب کو پڑھنے کی 11 نتیجیں
35	سیرتِ صالحات	6	اجمالی فہرست
37	گھر بیوی کا حج کرنے کے 11 فوائد	7	المسلمین العلمیہ کا تعارف
39	عبادت ہوتا ہے!.....!	9	پہلے اے پڑھے!
41	لبی فاطمہ کے جنائز کا بھی پردہ	13	(1) خاتون بخت کی شان و عظمت
41	70 دن پر انی لاش	13	ڈروڈ شریف کی فضیلت
43	خاتون بخت کا وصال یا مکال	13	فریشتہ کی بشارت برائے خاتون بخت
43	منقبت خاتون بخت	17	پیدہ فاطمہ کا پُتھر تعارف
47	(2) خاتون بخت کی کرامات	18	الاقبات
47	ڈروڈ شریف کی فضیلت	19	فاطمہ کی وجہ تسلیمہ
47	شانی دعوت	21	2 الاقبات کی وجہ تسلیمہ
52	کرامت ہے	21	(1) زہراء (یعنی بخت کی کلی)
53	کرامت کی تعریف	21	(2) طاہرہ وزرا کیہ
53	قرآن سے کرامات کا ثبوت	22	فضائل بتوں بزبان رسول
57	افضل الاولیاء	23	(1) جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو ہی عزیز
59	”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے کہانا	23	(2) ہم کو بے وہ پندھنے آئے تو پند
	کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرمائیں مصنٹے	23	(3) جگر گوشہ رسول
61	سایہ عزش	26	تصویری مصنٹی
61	ہشتم مادر سے ندا	27	پیدہ فاطمہ روئیں پھر بیس پڑیں
63	خاتون بخت کی کرامات	29	10 فضائل فاطمہ
63	غوشی جلی مادرزاد بکرامات ولی	33	تیسی فاطمہ کی فضیلت

صفر	مفاتیح	صفر	مفاتیح
92	کھانا کا تے وقت بھی تلاوت	64	بوقتِ ولادت فضائیور
93	خاتون بخت کی دعائیں	65	نسوانی عوارض سے مُبرأ
95	دعا کے 3 فوائد	66	برکت والی سُبْتین
95	دعایں 4 سعادتیں	68	اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!
96	”یا حُجَّی“ کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 مد نی پھول	69	جب دریائے وجہ استقبال کے لئے بڑھا..... دل کا سوراخ
97	نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے	75	(3) خاتون بخت کا ذوقِ عبادت
97	نمایز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطابی نہیں!!!	75	ڈرود شریف کی فضیلت
98	قولیت دعایں جلدی نہ کرے!	76	سپہہ هفاطمہ کا ذوقِ نماز
101	پڑوسیوں کی خیر خواہی	77	نماز کی برکتیں
102	پڑوسیوں کے حقوق	79	بنے نمازی کا دردناک آنجام
103	10 چیزیں ظلم سے ہیں	80	”مصنٹے“ کے پانچ حروف کی نسبت سے
104	پڑھی کامیں کیا ہے؟		ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرمائیں مصنٹے
105	کتنے گھر پڑوں میں داخل ہیں؟	82	شدید رُخچی حالت میں نماز
113	(4) خاتون بخت کا عشقِ رسول		بیماری و گلفت کے باوجود مشغولی عبادت
113	ڈرود شریف کی فضیلت	83	مصروفیت میں بھی ذکر ربویت
114	ہم شکل مصنٹے	84	شکمِ ماڈر میں ہی 18 پارے یاد کرنے
116	قدرتی مشاہدت	84	قرآن پاک پڑھنے کا ثواب
117	بہرو بیان گیا!	86	بہترین شخص
117	عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے	86	قرآن شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا
119	کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی	87	اللہ تعالیٰ قیامت تک اُنہر بڑھاتا رہے گا
121	سپہہ هفاطمہ کے چلنے کا انداز	88	دعوتِ اسلامی کے جملعات و مدارس کی تعداد
122	عورت کامیک اپ کرنا کیا؟	89	تئی دلہن عبادت میں مگن

صفر	مفتاہیں	صفر	مفتاہیں
	4 آحادیث مبارکہ	123	لباس کے باوجوں نگی
150	آقا شہزادی فماز کے لئے بیدار کرتے	124	سیدہ فاطمہ کا اندازِ گنگلو
151	صدائے مدینہ	125	آواز کا پردہ
151	میں نماز نہیں پڑھتی تھی	126	عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟
157	(5) خاتون بخت کا ایثار و سخاوت	126	پیر اور مرید نبی کی فون پر بات چیت
157	ڈروڑ شریف کی فضیلت	127	اسلامی بہنیں نعمتیں پڑھیں یا نہیں؟
159	سلطینیں کی حاجت روانی	128	اسلامی بہنیں ماہیک استعمال نہ کریں
160	”حسین“ کے چار حروف کی نسبت سے ذکر کردہ حکایت کے 4 مدینی پھول	129	عورت کے راگ کی آواز
161	پہلا مدنی پھول نذر:	130	مرآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟
161	نذر کے کہتے ہیں؟	131	نچوں کو ڈالنے کی آواز
161	نذر کے بارے میں اہم معلومات	132	صداقت سیدہ زہراء
163	مکت کے بارے میں فرمان رب العزت	134	تج کی برکتیں
164	مکت پوری کرنے والوں کی مدح سرائی	137	بaba جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا
165	صحابہ کرام کا ممتاز مانا	142	عورت کا تہاfer سفر کرنا کیسا؟
166	کون سی مکت مانی جائے؟	143	خاتون بخت کی حضور سے محبت
167	حضرت زینب بنت جحش کی نذر	143	اویتنی کا پچ دان
169	”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے متعلق 3 آحادیث مبارکہ	145	بارگاہِ مصطفیٰ میں مجہتیت
173	بہار شریعت کا مطالعہ کجھے!	147	جلگر گوشہ رسول
173	دوسرامدین پھول: --- سخاوت	147	سفر مصطفیٰ کی ابتداء ابنا
174	وین اسلام کی اصلاح کس پنصرہ ہے	148	آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال
175	سخاوت کے کہتے ہیں؟	149	امیر الملکت اور انتیار عست
			”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے

صینیغیر	مشائیں	صینیغیر	مشائیں
204	ایثار کرنے والی ماں	175	تحمیلیاں بھر پھر تقدیم فرمادیں
205	اپنا کھانا کئے پر ایثار کر دیا!	176	بہترین خاوت
206	ایثار کا ثواب مفت لونے کے لئے	176	بُودو کرم ایمان کا حصہ
207	کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب	177	انوکھا انداز خاوت
208	رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!	178	خاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت
208	ذرا غور کریجے!	179	ایرانیم، بن اؤمَّہ کی خاوت
211	بیٹی کی اصلاح کاراز	180	خنی کا کھانا دو ابے!
217	(6)..... خاتون بحث کا زکار ح و جہیز	181	میرے آقا کی خاوت
217	ڈرود شریف کی فضیلت	184	یار غار کا مالی ایثار
217	درست کارت ڈرود وسلام	186	جنگی باطن کاروگ
219	سیدہ فاطمہ کا زکار	187	تمیر اور چوتھمنی پچول، ایثار اور کھانا کھلانا
220	ابو بکر و عمر کی سید ناعلیٰ کوتز خیب	187	ایثار کی تعریف
222	اسلاف کرام کا مبارک شعار	187	ایثار کا ثواب بے حساب بحث
223	سید ناعلیٰ کی بارگاہ و رسالت میں حاضری	189	ایثار و خاوت فاطمہ
225	شان مصطفیٰ و عظمت مرغیٰ	192	سائل کی عرض اور سید شناfatmeh کا خاوت بہر اجواب
226	آسان پر زنا کا ح اور فرشتوں کی بارات	194	عمر بن خطاب کا ایثار
230	خطبہ زنا کا ح	195	سلمان فارسی کا ایثار
232	سیدہ کائنات کا جہیز	196	ابو علی و قاق کا جذبہ ایثار
233	خاتون بحث کے جہیز کی منظہم تفصیل	197	ایثار کی اعلیٰ مثال
235	جہیز کیسا اور کتنا ہو؟	199	ایثار کی منہ می بہار
236	بنت عطاء کا جہیز	201	آسٹ مبارکہ کی فقیر
238	سیدہ فاطمہ کی رخصتی	202	اسلاف امّت آئینہ قرآن و سنت تھے
240	دعوت طعام	203	رالبع عدویہ کا ایثار

صینیغیر	مشائیف	صینیغیر	مشائیف
263	سید شنا ام کلثوم کی اولاد	244	شادی بیادی کی اسلامی رسمیں
263	سید شنا ام کلثوم کا انتقال یہ ملاں	247	شہزادہ عطاء مدد اللہ فعالیٰ کی شادی
264	علی و فاطمہ بھی ناراض نہ ہوئے	247	تقریب نکاح
266	میں نے مذہبی بر قع کیسے اپنایا؟	248	مکان پر سجادوں
271	(7) خاتون بحث اور امور خاتون داری	249	پر تکلف جھیلنے سے انکار
271	ڈرود شریف کی فضیلت	249	اجماع ذکر و نعت
272	ازدواجی زندگی	250	رسامِ رحمتی
272	گھر بیوی کاموں کی تقسیم	250	ذہوم و حمام سے ویہ کرنے کا مطالبہ
274	گھر کے کام کا ج کرنے کے فوائد	252	عوت و قلیبہ
275	گھر میں کام و ای رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	253	شادی کی پہلی رات بھی عبادت
277	خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں	254	عبادت ہوتا ایسی ہو!
279	جھٹم میں عورتوں کی کثرت	255	خاتون بحث کی اولاد پاک
281	گھر کو خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنے؟	255	﴿۱﴾ سید نامام حسن کی ولادت با سعادت
281	”یار پ کریم! ہمیں ملکی ہا“ کے انسس	257	سید نامام حسن کی ازواج و اولاد
	حروف کی نسبت سے گھر میں مذہبی ماحول	258	سید نامام حسن کی شہادت
	بنانے کے 19 مذہبی پھول	259	﴿۲﴾ سید نامام حسین کی ولادت با سعادت
285	خدمات کے لئے درخواست	259	سید نامام حسین کی ازواج و اولاد
290	ترتیب و تعلیم کا خزانہ	260	سید نامام حسین کی شہادت
291	خاتون بحث اور گھر بیوی کام کا ج	261	﴿۳،۴﴾ سید نامام حسن و سید شمار قیۃ
292	گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخرت	261	﴿۵﴾ سید شناز یتب کا ذکر خیر
	سنوارنے کے لئے ”عطاز“ کی طرف سے ”بنت	261	سید و زینب کا نکاح
	عطاز“ کیلئے 12 مذہبی پھول	262	سید و زینب کی اولاد
294	حقوقی رو جیں	262	﴿۶﴾ سید ام کلثوم
		262	سید شنا ام کلثوم کا نکاح

صینگر	مشائیں	صینگر	مشائیں
333	غیرت مند شہر	294	"ہنوق شہر" کے آٹھ رووف کی نسبت سے شہر
335	پرده عزت ہے بے عزتی نہیں		کے حقوق سے متعلق 8 فرماں مصطفیٰ
337	کس کس سے پرده ہے؟	298	بیوی کے ہنوق کے متعلق چند احادیث مبارکہ
338	عورت کے لئے فون ڈھول کرنے کا طریقہ؟	299	بیوی کے ذمہ شہر کے ہنوق
340	گھر سے نکلتے وقت کی احتیاط	301	دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین
341	بے پردگی سبب غصہ الٰہی	303	نشر بحث و فوائد
342	پردے کی اہمیت	307	صبر کی حقیقت
346	میں فیشن ایسل تھی!	307	اندازِ امیرِ الہست
349	(9)۔ خاتون بنت کے فاتح	309	چھوٹے بھائی کی افرادی کوشش
349	ڈڑو شریف کی فضیلت	313	(8)..... خاتون بنت کا پردے کا اہتمام
350	خاتون بنت کا عالم غربت	313	ڈڑو شریف کی فضیلت
353	"فاطمہ" کے 5 حروف کی نسبت سے اس	314	مُناوی کی بیداری سے سیدہ فاطمہ
	واقعہ سے حاصل ہونے والے 5 مدنی ہوں	316	با حیا سے حیا
356	کاشانہ فاطمہ میں فاقہ گشی کا عالم	317	حیاۓ عثمانی
358	بنت پانے میں سبقت	320	بنت میں بھی پرده
359	غربت پر صبر	321	لبی فاطمہ کے کفن کا بھی پرده
360	اہل بیت کے تین روزے	323	امتِ مسلمہ کی تحریکی کا ایک سبب
363	فاقہ شی فاطمہ اور دُعا مصطفیٰ	325	بے پردگی کی ہونا کم سزا
365	ایک وسوسہ اور اس کا جواب	325	لگنگھی کے بال بھی پھپائیے!
367	تین دن کا فاقہ	326	ناجائز فیش کرنے والوں کے عذاب کا شاہزادہ
368	بھوک کے 10 فوائد	328	عورتوں کے ناجائز فیش
368	بھوک کا صدر	330	بے غیرتی کی انجہا
369	بنت دوزخ کے دروازے	332	بہار شریعت کا مطالعہ فرمائیے!

صیفیر	مشائیں	صیفیر	مشائیں
420	حقوق العباد کی معافی کا طریقہ مفلس کون.....؟	370	بدن کی اصلاح میرے مسائل حل ہو گئے
422	حقوق العباد کے حوالے سے ”فکرِ مدینہ“	372	اسلامی ہبھوں میں مدنی انقلاب
424	ذر اسا کا نزد ہبھٹے پر مخدوم	373	(10).....خاتون بنت کا زہد
425	فراتی رسول پر بے چینی و اضطراب	379	حضور ﷺ علیہ وآلہ وسلم کا مشکل
427	وصال رسول پر خاتون بنت کاغم و الم	379	کشانی فرمانا
428	نوحہ اور بے صبری میں فرق	382	الله ہم خدا ہے حضور قاسم میں!
429	وصال رسول پر خاتون بنت کی قلبی کیفیت	384	زہد کی تعریف
431	میت پر پرون کیسا؟	384	زہد و فقر کی فضیلت
431	نوحہ کی تعریف	385	اللّٰهُمَّ وَجَّلَ کے محبوب بندے
432	نوحہ کرنے کا عذاب	385	روح اللہ کا پندیدہ نام
434	پچھے کی موت پر صبر کرنا	386	حضور کی خاتون بنت کو زہد کی تعلیم
434	جنت میں گھر	389	مُرَءَّتُن گھر میں داخل ہونا بھی کے شایان
435	بے پر دگی سے توبہ		شان نہیں
441	(12).....خاتون بنت کا وصال مبارک	391	کنگن صدقہ کر دیئے
441	موتیوں کا تاج	396	سیدھا راست مل گیا
442	وفات پیدہ د کی خبر	401	(11).....وصال رسول پر خاتون بنت کی کیفیت
443	ایمان افروز خواب	401	ڈُرڈ و شریف کی فضیلت
446	غم مصطفیٰ کا غلبہ	402	بی کی خبی خبر
451	خاتون بنت کی وصیتیں	403	بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرماں مصطفیٰ
452	وصیت کے کہتے ہیں؟	405	راز پھپانے کے متعلق 2 احادیث مبارک
452	وصیت کی اقسام	407	محبوب ربِ ذوالجہال کاظمی وصال

صفیر	مشائیں	صفیر	مشائیں
465	”ملک“ کے تین حرف کی نسبت سے سورہ ملک کے 3 فضائل	453	وصیت باعثِ مغفرت
454		454	خاتون بنت کو کس نے غسل دیا؟
466	بیداری تک حفاظت	457	سیدہ زہراء کا جہازہ
467	نجات دلانے والی	459	”لیں شریف پڑھو“ کے بارہ حروف کی
467	معمول رسول	459	نسبت سے سورہ لیں کے 12 فضائل
469	دعائے عطا	459	قرآن کا دل
469	”واحد“ کے چار حروف کی نسبت سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل	459	۱۰ قرآن کا ثواب
469	(1).....خوش نصیب کون؟	460	دُنیا و آخرت کی بھلائی
470	فضل ذکر و دعا (2)	461	شہید کی موت
470	(3).....آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں	461	تمام حاجات پوری ہوں
471	(4)....تجدد ایمان	462	پہلے گناہ معاف
471	ذہنی مریض تندرست ہو گیا!	462	نزع میں آسانی
475	درس فیضان سنت کے 22 مدنی پھول	463	مغفرت کا انعام
479	تفصیلی فہرست	463	دل نرم ہو گا!
487	ماخذ و مراجع	464	ہر حرف کے بد لے مغفرت
493	المدینۃ علیہ کتب کی فہرست	464	عظمیم سعادت
			برکات لیں

سرکار دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ اَللٰہُ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل جمیع! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ حضرت فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پل صراط سے گزریں۔

(الجامع الصغير مع فيض القدير، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحديث ۸۲۲)

مأخذ و مراجع

نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
قرآن مجید	کلام پارک تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام الحسن خان متوفی ۱۳۷۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر روحُ البیان	امام اسحاق نقی بررسی متوفی ۱۳۷۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۳ھ
تفسیر حَازِن	امام علامہ علی بن محمد حازن متوفی ۱۴۷۶ھ	المکتبۃ الشاملة
الکُرْمَانُوْر	امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۵ھ	دارالکتبیروت
تفسیر بغوری	الامام البُجُورِی حسین بن مسعود بغوری متوفی ۹۵۱ھ	پشاور ۱۴۳۱ھ
تفسیر نعیمی	مولانا فتحی احمد یارخان نسخی متوفی ۱۳۹۱ھ	لئی کتب خانہ مرکز الاطلیاء بور
تفسیر حَزَرَانُ الْعِرْفَانَ	صدرالافضل مشقی قیم الدین مرادی باری متوفی ۱۴۳۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نورُ العِرْفَانَ	مشقی احمد یارخان نسخی متوفی ۱۳۹۱ھ	لئی کتب خانہ بھارت
صَحِيْحُ البَخَارِي	امام محمد بن اسحاق بخاری متوفی ۱۴۵۶ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ
صَحِيْحُ مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفی ۱۴۲۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ
سُنُنُ التَّرمِذِي	امام محمد بن عیٰ ترمذی متوفی ۱۴۲۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ
سُنُنُ ابی هاجة	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفی ۱۴۲۳ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ
سُنُنُ ابی داؤد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث متوفی ۱۴۲۵ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ
صَحِيْحُ ابْنِ حِيْنَانَ	امام حافظ محمد بن حبان متوفی ۱۴۳۵ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ
المُصَنَّفُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَة	حافظ عبد الدّمّون ابن هشیہ عسی متوفی ۱۴۳۵ھ	مسیہ الاولیاء مٹان شریف
سُنُنُ الدَّارِمِي	امام عبد الدّمّون عبد الرحمن متوفی ۱۴۲۵ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ
معجمُ الْوَوَائِد	حافظ نور الدّین علی بن ابی بکر دختی متوفی ۱۴۸۰ھ	المکتبۃ الشاملة
مُسْنَدُ اَحْمَدَ	امام احمد بن حنبل متوفی ۱۴۲۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ
الْمُسْدَدُرَكُ لِلْحَاكِمِ	امام محمد بن عبد اللہ حاکم متوفی ۱۴۰۵ھ	دارالعرفت بیروت ۱۴۳۲ھ

دارالقلمیریہ	ابویحیا شیرودیہ بن شہر اردبلی متوّی ٥٥٩ھ	فردوسُ الْأَخْبَار
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٢ھ	علام علی نقی بن حسام الدین جندی متوفی ٩٧٥ھ	كُنْتُ الْعَمَال
دارالكتب العلمیہ بیروت	حافظ سلیمان بن عبد الرزک شافعی متوفی ٣٦٠ھ	مَكَارِمُ الْأَخْلَاق
المکتبۃ الشاملة	امام جلال الدین عبدالعزیز بن سیوطی شافعی متوفی ٩٦١ھ	جَمَاعَ الْأَخَادِیْث
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٢ھ	شیخ اسماعیل بن محمد مجتبی متوفی ١٤٢٤ھ	كُشْفُ الْعِيْفَاء
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٤ھ	حافظ سلیمان بن عبد طبرانی متوفی ٣٦٠ھ	الْمَعْجمُ الْكَبِيرُ
دارالقلمیریہ ١٣٢٠ھ	حافظ سلیمان بن عبد طبرانی متوفی ٣٦٠ھ	الْمَعْجمُ الْأَوْسَطُ
دارالعرفت ١٣٢٩ھ	امام زکی الدین منذری متوفی ٢٥٦ھ	الْتَّرَغِيبُ وَالْتَّرَهِبُ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٩ھ	امام ابوکمر احمد بن حسین بنیتی متوفی ٣٥٨ھ	شَعْبُ الْإِسْلَام
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٩ھ	امام ابومحمد حسین بن سعدوبغوي متوفی ٥١٦ھ	شَرْحُ الْسُّنْنَةُ
المکتبۃ الشاملة	حافظ محمد بن فتوح الجیدی متوفی ٣٨٨ھ	الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٤ھ	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ٢٥٢ھ	الْأَدَبُ الْمُفَرَّدُ
دارالقلمیریہ ١٣٢٣ھ	امام ابویعلی احمد بن علی موصی متوفی ٧٣٣ھ	مُسْنَدُ ابْنِ يَعْلَمٍ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٨ھ	علامة ولی الدین شیرازی متوفی ٧٢٢ھ	مشکوٰۃُ التصَايِحِ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٣ھ	امام جلال الدین عبدالعزیز بن سیوطی شافعی متوفی ٩٦١ھ	جَمْعُ الْمُتَوَامِعِ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٩ھ	امام ابوکمر احمد بن حسین بنیتی متوفی ٣٥٨ھ	ذَلَائِلُ النَّبِيَّةِ
دارالكتب العلمیہ بیروت	امام ابوالعام عبد اللہ بن عصی جرجانی متوفی ٣٦٥ھ	الْخَالِصُ فِي ضَعْفَاءِ الرِّجَالِ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٤ھ	امام جلال الدین عبدالرؤف مناوی متوفی ٩٦١ھ	الْجَامِعُ الصَّغِيرُ
مکتبۃ الامام شافعی الرياض ١٣٠٨ھ	حافظ زین الدین عبدالرؤف مناوی متوفی ٩٦١ھ	تَبَیِّسُ شَرْحُ جَامِعٍ صَغِيرٍ
دارالكتب العلمیہ بیروت ١٣٢٤ھ	حافظ زین الدین عبدالرؤف مناوی متوفی ١٠٣١ھ	قِيْضُ الْقَدِيرُ
فرید بک شال مرکز الاولیاء الہور ١٣٢٨ھ	فتیاً عظیم بمنشنگ مشیریت ائمہ جمیع متوفی ١٤٣٠ھ	رُؤْهْنَقْلَى شَرْحُ صَحِحِ البَعْلَارِیِ

باب المدينة كراچی	الامام حافظ الدين ابوذر كريما الحنفي بن شرف نووي ٦٩٦هـ	شرح المسلم للنبوى
دارالكتب العلمية بيروت ١٣٢٨هـ	علام ملا على بن سلطان تارقى متوفى ١٤٠٢هـ	برقة المفاجع مشكاة المصائب
فریدک سال مرکز الاولیاء الابور ١٣٢٣هـ	شيخ عبد الحق محمد دبولي متوفى ١٤٥٤هـ	أشعة المتعات
لئی کتب خانہ گرماں	مولانا مفتی احمد یارخان نصیری متوفی ١٣٩٦هـ	مرأة المناجح
دارالكتب العلمية بيروت ١٣٢٩هـ	علي بن محمد بن الاخيم متوفى ١٤٣٠هـ	اُلدُّ القافية في معِيقَة الصحابة
المکتبۃ التوفیقیۃ مصر	حافظ احمد بن علي بن جابر عقلانی متوفی ١٨٥٢هـ	الاصابة في تمييز الصحابة
دارحضرت ١٣٢٣هـ	شرف الدين عبد الرحمن دبولي متوفى ١٤٥٧هـ	السريریجی نواب عمل صالح
دارالكتب العلمية بيروت ١٣٢٦هـ	الامام ابو القاسم عبد الرحمن بنوازن تشریفی متوفی ١٣٩٥هـ	الرسالة القشیریۃ
دارالكتب العلمية بيروت ١٣٩٥هـ	امام محمد بن عبد الرحمن حادی شافعی متوفی ١٩٥٢هـ	القول الجیعی
شیر برادر زلہ ١٣١٩هـ	شيخ عبد الحق محمد دبولي متوفى ١٤٥٢هـ	جذب القلوب
دارالخطیث القاهرۃ ١٣٢٣هـ	شباب الدين الحمداني جرجی متوفی ١٩٩٥هـ	آلواجر عن الفراف الحکای
کوئٹہ	ابوحاصم امام محمد بن محمد غزالی متوفی ١٥٥٥هـ	مکاشفة القلوب
دارالمعارف مصر	حافظ احمد بن حنبل باذري متوفی ١٤٢٩هـ	انساب الاشراف
دارالكتب العلمية بيروت	حافظ ابو يحيى علي بن احمد خطيب بغدادی متوفی ١٤٦٣هـ	تاريخ بغداد
نسیع القرآن پیللی کشمیر مرکز الاولیاء الابور ١٣٩٦هـ	شيخ عبد الحق محمد دبولي متوفى ١٤٥٢هـ	مکارج النبوت
حامدابن کمپنی مرکز الاولیاء الابور	امام عبد الرحمن بن علي جوزی متوفی ١٥٩٧هـ	الوقای بالحوال المصطفی
مصر	شيخ محمد واعظ انصبیانی	جامع المعتبرات
المکتبۃ الشاملۃ	ابوسید محمد بن مصطفی الحادی متوفی ١٤١٧هـ	بریفۃ محسودیہ
المکتبۃ الشاملۃ	محمد بن يوسف صالح شاہی متوفی ١٩٢٢هـ	سیل الہدی والرشاد
دارالبشایر الاسلامیۃ بيروت	ابوحاصم امام محمد بن محمد غزالی متوفی ١٥٥٥هـ	منهاج الغایدین
دارالكتب العلمية بيروت ١٣٢٤هـ	امام عبد الواب شعرانی متوفی ١٩٧٣هـ	الطبقات الکبری
ملکتبہ مشکاة الاسلامیۃ	امام جلال الدين عبد الرحمن سیوطی شافعی متوفی ١٩٦٩هـ	تمہید الفرش

دارالغزالی مشق کے ۱۴۲۰ھ	شیخ احمد محمد سعید الصاغری	الزهد و قصر الامل
دارالحياء والتراث العربي بیروت ۱۴۲۶ھ	امام ابواللیث نصر بن محمد سرقندی متوفی ۹۵۷ھ	فُؤاد العینین و مُفْریح القلب السُّخْرِیُون
دارالحياء والتراث العربي بیروت ۱۴۲۶ھ	ملکہ اسلام شیخ شبیب بیافیش متوفی ۸۱۰ھ	الکوَضُضُ القائِق
دارالكتب العلمية بیروت ۱۴۲۶ھ	شیخ ابوطالب محمد بن علی کی متوفی ۳۸۶ھ	فُورُتُ القُلُوبُ
دارالكتب العلمية بیروت ۱۴۲۹ھ	ابوحاجة امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	احیاء علوم الدین
دارالایمنی و مشق کے ۱۴۲۸ھ	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	لباب الاحیاء
دارالكتب العلمية بیروت ۱۴۳۲ھ	علام سید محمد بن محمد سعید زبیری متوفی ۱۴۰۵ھ	اتحاف السادة المتعقين
شیخ برادر ز مرکز الاولیاء الہبیور	مفتی جلال الدین احمد مجیدی متوفی ۱۴۲۲ھ	خطبَاتٍ مُحَمَّرَ
ضیا العتران پیلی کیشتر مرکز الاولیاء الہبیور ۱۴۲۹ھ	سید محمد حماد قادری متوفی ۱۳۸۰ھ	أوراقِ غم
شیخ برادر ز مرکز الاولیاء الہبیور	ابوحنون نور الدین علی خطوی متوفی ۱۳۱۳ھ	بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ
کتب خانہ حاجی نیاز احمد مددیہ الاولیاء ملتان	فرید الدین عطا قادری متوفی ۱۳۶۷ھ	تَذَكُّرُ الْأُولَاءِ
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۲۹ھ	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۷۰ھ	مُشَعَّلَةُ الْإِرْشَادِ فِي حَفْنَى الْأُولَاءِ
باب المدیہ کراچی	علام ابوکریم علی حدائقی متوفی ۱۴۰۰ھ	الْجَوْهَرَةُ النِّسَرَةُ
دارالكتب العلمية بیروت ۱۴۳۳ھ	علام علاء الدین حکیم متوفی ۱۴۰۸ھ	دُرُّ مُخْتَار
دارالمعرفت بیروت ۱۴۳۴ھ	محمد امین ابن عبدالعزیز شاہی متوفی ۱۴۱۵ھ	رَدُّ المُعْتَار
دارالكتب العلمية بیروت	امام فخر الدین عثمان بن علی زطیعی حنفی متوفی ۱۴۰۳ھ	تَبَیِّنُ الْحَقَائِقِ
دارالكتب العلمية بیروت ۱۴۳۲ھ	علام حامد ولانا نظامی متوفی ۱۴۰۱ھ و جانشین علام ابن بکر	الفَتاوَیِ الْهِنْدِيَّةُ
رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء الہبیور ۱۴۲۲ھ	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	فَاوَیِ رضویہ
احمد ضابطیو کتب خانہ کراچی ۱۴۳۳ھ	علیحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	احکامِ شریعت
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۴ھ	صدر ارشیو فتحی علی عظیٰ علی متوفی ۱۳۶۰ھ	بھارِ شریعت
خیجی پیلی کیشتر مرکز الاولیاء الہبیور ۱۴۲۳ھ	مولانا جلال الدین روی متوفی ۱۴۰۲ھ	مُشْوَیِ مولانا رُوم
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۴ھ	رسیس ایمکنیں مولانا نقی علی خان متوفی ۱۴۰۷ھ	أَحْسَنُ الْوِعَاءِ

مکتبہ دنیا م مرکز الاولیاء الاجور	شیخ مصلح الدین سعیدی شیرازی متوفی ١٩٦ھ	گلستان سعدی
قادری پبلشرز مرکز الاولیاء الاجور ۱۴۲۳ھ	مفتی احمد یارخان نجفی متوفی ۱۳۹۱ھ	حجۃ الحق
غیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء الاجور	مفتی محمد شیخ اکوڑوی متوفی ۱۴۰۷ھ	سفیہ نوح
شیربرادرز مرکز الاولیاء الاجور ۱۴۲۸ھ	علامہ عبداللطیف عظی متوفی ۱۴۰۶ھ	مسائل القرآن
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۵ھ	اعظیز استمام احمد رضاخان متوفی ۱۳۹۰ھ	فضائل دعا
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۳ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	عاشق اکبر
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۴ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	مدبیری کی منجهی
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	پُر آسرار بہکاری
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۶ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	خاموش شہزادہ
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۳ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	بيانات عطاریہ
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۴ھ	المدیۃ الحدیۃ (شیخ زہبی کتب)	۱۵۲ درمت بهری حکایات
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۵ھ	المدیۃ الحدیۃ (شیخ تجزیع)	ضیائے صدقات
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۷ھ	المدیۃ الحدیۃ (شیخ اصالحی کتب)	تربیت اولاد
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۸ھ	نور بخش یونیٹی تیشنیڈ متوفی ۱۳۶۷ھ	سیرت رسول عربی
غیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء الاجور	المدیۃ الحدیۃ (شیخ امیرالہست)	سیرت سیدنا ابو درداء
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۳ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	قبر کا امتحان
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۴ھ	علامہ عبداللطیف عظی متوفی ۱۴۰۶ھ	بہشت کی کنجیان
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۸ھ	المدیۃ الحدیۃ (شیخ امیرالہست)	تعارف امیر اہلسنت
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۷ھ	مفتی احمد یارخان نجفی متوفی ۱۳۹۱ھ	اسلامی زندگی
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۳ھ	المدیۃ الحدیۃ (شیخ اصالحی کتب)	نیک بنیت اور بناۓ کے طریقے
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۶ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	اسلامی بہنوں کی نماز
مکتبۃ المدیہ باب المدیہ کراچی ۱۴۳۷ھ	امیرالہست مولانا محمد علیس عطار قادری	بودنے کے بلائے میں سوال جواب

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المدینہ العلمیہ (شعبہ تحریق)	امہات المؤمنین
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	علام عبدالصطفی عظیٰ متوفی ۱۴۰۶ھ	کرامات صحابہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	علام عبدالصطفی عظیٰ متوفی ۱۴۰۶ھ	حتی زبور
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	المدینہ العلمیہ (شعبہ اصلاحی کتب)	خوب خدا
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	فیضان سنت جلد اول
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	غیبت کی تباہ کاریاں
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	نیکی کی دعوت
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	نماز کے احکام
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	کوہ کھلٹ کے بلن من سون جوب
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	مدتنی پنج سورہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	رسانی عطاء یہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۴۰ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	منیر کی لاش
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۴۱ھ	المدینہ العلمیہ (شعبہ اصلاحی کتب)	تکبیر
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۴۲ھ	المدینہ العلمیہ (شعبہ امیر الجلسۃ)	سینگون والی دلہن
فرید بک شال مرکز الاولیاء لاہور	علیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۴۳۰ھ	حدائق بخشش
شیربرادر مرکز الاولیاء لاہور	پھنخاون گون مولانا حکیم رضا خان متوفی ۱۴۳۶ھ	ذوق نعمت
شیربرادر مرکز الاولیاء لاہور	مفتی اعظم بندروری متوفی ۱۴۰۲ھ	سمامان بخشش
نجمی کتب خانہ گجرات	حکیم الامم مفتی احمد یار خان متوفی ۱۴۰۹ھ	دیوآن سالک
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	امیر الجلسۃ مولانا محمد علیس عطاء قادری	وسائل بخشش
مرکز الاولیاء لاہور	علامہ کاظمی علی کافی شہید متوفی ۱۸۷۳ھ	کافی کی نعمت



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ ۲۳۹ کتب و رسائل مع عقایب آنے والی ۱۵ کتب و رسائل

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت﴾

اردو کتب:

- 01..... راہ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمَوَاسِيَةِ الْفَقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (كُلُّ فُقِيهٍ فَاهِمٌ فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّكَهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِذَاكِرِ الدُّعَاءِ مَعَ ذِيلِ الْمُدَعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں مگل مانا کیسا؟ (وَسَامُ الْجِيدِيفِي تَحْلِيلٌ مُعَانَقَةُ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... الملفوظ المعروف باللغوفات اعلیٰ حضرت (ململ چارھے) (کل صفحات: 561)
- 07..... معاشی ترقی کاراز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویرش) (أَلْيَاقِوْتُهُ الْوَاسِطَهُ) (کل صفحات: 60)
- 09..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 10..... شریعت و طریقت (مَقَالَى عَزِيزًا شَرِيعَةَ عَلَيْهَا) (کل صفحات: 57)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 13..... ثبوت بلال کے طریقے (طُرُقُ إثْبَاتِ هَلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 14..... ایمان کی بیچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... کنز الایمان مع خزان العرفان (کل صفحات: 1185)
- 16..... الْوَظِيفَةُ الْكَرِيمَهُ (کل صفحات: 46) 17..... حدائق بخشش (کل صفحات: 446)

عربی کتب:

- 18..... جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 650، 713، 672، 483)
- 19..... التَّعْلِيقُ الرَّضْوَى عَلَى صَحِيحِ البُخَارِيِّ (کل صفحات: 458)
- 20..... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)
- 21..... إِلْجَازَاتُ الْمُتَبَيِّنَهِ (کل صفحات: 62)
- 22..... إِقَامَةُ الْقِيَامَهِ (کل صفحات: 60)
- 23..... الْزَّمْرَهُ الْقَمْرَيَهِ (کل صفحات: 93)
- 24..... الْفَضْلُ الْمُوهَبِيِّ (کل صفحات: 46)
- 25..... تَهْمِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77)
- 26..... أَجَلُ الْإِعْلَامِ (کل صفحات: 70)

عنقریب آئیے والی کتب

01..... جَدُّ الْمُمْتَارِ (جلد ۲، ۷)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 01..... مدْنی آقا کے روشن فیصلے (الْبَاهِرِيُّ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَطْنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات 112)
- 02..... سایر عرش کس کو ملے گا؟ (تَهْمِيدُ الْقُرْشِ فِي التَّحْصَالِ الْمُوْجِيَّةِ لِطَلْلِ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- 03..... نیکیوں کی جزا میں اور گناہوں کی سزا میں (فَرَّاقُ الْعَبِيْدِ وَمَفْرِحُ الْعَبْرُونِ) (کل صفحات: 142)
- 04..... نصیحتوں کے مدْنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمُوَاكِظَهُ فِي الْأَحَدِيَّتِ الْقُدُّسِيَّهِ) (کل صفحات: 54)
- 05..... جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمُتَجَرُّ الرَّابِحُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)
- 06..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (الْلَّذَا وَاجَرُونَ اقْتِرَافَ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 1012)
- 07..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الْلَّذَا وَاجَرُونَ اقْتِرَافَ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 853)
- 08..... امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الانکرم کی صیتیں (وَصَاحِيْا اِمَامٌ اَعْظَمٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَهُ) (کل صفحات: 46)
- 09..... اصلاح اعمال (جلد اول) (الْحَدِيْقَهُ النَّدِيْهُ شَرْحُ طَرِيقَتِ الْمُحَمَّدِيَّهِ) (کل صفحات: 866)
- 10..... اللہ واول کی باتیں (حَلْيَهُ الْأُولَيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفَيَاءِ) جلد اول (کل صفحات: 896)
- 11..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهِيُّ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98)
- 12..... عاشقان حدیث کی حکایات (الْرَّحْلَهُ فِي طَلْبِ الْعَدِيْثِ) (کل صفحات: 105)
- 13..... فیضان مزارات اولیا (كُشْفُ التُّورَعَنْ أَصْحَابِ الْقِبُورِ) (کل صفحات: 144)

- 14..... دنیا سے بے رہتی اور امیدوں کی (الزہد وَ قَصْرُ الْأَمْل) (کل صفحات: 85)
- 15..... راہ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمَ طَرِيقَ الْتَّعْلِمَ) (کل صفحات: 102)
- 16..... رحیماء العلوم کا خلاصہ (بُلْبُلُ الْإِحْيَا) (کل صفحات: 641)
- 17..... کامیتیں اور نصیحتیں (الرَّوْضُ الْفَائق) (کل صفحات: 649)
- 18..... رحیماء العلوم مترجم (جلد اول) (کل صفحات: 1124)
- 19..... عیون الحکایات (مترجم، حصار اول) (کل صفحات: 412)
- 20..... عیون الحکایات (مترجم حصار دوم) (کل صفحات: 413)
- 21..... اچھے برے عمل (رسالۃ المذاکرہ) (کل صفحات: 122)
- 22..... شکر کے فضائل (الشکر لِلْمَعْوَذَةِ) (کل صفحات: 122)
- 23..... حسن اخلاق (مسکن رِمُّ الْأَخْلَاق) (کل صفحات: 102)
- 24..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوع) (کل صفحات: 300)
- 25..... آداب دین (الذَّبُّ فِي الدِّين) (کل صفحات: 63)
- 26..... شاہراہ اولیا (مُنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 27..... 152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات: 324)
- 28..... بیٹے کو نصیحت (ایہ الونک) (کل صفحات: 64) 29..... الْدُّعْوَةِ إِلَى الْفِكْر (کل صفحات: 148)
- 30..... وقت القلوب (مترجم، جلد اول) (کل صفحات: 826)

عنقریب آئے والی کتب

01..... حلیۃ الاولیا (جلد دوم)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 01..... مرآہ الدرواح مع حاشیۃ ضیاء الاصبیاح (کل صفحات: 241)
- 02..... الأربعین النوویہ فی الأحادیث النبویہ (کل صفحات: 155)
- 03..... اتقان الفراسہ شرح دیوان الحماسه (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحوashi (کل صفحات: 299)

- 05.....نورالایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات: 392)
- 06.....شرح العقائد مع حاشیۃ جمیع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07.....الفہر کامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08.....عنایۃ النحو فی شرح هدایۃ النحو (کل صفحات: 280)
- 09.....صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10.....دروس البلاغہ مع شموس البراء (کل صفحات: 241)
- 11.....مقدمة الشیخ مع التحفۃ المرضیہ (کل صفحات: 119)
- 12.....تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمنین (کل صفحات: 405)
- 13.....نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات: 175)
- 14.....نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 15.....تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144) 16.....نصاب الادب (کل صفحات: 184)
- 17.....نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95) 18.....نصاب النحو (کل صفحات: 288)
- 19.....نصاب التجوید (کل صفحات: 79) 20.....المحادۃ العربیہ (کل صفحات: 101)
- 21.....تعريفات نحویہ (کل صفحات: 45) 22.....خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 23.....شرح مئة عامل (کل صفحات: 38) 24.....نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 25.....نصاب المنطق (کل صفحات: 168) 26.....انوار الحدیث (کل صفحات: 466)
- 27.....تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمنین (کل صفحات: 364)
- 28.....خلفائے راشدین (کل صفحات: 341) 29.....احیاء العلوم (عربی) (کل صفحات: 173)
- 30.....فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات: 228)
- 31.....قصیدہ برده مع شرح خرپوئی (کل صفحات: 317)

﴿شعبہ تخریج﴾

- 01.....صحابہ کرام برضوان اللہ تعالیٰ علیہم آجیمین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02.....بہار شریعت (جلد اول، حصہ 1 تا 6) (کل صفحات: 1360)

- 03.....بہار شریعت (جلد ۴، حصہ ۷ تا ۱۳) (کل صفحات: 1304)
- 04.....بہار شریعت جلد سوم (کل صفحات: 1332)
- 05.....جنت کے طلبگاروں کے لئے مدینی مددستہ (کل صفحات: 470)
- 06.....امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 59)
- 07.....آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) 08.....مددستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 09.....بہار شریعت (سلیمان حصر) (کل صفحات: 312) 10.....تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 11.....اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 12.....جنیتی زیور (کل صفحات: 679)
- 13.....علم القرآن (کل صفحات: 244) 14.....سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
- 15.....اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) 16.....کتاب العقاد (کل صفحات: 64)
- 17.....منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246) 18.....اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 19.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 20.....فتاویٰ اہل سنت (سات حصے) 27.....فتاویٰ اہل سنت جلد اول
- 28.....بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249) 29.....جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 30.....کرامات صحابہ (کل صفحات: 346) 31.....اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
- 32.....سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875) 33.....درود و سلام (کل صفحات: 16)
- 34.....فیضان نماز (کل صفحات: 49) 35.....آئینہ عبرت (کل صفحات: 133)
- 36.....حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)

﴿شعبہ فیضان صحابہ﴾

- 01.....حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 132)
- 02.....حضرت سیدنا سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 89)
- 03.....حضرت سیدنا ناطحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 56)
- 04.....حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 60)
- 05.....حضرت سیدنا نازیم بن عوام رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 72)

06.....فیضان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (کل صفحات: 722)

عنقریب آنے والی کتب

01.....فیضان فاروق عظیم رضی اللہ عنہ

شعبہ فیضان صحابیات

شان خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کل صفحات: 471)

عنقریب آنے والی کتب

شان عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

شعبہ اصلاحی تسب

01.....غوش پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات (کل صفحات: 106) 02.....تکبر (کل صفحات: 97)

03.....4 فرماں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 87)

04.....بدگمانی (کل صفحات: 57) 05.....تبریز میں آئے والادوست (کل صفحات: 115)

06.....نور کا حکلونا (کل صفحات: 32) 07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)

08.....قبر مدینہ (کل صفحات: 164) 09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)

10.....ریا کاری (کل صفحات: 170) 11.....قوم جنات اور امیر الہست (کل صفحات: 262)

12.....عشر کے احکام (کل صفحات: 48) 13.....توبہ کی روایات و دکایات (کل صفحات: 124)

14.....فیضان زکوٰۃ (کل صفحات: 150) 15.....احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)

16.....ترییت اولاد (کل صفحات: 187) 17.....کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63)

18.....لی او رمُوی (کل صفحات: 32) 19.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)

20.....مفہی و عوت اسلامی (کل صفحات: 96) 21.....فیضان چیل احادیث (کل صفحات: 120)

22.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215) 23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39)

24.....خوف خدا غرَّ و جَلَّ (کل صفحات: 160) 25.....تعارف امیر الہست (کل صفحات: 100)

- 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200) 27..... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)
- 28..... حضرت سید ناصر بن عبد العزیزؑ کی 425 دعایات (کل صفحات: 590)
- 29..... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)
- 30..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43) 31..... آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- 32..... بیگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33) 33..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- 34..... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48) 35..... جنت کی دوچاپیاں (کل صفحات: 152)
- 36..... ضمایر صدقات (کل صفحات: 408)
- 37..... قصیدہ بروہ سے روحانی علاج (کل صفحات: 22)

﴿شعبہ امیر الہست﴾

- 01..... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر الہست قط 5) (کل صفحات: 102)
- 02..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48) 03..... گوزگا مبلغ (کل صفحات: 55)
- 04..... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر الہست قط 6) (کل صفحات: 47)
- 05..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 06..... نادان عاشق (کل صفحات: 32) 07..... بابر کرت روٹی (کل صفحات: 32)
- 08..... سرکارِ حسنی اللہ تعالیٰ عَزیز وَاللّٰہ وَسَلّمَ کا پیغام عطا رکے نام (کل صفحات: 49)
- 09..... 25 کریمین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
- 10..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 11..... بدکروار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 12..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 13..... گوئے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 23)
- 14..... میں نیک کیسے بننا (کل صفحات: 32) 15..... حیرت آنکیز حادثہ (کل صفحات: 32)

- 16.....وضو کے بارے میں وسو سے اور ان کا اصلاح (کل صفحات: 48)
- 17.....اصلاح کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 18.....میوزکل شو کامتوالا (کل صفحات: 32) 19.....چند گھر بیوں کا سودا (کل صفحات: 32)
- 20.....تذکرہ امیر الہست قطہ سوم (ست را ج) (کل صفحات: 86)
- 21.....آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 22.....خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات: 32) 23.....کرسی بن مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 24.....بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
- 25.....پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)
- 26.....کرسی بن کا قبول اسلام (کل صفحات: 32) 27.....صلوٰۃ وسلمان کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
- 28.....دعوتِ اسلامی کی تدریجی بہاریں (کل صفحات: 220)
- 29.....میں نے مدینی برتع کیوں پہنانا؟ (کل صفحات: 32)
- 30.....ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 31.....فیضان امیر الہست (کل صفحات: 101)
- 32.....نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 33.....ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32) 34.....قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات: 32)
- 35.....تذکرہ امیر الہست قطہ (2) (کل صفحات: 48) 36.....گشیدہ دو لہا (کل صفحات: 33)
- 37.....مخالفتِ محبت میں کیسے بدی؟ (کل صفحات: 33) 38.....ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
- 39.....چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32) 40.....جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 41.....تذکرہ امیر الہست قطہ 1 (کل صفحات: 49) 42.....تذکرہ امیر الہست قطہ 4 (کل صفحات: 49)
- 43.....غافل درزی (کل صفحات: 36) 44.....مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 45.....چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 46.....کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 47.....معذور پنجی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 48.....بد نصیب دو لہا (کل صفحات: 32)
- 49.....عطاری جن کا غسلی میت (کل صفحات: 24) 50.....بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 51.....نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32) 52.....ہیر و چی کی توبہ (کل صفحات: 32)

- 53.....ساس ہو میں صلح کاراز (کل صفحات: 32) 54.....مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 55.....اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32) 56.....فلمی ادا کار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 57.....سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات: 32) 58.....تبرستان کی چریل (کل صفحات: 24)
- 59.....خوفاک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 60.....شرابی، موذن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
- 61.....ڈانسر نعمت خوان بن گیا (کل صفحات: 32) 62.....گلوکا کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
- 63.....نش باز کی اصلاح کاراز (کل صفحات: 32) 64.....کالے پچھوکا خوف (کل صفحات: 32)
- 65.....بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32) 66.....عجیب التقط پیگی (کل صفحات: 32)

عقریب آئے والی گٹب

.....جنہی کا تھہ 01 جیل کا گویا 02



وکھاوے کیلئے زیورات پہننا کیسا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397

صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 270 پر شیخ طریقت، امیر الہستہ حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری ڈا مسٹر بیکانہم انگلیسیہ فرماتے ہیں : عورت کو بطور فخر و تکبیر و کھاؤ کرنے کیلئے زیور پہننا باعثِ عذاب ہے۔ حضور اکرم، نورِ جسم، شاہ بنی آدم، رسولِ محتمل، داعیِ رنج و الم، صاحبِ جود و کرم، شافعیِ امام، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہْ سَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے : تم میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔ (سنن ابی داود، ج ۴، ص ۱۲۶، حدیث ۴۲۳۷)



سُنّت کی بُماریں

الحمد لله رب العالمين مبلغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سایہی تحریک دعوت اسلامی کے سچے جسٹے مدنی ماحول میں بکثرت شیخیں سمجھی اور سماجی جاتی ہیں، ہر غیر اسلامی مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہوتے والے دعوت اسلامی کے بوقوف ارشتوں پھرے اجتماع میں رضاۓ اُنہی کیلئے اُنھی بیجوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدد فی الجھا ہے۔ عاشقان رسول کے مدنی قافلوں میں بیت توبہ شتوں کی ترتیب کیلئے سفر اور روزانہ لگوں میں کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دن دن کے اندر اندر اپنے بیہاں کے ذمے دار کو تعلیم کروانے کا معمول ہاتھ پکھتے، ان شاء اللہ عزوجل اس کی بُرکت سے پاہو سنست بننے والا ہوں سے نظرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گورنمنٹ کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیوی ہمیں ہائے کر "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" ان شاء اللہ عزوجل اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرتا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

